

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

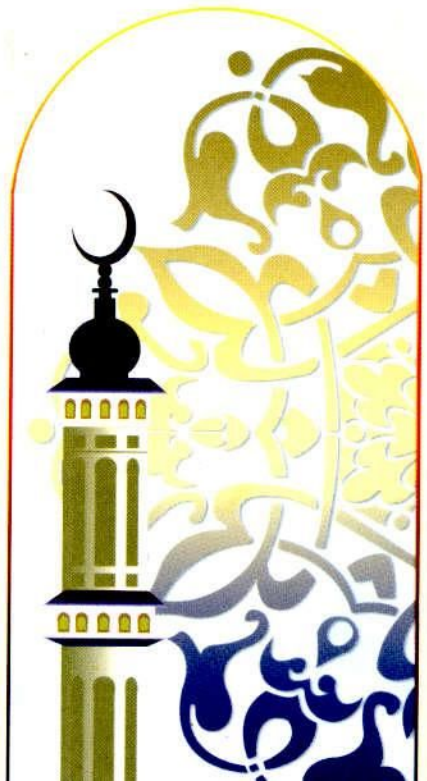
عربی کا معلم



مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان رضوی

مکتبہ الرشیدی
کراچی - پاکستان



عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان

حصہ سوم

ناشر



کتاب کا نام : **عربی کا معلم** (حصہ سوم)

مؤلف : **مولوی عبدالستار خان**

تعداد صفحات : ۲۰۰

قیمت برائے قارئین : =/۵۰ روپے

سن اشاعت : ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰ء

ناشر : **مکتبۃ البشرا**

چوہدری محمد علی چیرٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوور سیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-7740738، +92-21-34541739

فیکس نمبر : +92-21-4023113

ویب سائٹ : www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : **مکتبۃ البشرا**، کراچی۔ پاکستان +92-321-2196170

مکتبۃ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ پاکستان +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341, 5557926

دارالانحلاص، نزد قصبہ خوانی بازار، پشاور۔ پاکستان +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست کتاب عربی کا معلم حصہ سوم جدید

پچیس سبق پچھلے دو حصوں میں لکھے جا چکے۔ تیسرا حصہ چھیسیوں سبق سے شروع ہوتا ہے۔

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--------------------------------------|------|--------------------------------------|
| ۳۴ | اردو سے عربی میں ترجمہ کرو | ۷ | دیباچہ کتاب |
| ۳۵ | سوالات نمبر ۱۳ | ۹ | ہدایات |
| | الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ | ۱۰ | اشارات |
| ۳۷ | الْفِعْلُ الْمُصَاعَفُ | | الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ |
| ۴۰ | مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرَدِ | ۱۱ | أَقْسَامُ الْفِعْلِ |
| ۴۱ | مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ | ۱۵ | مشق نمبر ۲۷ |
| ۴۲ | سلسلہ الفاظ نمبر ۲۷ | | الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ |
| ۴۴ | مشق نمبر ۲۹ | ۱۶ | تغییرات کی قسمیں اور چند قاعدے |
| ۴۷ | مِنَ الْقُرْآنِ | ۱۶ | ۱- تخفیف کے قاعدے |
| ۴۸ | اردو سے عربی میں ترجمہ کرو | ۱۷ | ۲- ادغام کے قاعدے |
| ۵۰ | سوالات نمبر ۱۴ | ۱۸ | ۳- تعلیل کے قاعدے |
| | الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ | ۲۰ | مستثنیات |
| ۵۱ | الْمُعْتَلُّ | | الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ |
| ۵۴ | تصریف المثل الواوی من الثلاثي المجرد | ۲۲ | الْمَهْمُوزُ |
| ۵۴ | من الثلاثي المزيد | ۲۲ | (۱) مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرَدِ |
| ۵۵ | سلسلہ الفاظ نمبر ۲۸ | ۲۲ | (۲) مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ |
| ۵۶ | مشق نمبر ۳۰ | ۲۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۲۶ |
| ۵۸ | مِنَ الْقُرْآنِ | ۳۰ | مشق نمبر ۲۸ |
| ۵۹ | ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو | ۳۲ | مِنَ الْقُرْآنِ |
| ۶۱ | اردو سے عربی میں ترجمہ کرو | ۳۳ | ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---------------------------------------|
| ۸۷ | اسْمُ الْمَفْعُولِ | | الدَّرْسُ الْخَادِي وَالْثَّلَاثُونَ |
| ۸۷ | اسْمُ الظَّرْفِ | ۶۳ | الفِعْلُ الْأَجُوفُ |
| ۸۷ | اسْمُ الْأَلَةِ | ۶۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۲۹ |
| ۸۷ | اسْمُ التَّفْصِيلِ | ۶۹ | مشق نمبر ۳۱ |
| | الصَّرْفُ الصَّغِيرُ مِنَ النَّاقِصِ لِلثَّلَاثِي | ۷۰ | نَصِيحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لَوْلَدِهِ |
| ۸۸ | المزید | ۷۱ | مِنَ الْقُرْآنِ |
| ۸۹ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۱ | ۷۲ | عربی میں ترجمہ کرو |
| ۹۱ | مشق نمبر ۳۳ | ۷۳ | خالی جگہ پر کرو |
| ۹۳ | مِنَ الْقُرْآنِ | ۷۴ | ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو |
| ۹۴ | اشعار | | الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْثَّلَاثُونَ |
| | الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْثَّلَاثُونَ | ۷۵ | الفِعْلُ النَّاقِصُ |
| ۹۵ | الفِعْلُ اللَّيْفِيُّ وَفِعْلُ رَأَى | ۷۵ | تصريف الفعل الماضي من الناقص |
| ۹۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۲ | ۷۶ | ماضی ناقص کے تغیرات |
| ۹۹ | مشق نمبر ۳۴ | | تصريف المضارع المعروف من الناقص |
| ۱۰۰ | اشعار | ۷۷ | مضارع ناقص کے تغیرات |
| ۱۰۰ | مِنَ الْقُرْآنِ | ۷۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰ |
| ۱۰۱ | اردو سے عربی میں ترجمہ کرو | ۷۹ | مشق نمبر ۳۲ |
| ۱۰۲ | كِتَابٌ مِنَ الْوَالِدِ إِلَى وَلَدِهِ | ۸۰ | مِنَ الْقُرْآنِ |
| | الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْثَّلَاثُونَ | ۸۱ | عربی میں ترجمہ |
| ۱۰۳ | بقية أبواب الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ | ۸۲ | ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو |
| ۱۰۴ | سلسلہ الفاظ ۳۳ | | الدَّرْسُ الثَّلَاثُ وَالْثَّلَاثُونَ |
| ۱۰۴ | مشق نمبر ۳۵ | ۸۳ | أفعال الناقصة مع عواملها |
| ۱۰۵ | كِتَابٌ مِنْ تَلْمِيذٍ إِلَى أَبِيهِ | ۸۷ | اسْمُ الْفَاعِلِ |
| ۱۰۶ | سوالات نمبر ۱۵ | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--------------------------------------|------|--|
| ۱۲۳ | مشق نمبر ۳۸ | | الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ |
| ۱۲۴ | مشق نمبر ۳۹ | ۱۰۸ | خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ |
| ۱۲۵ | مشق نمبر ۴۰: عربی میں ترجمہ کرو | ۱۰۹ | ۱- باب أَفْعَلَ |
| | الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ | ۱۰۹ | ۲- باب فَعَلَ |
| ۱۲۶ | الأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ | ۱۱۰ | ۳- باب فَاعَلَ |
| ۱۳۰ | مشق نمبر ۴۱ | ۱۱۱ | ۴- باب تَفَاعَلَ |
| ۱۳۲ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۶ | ۱۱۱ | ۵- باب تَفَعَّلَ |
| ۱۳۴ | مشق نمبر ۴۲ | ۱۱۲ | ۶- باب اِنْفَعَلَ |
| ۱۳۵ | مِنَ الْقُرْآنِ | ۱۱۲ | ۷- باب اِفْتَعَلَ |
| ۱۳۶ | مشق نمبر ۴۳ | ۱۱۲ | ۸، ۹- باب اِفْعَلَ وَاِفْعَالٌ |
| ۱۳۷ | مشق نمبر ۴۴: عربی میں ترجمہ کرو | ۱۱۳ | ۱۰- باب اِسْتَفْعَلَ |
| | الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ | ۱۱۳ | ۱۱- باب اِفْعُوْ عَلَ |
| ۱۳۸ | أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ | ۱۱۳ | ۱۲- باب اِفْعُوْلَ |
| ۱۳۹ | مشق نمبر ۴۵ | ۱۱۴ | ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ |
| ۱۴۰ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۷ | ۱۱۴ | ۱- باب فَعَّلَلَ |
| ۱۴۱ | مشق نمبر ۴۶ | ۱۱۴ | ۲- باب تَفَعَّلَلَ |
| ۱۴۲ | مِنَ الْقُرْآنِ | ۱۱۴ | ۳- باب اِفْعَلَّلَ |
| ۱۴۲ | مشق نمبر ۴۷ | ۱۱۴ | ۴- باب اِفْعَنْلَلَ |
| ۱۴۳ | اشعار | ۱۱۵ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۱ |
| | الدَّرْسُ الْأَرْبَعُونَ | ۱۱۶ | مشق نمبر ۴۴ |
| ۱۴۴ | ۱. أَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالْمَدَمِّ | | الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ |
| ۱۴۵ | ۲. صَيِّغَاتُ التَّعْجُبِ | ۱۱۷ | الأَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ |
| ۱۴۷ | مشق نمبر ۴۸ | ۱۲۱ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۵ |
| ۱۴۸ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸ | ۱۲۲ | مشق نمبر ۳۷ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| ۱۷۵ | مشق نمبر ۵۸: اردو سے عربی بناؤ | ۱۳۸ | مشق نمبر ۴۹ |
| ۱۷۶ | سوالات نمبر ۱۷ | ۱۳۹ | مِنَ الْقُرْآنِ |
| | الدَّرْسُ الثَّلَاثُ وَالْأَرْبَعُونَ | ۱۵۰ | مشق نمبر ۵۰: اردو سے عربی میں ترجمہ کرو |
| ۱۷۸ | إِعْرَابُ الْأِسْمِ | ۱۵۱ | مشق نمبر ۵۱: كِتَابٌ مِنْ تَلْمِيذٍ إِلَى أَبِيهِ |
| ۱۷۸ | ۱- الْمَفْعُولُ بِهِ | ۱۵۳ | سوالات نمبر ۱۶ |
| ۱۷۹ | ۲- الْمَفْعُولُ الْمَطْلُوقُ | | الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْأَرْبَعُونَ |
| ۱۷۹ | ۳- الْمَفْعُولُ لَهُ يَا الْمَفْعُولُ لِأَجْلِهِ | ۱۵۶ | الضَّمَائِرُ |
| ۱۷۹ | ۴- الْمَفْعُولُ فِيهِ يَا الظَّرْفُ | ۱۵۸ | الضَّمِيرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتَرُ |
| ۱۸۰ | ۵- الْمَفْعُولُ مَعَهُ | ۱۵۹ | نُونُ الْوَقَايَةِ |
| | ۶- الْمُسْتَشْنَى بِـ "إِلَّا" (إِلَّا كَ ذَرِيْعَةِ اسْتِثْنَاءٍ كَمَا هِيَ) | ۱۵۹ | ضَمِيرُ الشَّانِ |
| ۱۸۰ | | ۱۶۰ | ضمیر فاصل |
| ۱۸۱ | ۷- الْحَالُ | ۱۶۰ | مشق نمبر ۵۲ |
| ۱۸۲ | ۸- التَّمْيِيزُ | ۱۶۱ | مشق نمبر ۵۳ |
| ۱۸۳ | ۹- الْمُنَادَى | ۱۶۲ | سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹ |
| ۱۸۴ | ۱۰- الْمَنْصُوبُ بِـ "لَا" لِنَفْيِ الْجِنْسِ | ۱۶۲ | مشق نمبر ۵۴ |
| ۱۸۵ | سلسلہ الفاظ نمبر ۴۱ | | الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْأَرْبَعُونَ |
| ۱۸۶ | مشق نمبر ۵۹ | ۱۶۳ | الْمَوْضُوعَاتُ |
| ۱۹۰ | مشق نمبر ۶۰ | ۱۶۷ | مشق نمبر ۵۴ |
| ۱۹۳ | مشق نمبر ۶۱ | ۱۶۹ | سلسلہ الفاظ نمبر ۴۰ |
| ۱۹۳ | مشق نمبر ۶۲: مِنَ الْقُرْآنِ | ۱۷۰ | مشق نمبر ۵۵ |
| | مشق نمبر ۶۳: مَكْتُوبٌ مِنْ تَلْمِيذٍ إِلَى عَمِّهِ | ۱۷۲ | مشق نمبر ۵۶: مِنَ الْقُرْآنِ |
| ۱۹۷ | | ۱۷۲ | مشق نمبر ۵۷ |

دیباچہ کتاب

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے کتاب ”تسہیل الادب فی لسان العرب“ الملقب بہ ”عربی کا معلم“ کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا فللہ الحمد ولہ الشکر! دو سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے، لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر موانع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلاف توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔

محض فضل خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی، ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا، پڑھایا یا پڑھایا، وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آگئے اور آرہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے، کیونکہ یہ انہی کے زوردار، ملامت آمیز، ناصحانہ، مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانہ میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخل نصاب کرنے کیلئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عشرِ عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کیلئے نہ ہو سکا، باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہل علم مبصرین و طالبانِ عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم نے اسے ہائی اسکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی، حیدر آباد، یوپی، پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہے۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں أفعال و أسماء کی تعلیمات کا مرحلہ بھی ایک

دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرز قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت کی طرح رٹوایا جاتا ہے، یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضحیح اوقات کا موجب ہے جس کا متحمل ہر ایک طالب علم نہیں ہو سکتا، اسی لیے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ مگر اس سے طالب عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے، جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔

اس تیسرے حصے میں اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدر امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل و تمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر پڑھتے پڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادب عربی کی تعلیم میں، قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصہ بھی نہ ہوگا، تین چوتھائی سے زیادہ زبان عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔ اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آجائے گی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکے گا، احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی آسانی سے پڑھ سکے گا، عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول لے گا، مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہ احسن موجود ہو، یا طالب علم میں بذات خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطور خود عربی سیکھنے والے شائقین کو استاد کا کام دے سکتی ہے۔ چوتھے حصے میں اسمائے عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف و نحو کی اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آجائیں گے۔

واللہ الموفق والمستعان

خادم افضل اللسان

عبدالستار خان

ہدایات

۱۔ اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں، سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختہ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں، پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کریں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائے گا، مگر اس کے لیے نہایت ضروری ہے کہ خود حضراتِ معلمین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصہ سوم میں باسانی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حصہ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں، ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کر سکتا ہے۔

۲۔ سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ کچھلی معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳۔ یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جب کہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو، اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہو سکیں۔

۴۔ جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجمتین کا کلید سے مقابلہ کر لیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملیں گے جس کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا، یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

- ۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لیے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔
- ۲۔ افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن، ض، س، ف، ك اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے، اور معتل واوی و یائی کی طرف ”واو“ اور ”یا“ سے۔
- ۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (ل، مِّنْ، عِنْ، بِ، اِلٰی وغیرہ) لکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے یہ معنی ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔
- ۴۔ مثلاً کے لیے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور ”یعنی“ یا برابر کے لیے یہ نشان (=)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی کا معلم حصہ سوم

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ

أَقْسَامُ الْفِعْلِ

۱۔ عزیز طالبین! تم نے اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں، وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے۔ مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ ہے، مضارع کا وزن يَفْعَلُ اور امر کا وزن اِفْعَلْ اور اُفْعَلْ ہے تو ضَرْبَ يَضْرِبُ اِضْرِبْ، سَمِعَ يَسْمَعُ اِسْمَعُ اور كَرُمَ يَكْرُمُ اُكْرِمُ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا، مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں، جیسے: كَمَانَ (ماضی) يَكُونُ (مضارع) كُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں، اُن میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ كَمَانَ اصل میں كَمَوْنَ = فَعَلَ، يَكُونُ اصل میں يَكُونُ = يَفْعَلُ اور كُنْ اصل میں اُكُونُ = اُفْعَلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گے کہ عربی افعال اور اسمائے مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور ان کے فعلوں میں غور کرو:

۱. فَتَحَ عَلَيَّ كِتَابَهُ شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبْنَ حَسَنَ الْبَيْتِ.
۲. أَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التِّلْمِيذُ الْمُعَلِّمَ قَرَأَ حَامِدٌ كِتَابًا.
۳. عَدَّ الرَّاعِي غَنَمَهُ فَرَّ الْمَسْجُونُ شَدَّ الْوَلَدُ الْكَلْبَ.
۴. وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُولُ حَقًّا رَمَى أَحْمَدُ الْكُرَّةَ.
۵. وَعَى رَشِيدٌ دَرَسَهُ وَفَى مُحَمَّدٌ قَوْمَهُ طَوَى زَيْدٌ كِرَاسَةً.

تنبیہ: بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہوگا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں نہ کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لیے کہ ان میں تینوں حروف صحیح ہیں، اور سالم اس لیے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ: پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

۱۔ گنا [شمار کیا] ۲۔ چرواہا ۳۔ بکریاں ۴۔ بھاگا ۵۔ باندھا ۶۔ پھینکا

۷۔ یاد رکھا ۸۔ بچایا ۹۔ لپیٹا، طے کیا

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آئے گا، ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو **مہوز** کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۳: تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب متحرک ہو (أ، ا، إ، اُ) یا جزم والا ہو: فَا تو اس الف کو بھی ہمزہ کہتے ہیں۔ (دیکھو اصطلاح ۲۷)

تیسری سطر کے ہر ایک فعل میں دوسرا اور تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آئے گا کیونکہ عَدَّ اصل میں عَدَدَ ہے، دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیے گئے ہیں۔ ایسے فعل جن کا عین کلمہ اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو **مضاعف** کہلاتے ہیں۔

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حرف علت ہے۔ کسی کے شروع میں، کسی کے درمیان میں، اور کسی کے آخر میں۔ ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علت ہو **معتل** کہلاتے ہیں۔

معتل کی تین قسمیں ہیں:

حرفِ علت فا کلمہ کی جگہ ہو تو **معتل الفاء** یا **مثال** کہتے ہیں، جیسے وَجَدَ.

عین کلمہ کی جگہ ہو تو **معتل العین** یا **اجوف** کہتے ہیں، جیسے قَالَ.

اور لام کلمہ کی جگہ ہو تو **معتل اللام** یا **ناقص** کہتے ہیں، جیسے رَمَى.

تنبیہ ۴: یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے بلکہ ”واو“ یا ”یا“ سے بدلا ہوا ہوتا ہے، مثلاً: قَالَ اصل میں قَوْلَ ہے، کیونکہ اس کا مضارع يَقُولُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔ رَمَى اصل میں رَمَى ہے، کیونکہ اس کا مضارع يَرْمِي اور مصدر رَمَى ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَّبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع أَبْوَابٌ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو! ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرف علت نظر آئے گا، ایسے فعل کو **لفیف** کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل **لفیف مفروق** ہے کیونکہ دونوں حروف علت کے درمیان ایک حرف صحیح نے جدائی ڈال دی ہے، تیسرا فعل **لفیف مقرون** ہے کیونکہ دونوں حروف علت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ ۵: تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ علت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائے گا، پس اَنْكُرَمَ بَرُوْزْنَ اَفْعَلْ مَہْمُوْز نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں ہمزہ فا، عین اور لام سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو، تشنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھادی گئی ہیں تو انکی وجہ سے وہ معتل نہیں بن جائیں گے، اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ہمزہ اور ایک ”ر“ زائد ہے، تو اس اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا:

فعل اپنے ترکیبی حروفِ اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے: ۱۔ سالم ۲۔ غیر سالم
سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں نہ تو حرفِ علت ہو نہ ہمزہ، نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں:

۱۔ مہموز: جس کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: اَمْرًا

۲۔ مضاعف: جس کا عین اور لام ایک جنس کا ہو: عَدَدًا

۳۔ مثال: جس کا فاکلمہ حرفِ علت ہو: وَعَدَدًا

۴۔ اجوف: جس کا عین کلمہ حرفِ علت ہو: قَالًا

۵۔ ناقص: جس کا لام کلمہ حرفِ علت ہو: رَمَلِي

۶۔ **لفیف**: جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علت ہوں، اگر پہلی اور تیسری جگہ حرف علت ہے تو لَفیف مفروق ہے: وَقَفَى، اور دوسری اور تیسری جگہ حرف علت ہو تو لَفیف مقرون: طَلَوَى.

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں:

صحیح است و مثال است و مضاعف
لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

تنبیہ ۶: ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔ اَتَى (وہ آیا) مہموز بھی اور معتل بھی۔
تنبیہ ۷: یاد رکھو کہ فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:

| | | | | | |
|---------------|-----------|-----------|-----------|-----------|----------|
| أَمَرَ | يَذْهَبُ | يَأْكُلُ | يَدْعُو | ذَهَبُوا | وَهَبَ |
| عَزَّ | تَقَبَّلَ | تَوَضَّأَ | تَقَوَّلَ | سَأَلَتْ | تَوَلَّى |
| يَقْصُ | مَلَأَ | قَالَ | قَاتَلَ | دَنَا | يَكُونُ |
| لَيْسَمَعَنَّ | أَدَبَ | رَأَسَ | عَزَّزَ | مَمْلُوءٌ | غُورٌ |
| الْقَاضِي | مَوْعُودٌ | مَدْعُوٌ | مَنْصُورٌ | وَلِيٌّ | يَسِيرٌ |

- ۱۔ وہ بلاتا ہے۔ ۲۔ اس نے عطا کیا۔ ۳۔ عزت والا ہوا۔ ۴۔ اس نے وضو کیا۔
۵۔ اس نے بات گھڑ لی۔ ۶۔ وہ پوچھی گئی۔ ۷۔ دوست رکھا۔ ۸۔ وہ قصہ بیان کرتا ہے۔
۹۔ اس نے بھرا۔ ۱۰۔ وہ قریب ہوا۔ ۱۱۔ بھرا ہوا۔ ۱۲۔ غیرت مند۔
۱۳۔ وعدہ کیا ہوا۔ ۱۴۔ بلایا ہوا۔ ۱۵۔ والی، وارث، دوست۔ ۱۶۔ آسان، تھوڑا سا۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

تغییرات کی قسمیں اور چند قاعدے

۱۔ غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل اور تکلف محسوس ہوا تو انہوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لیے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا۔

۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے:

۱۔ تخفیف: ہمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: أَمْ مَنْ سے اَمَنَّ، أَمْ خُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیر مہوز میں ہوا کرتا ہے)۔

۲۔ ادغام: دو ہم جنس یا ہم مخرج حروف کو باہم ملا کر پڑھنا: مَدَدًا سے مَدَّ (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ تعلیل: کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوْلٌ سے قَالٌ، يَوْعُدُ سے يَعِدُ (یہ تغیر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال، اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف، ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انہیں ذہن نشین کر لو، آئندہ موقع موقع سے ان کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

۱۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ ۱: کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو، تو ہمزہ ساکن کو ایسے حرف علت سے بدل دیا جاتا ہے جو ما قبل کی حرکت کے

مناسب ہو۔ یعنی ما قبل میں فتح ہو تو ہمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے، ضمّہ ہو تو واو سے اور کسرہ ہو تو یا سے بدلنا چاہیے۔

أَمْ مِنْ سے **أَمِنْ** کیونکہ فتح کو الف سے مناسبت ہے۔

أَمْ مِنْ سے **أُومِنْ** کیونکہ ضمّہ کو واو سے مناسبت ہے۔

إِمَانٌ سے **إِيمَانٌ** کیونکہ کسرہ کو یا سے مناسبت ہے۔

قاعدہ ۲: ہمزہ ساکن کے ما قبل ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ہمزہ ساکن کو ما قبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، جیسے **يَأْمُرُ** کو **يَأْمُرُ**، **يُؤْمِنُ** کو **يُؤْمِنُ** اور **مِثْدَنَةٌ** کو **مِثْدَنَةٌ** بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱: یہ دونوں قاعدے مہوز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲: اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمّہ (۲) کے بعد ہمزہ آئے تو اس ہمزہ کے نیچے واو زائد، اور کسرہ کے بعد آئے تو یا، یا اس کے دندانہ لکھنے کا دستور ہے: **يُؤْمِنُ** اور **مِثْدَنَةٌ**، یہ واو اور یا بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتح کے بعد ہمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف ہی کو جزم دے دیتے ہیں: **يَأْمُرُ** یا **يَأْمُرُ**۔

یہ بھی خیال رہے کہ ہمزہ مفتوحہ کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اوپر لمبا زبر لکھ دیتے ہیں: **أ**، اگرچہ کبھی **آ** اور **ء** بھی لکھا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳: تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائیں گے۔

۲۔ ادغام کے قاعدے

قاعدہ ۱: ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو

۱۔ اس نے ایمان لایا۔ ۲۔ میں ایمان لاتا ہوں۔ ۳۔ ایمان لاتا۔ مان لینا ۴۔ اذان دینے کی جگہ

لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدَّدُ (بروزن فَعْلُ) سے مَدُّ.

قاعدہ ۲: دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَد سے مَدَّد پھر مَدُّ.

تنبیہ ۴: مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: سَبَب (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبُّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَّد (مدد، اعانت) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدُّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ ۳: اگر مُتَجَانِسَيْنَ (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن، تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے مُتَجَانِسَيْنَ میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: يَمْدُد سے يَمْدُدُ پھر يَمْدُ.

تنبیہ ۵: رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں: جَلَبَب يُجَلَّبُ.

تنبیہ ۶: مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ ۷: ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ ۱: فتح کے بعد واو اور یا متحرک ہوں تو انھیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوْ،

اَوْ اور اَيِّ، اَيِّ اور اَيُّ سے اُ ہو جاتا ہے:

قَو - ل سے قَا - ل = قَالَ حَو - ف سے حَا - ف = خَاف

يَي - ع سے يَا - ع = بَاع نَي - ل سے نَا - ل = نَالَ

د - عَو سے دَا - عَا = دَعَا ر - مَي سے رَا - مَي = رَمَى

۱۔ خَاف ڈرنا ۲۔ بَاع بیچنا ۳۔ نَالَ پانا ۴۔ دَعَا بلانا ۵۔ رَمَى پھینکنا

طُو - ل سے طَا - ل = طَالَ يَخُ - شِي سے يَخُ - شِي = يَخْشِي^۱
تنبیہ ۸: یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے، مگر
 ای صرف مضارع میں آتا ہے۔

قاعدہ ۲: اُو اور اُي سے اِی ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِی سے بھی اِی بن جاتا ہے:

فُو - ل سے قِيد - ل = قِيلَ

يُد - ع سے يِد - ع = بِيَع

يُر - مِي سے يِر - مِي = يَرْمِي (مضارع از رَمَى)

تنبیہ ۹: یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر اِی کی شکل صرف مضارع
 ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ ۳: کسرہ کے بعد واو مفتوح کو یا سے بدل دیتے ہیں یعنی اِو سے اِی بنا لیتے ہیں:
 رَضُو سے رَضِي، دُعُو سے دُعِي (دَعَا کا مجہول)۔

قاعدہ ۴: کسرہ کے بعد واو ساکن کو یا سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اِو سے اِی ہو جاتا ہے:

اِو - جَل سے اِيد - جَل = اِيجَل (امراز و جَل: ڈرنا)

مِو - زَان سے مِيد - زَان = مِيزَان (ترازو)

قاعدہ ۵: ضمہ کے بعد یا ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے یعنی اُي سے اُو ہو جاتا ہے:

مِيد - سِر سے مِو - سِر (تو نگر)

يُيد - قِط سے يُو - قِط (مضارع از اَيَقَط: بیدار کرنا، جگانا)

تنبیہ ۱۰: قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں۔

^۱ وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا، اس کا ماضی خشی ہے

قاعدہ ۶: اَوْوُ اور اِيُوُ سے اَوْ ہو جاتا ہے:

دَ - عَوُوَا سے دَ - عَوَا = دَعَوَا رَ - مِيُوَا سے رَ - مَوَا = رَمَوَا

يِرَ - صِيُوُوُ - نَ سے يِرَ - صَوُوُ - نَ = يِرُصَوُونُ

قاعدہ ۷: اُوُوُ اور اِيُوُ سے اُوُ ہو جاتا ہے:

سَ - رُوُوَا سے سَ - رُوَا = سَرُوَا رَ - ضِيُوَا سے رَ - ضُوَا = رَضُوَا

يَدَ - عُوُوُوُ - نَ سے يَدَ - عُوُوُ - نَ = يَدْعُوُونُ

يِرَ - مِيُوُوُوُ - نَ سے يِرَ - مُوُوُوُ - نَ = يِرْمُوُونُ

قاعدہ ۸: سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمہ ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں:

يَقُوُوُ - لُ سے يَقُوُوُ - لُ = يَقُوُولُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ ۹: سکون کے بعد یا مکسور ہو تو اس کا کسرہ ما قبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں:

يَبِيِيُ - عُ سے يَبِيِيُ - عُ = يَبِيِيْعُ (مضارع از بَاعَ)

قاعدہ ۱۰: سکون کے بعد واو یا مفتوح ہو تو اُن کا فتح ما قبل کی طرف منتقل کر کے واو اور یا

کوالف سے بدل دیتے ہیں:

يَخُوُوُوُ - فُ سے يَخَا - فُ = يَخَافُ (مضارع از خَافَ)

يَنِيِيُ - لُ سے يَنَا - لُ = يَنَالُ (مضارع از نَالَ)

مستثنیات

۱- اجوف واوی سے باب فِعَل کے بعض افعال قاعدہ تعلیل نمبر ۱ اور نمبر ۱۰ سے مستثنیٰ ہیں:

عَوْرَ يَعْوَرُ (یک چشم ہونا)

۲۔ اجوف واوی کے لام کلمہ کی جگہ یا ہو تو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے: سَوِيَّ
يَسْوِي (برابر ہونا)

۳۔ باب اِفْعَلَّ میں واو اور یا ہمیشہ برقرار رہتے ہیں: اِسْوَدَّ يَسْوَدُّ، اَبْيَضَّ يَبْيَضُّ.

۴۔ باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادوں میں واو قائم رہتا ہے: اِسْتَصَوَّبَ يَسْتَصَوِّبُ
(رائے طلب کرنا)

۵۔ اسم الآلہ اور اسم التفضیل بھی تغیر سے مستثنیٰ ہیں:
مَقُولٌ، مَبِيْعٌ، اَقْوَلٌ (بڑا بولنے والا)

قاعدہ ۱۱: فاعل کے وزن میں عین کی جگہ ”واو“ یا ”یا“ آجائے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا
جاتا ہے: قَاوِلٌ سے قَائِلٌ، بَايِعٌ سے بَائِعٌ.

قاعدہ ۱۲: باب اِفْتَعَلَ میں فا کی جگہ واو آجائے تو اس کو تا سے بدل کرتا میں اِدْعَام
کردیتے ہیں: اِوْتَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)۔

قاعدہ ۱۳: مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا یا، تو انہیں ہمزہ سے بدل
دیا جاتا ہے:

اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا) اِلْقَائِيٌّ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا)

سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان) بِنَائِيٌّ سے بِنَاءٌ (عمارت)

تنبیہ ۱۱: تعلیل کے مزید دو قاعدے درس (۳۰) میں، اور دو قاعدے درس (۳۱) میں لکھے
جائیں گے۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ

الْمَهْمُوزُ

الصَّرْفُ الصَّغِيرُ لِمَهْمُوزِ الْفَاءِ

(۱) مِنَ الثَّلَاثِي الْمَجْرَدِ

| المصدر | اسم المفعول | اسم الفاعل | الأمر | المضارع | الماضي |
|-----------|---------------|------------|--------------|--------------|-------------|
| أَمَلٌ ۱ | مَأْمُولٌ (ج) | أَمِلٌ | أُوْمَلْ (ل) | يَأْمَلُ (ج) | أَمَلَّ (ن) |
| أَثَرٌ ۲ | مَأْثُورٌ (ج) | أَثَرٌ | أِثْرُ (ل) | يَأْثُرُ (ج) | أَثَرَ (ض) |
| أُفَّةٌ ۳ | مَأْلُوفٌ (ج) | أَلِفٌ | إِيْلَفْ (ل) | يَأْلَفُ (ج) | أَلَفَ (س) |
| أَدَبٌ ۴ | | أَدِيبٌ | أُوْدُبْ (ل) | يَأْدُبُ (ج) | أَدَّبَ (ك) |

تنبیہ: جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے ان کے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہو سکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

(۲) مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

| المصدر | اسم المفعول | اسم الفاعل | الأمر | المضارع | الماضي |
|-----------------|--------------|--------------|------------|--------------|------------|
| إِيْلَافٌ ۵ (ل) | مُؤْلَفٌ (ج) | مُؤْلَفٌ (ج) | أَلِفْ (ل) | يُؤْلَفُ (ج) | أَلَفَ (ل) |
| تَأْلِيفٌ ۶ (ج) | مُؤْلَفٌ | مُؤْلَفٌ | أَلَفْ | يُؤْلَفُ | أَلَفَ |

۱ امید کرنا ۲ نقل کرنا ۳ خوگر ہونا، مانوس ہونا ۴ ادیب ہونا

۵ خوگر بنانا ۶ جمع کرنا، دلجوئی کرنا

| المصدر | اسم المفعول | اسم الفاعل | الأمر | المضارع | الماضي |
|--------------------------------|--------------------|--------------------|--------------------|--------------------|--------------------|
| مُؤَالَفَةٌ ^۱ | مُؤَالَفٌ | مُؤَالِفٌ | اِلْفٌ | يُؤَالِفُ | اَلَفٌ |
| تَأَلَّفٌ ^۲ | مُتَأَلَّفٌ | مُتَأَلِّفٌ | تَأَلَّفٌ | يَتَأَلَّفُ | تَأَلَّفَ |
| تَأَلَّفٌ ^۳ | مُتَأَلَّفٌ | مُتَأَلِّفٌ | تَأَلَّفٌ | يَتَأَلَّفُ | تَأَلَّفَ |
| اِيتْلَافٌ ^۴ (ل) | مُؤْتَلَفٌ (ج) | مُؤْتَلِفٌ (ج) | اِتْلَفْ (ج) | يَأْتَلِفُ (ج) | اِيتْلَفَ (ل) |
| اِسْتِئْلَافٌ ^۵ (ج) | مُسْتَأْتَلَفٌ (ج) | مُسْتَأْتَلِفٌ (ج) | اِسْتَأْتَلِفْ (ج) | يَسْتَأْتَلِفُ (ج) | اِسْتَأْتَلَفَ (ج) |

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کرو۔ سب سے پہلے یہ دیکھنا ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو تم خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسما میں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ آیا ہے اس لیے انہیں مہموز الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ہمزہ عین کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: سَأَلَ میں، تو اسے مہموز العین اور لام کلمہ کی جگہ ہو، جیسے: قَرَأَ میں، تو اسے مہموز اللام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان کے تمام الفاظ مہموز الفاء ہیں، اس لیے ہر لفظ میں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں فاکلمہ کی جگہ ہمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرفِ علت (الف، یا، واو) آگیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر ہوا ہے۔

دیکھو مثلاً مجردی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیر نظر آرہا ہے: اُوْمِلْ، اِیْشِرْ، اِیْلَفْ اور اُوْدُبْ میں ہمزہ کی جگہ ”واو“ یا ”یا“ موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو: چونکہ یہ الفاظ مہموز الفاء ہیں اس لیے فاکلمہ کی جگہ ہمزہ ہونا چاہیے، اور یہ الفاظ اصل میں

أَمْ لُ، إِثْرُ، إِذْ لَفْ اور أَدْ ذُبْ ہوں گے۔

پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھے دو ہمزے آگئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ہمزہ کو واو اور یا سے بدلنا پڑا ہے۔

تنبیہ: مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ہمزہ وصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ ۲) اور ہمزہ اصل یہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَاْمُلْ، وَاَثْرُ، وَاَلْفُ، ثُمَّ اُدْبُ.

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں، پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلْ کی گردان کے اندر تین لفظوں اَلْفَ (ماضی)، اَلِفْ (امر) اور اِیْلَافْ (مصدر) میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مہوز الفاء ہیں اس لیے اَلْفَ اصل میں اءْ لَفْ بروزن اَفْعَلْ، اَلِفْ اصل میں اءْ لَفْ بروزن اَفْعَلْ، اور اِیْلَافْ اصل میں اِءْ لَافْ بروزن اِفْعَالْ ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو الف سے اور یا سے بدلنا لازم ہے۔

۴۔ ہاں! اور آگے بڑھو، دیکھو! دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں اَلْفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جاؤ کہ پہلے باب میں اَلْفَ گذرا ہے اور اس میں تغیر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہوا ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے، اگر اس کو اَلْفَ لکھ دیا جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعِلْ پر ٹھیک اُترتا ہے، اس میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے اَلْفَ میں الف ہمزہ اصل یہ سے بدلا ہوا ہے۔ (دیکھو اوپر کا فقرہ)

اچھا! اور آگے بڑھیں، چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں، معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مہوز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِئْتَلَفَ (ماضی) اِئْتَلَفَ (امر) اور اِئْتَلَفَ (مصدر) میں ہمزہ کی جگہ یا نظر آتی ہے، کیونکہ اصل میں اِئْتَلَفَ، اِئْتَلَفَ اور اِئْتَلَفَ ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھے ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ اصلہ کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲: یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو ہمزہ آتا ہے وہ بھی ہمزہ وصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ، ثُمَّ اِجْتَنَبَ۔ اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آجائے تو ہمزہ وصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہیگا جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائیگا: وَاِئْتَلَفَ، اسکو وَاِئْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدہ تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے، اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: يَأْمُلُ كُو يَأْمُلُ، يُؤْلَفُ كُو يُؤْلَفُ اور اِسْتِئْلَافٌ كُو اِسْتِئْلَافٌ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے (ج) لکھا گیا ہے جس سے تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس طرح (ل) لکھ کر تغیر لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کیے گئے ہیں، آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۶۔ مہوز الفاء میں تغیر کے یہی دو قاعدے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں، ان

کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے:

| | | |
|---|------------------------------|---|
| الف: أَمَلْ رَشِيدٌ نَجَاحَهُ. | يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهُ. | أُوْمَلُ يَا زَيْدُ! نَجَاحَكَ. |
| ب: أَخَذَ رَشِيدٌ كِتَابَهُ. | يَأْخُذُ رَشِيدٌ كِتَابَهُ. | خُذْ يَا زَيْدُ! كِتَابَكَ. |
| ج: أَكَلَ رَشِيدٌ تَمْرَةً. | يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَانَةً. | كُلْ يَا زَيْدُ! سَفْرَجَلَةً. |
| د: أَمَرَ رَشِيدٌ بِالْحَقِّ. | يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ. | مُرْ يَا زَيْدُ! بِالْحَقِّ. |
| ه: ائْتَلَفَ الْمُسْلِمُونَ. | يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُونَ. | اِئْتَلَفْ يَا زَيْدُ! مَعَ الْمُسْلِمِينَ. |
| و: اتَّخَذَ ^۱ خَلِيلٌ مُحَمَّدًا | يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا | اتَّخِذْ يَا حَامِدُ! كِتَابَكَ |
| صَدِيقًا. | صَدِيقًا. | أَنِيسًا. ^۲ |

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں، صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔ پہلی سطر میں اُوْمَلُ جو اصل میں اءْمَلُ ہے اس میں قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔

مگر دوسری سطر میں أَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں اءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اس لیے اس میں مزید تخفیف کی ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے ہمزہ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے عوض [بجائے] سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔

جب اصلی ہمزہ جو ساکن تھا حذف ہو گیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو ہمزہ وصل کی

۱۔ بنالینا، اختیار کرنا ۲۔ جس سے انس ہو جائے۔ دوست، ساتھی

ضرورت ہی نہ رہی، وہ بھی حذف ہو گیا۔ (دیکھو درس ۲۱ تہنیا) یہی حال کُل اور مُر کا ہے۔
خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ، خُذَا، خُذُوا، خُذِي، خُذَا، خُذْنَ۔
اسی قیاس پر کُل اور مُر کی گردان کرلو۔

تنبیہ ۳: یاد رکھو کہ حالت وصل میں صرف مُر کا ہمزہ عام قاعدے کے مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَ اَمْرٌ، فَ اَمْرٌ مگر کُل اور خُذْ کا ہمزہ کبھی نہیں لوٹایا جاتا۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر میں غور کرو! پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ اِئْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِئْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر (۱) کے مطابق ہمزہ کو یا سے بدلا گیا ہے، مگر تم سوچتے ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لو گے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا ہے۔ بے شک اِئْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مہموز الفاء ہے، وہ اِلْف سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔

اتنا سنتے ہی تم کہہ دو گے کہ اس کی اصلیت اِئْتَلَفَ ہونا چاہیے۔ ہاں! ٹھیک ہے، مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال نہیں کیا گیا بلکہ ہمزہ کوتا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تائیں ادغام کر دیا گیا ہے، اسی لیے اِئْتَلَفَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔

اس کی گردان اس طرح ہوگی: اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ، اِتَّخَذْ، مَتَّخِذُ، مَتَّخِذُ، اِتَّخَذُ، اِتَّخَذْ۔
مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدے بن گئے:

قاعدہ تخفیف نمبر (۳) اَخَذَ، اَكَلَ اور اَمْرَ کا امر حاضر خُذْ، كَلْ اور مُر ہوگا۔
قاعدہ تخفیف نمبر (۴) اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو ہمزہ کوتا سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی تائیں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، يَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے۔

تنبیہ ۴: یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادے کے لیے مخصوص ہے، اور مادوں میں وہی اِئْتَلَفَ

کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ ۵: مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا، صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جب کہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہو اکثر اوقات ہمزہ گرا دیا جاتا ہے: يَسْأَلُ سے يَسْأَلُ اور اِسْأَلُ سے سَلُّ.

تنبیہ ۶: پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور كَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (۶) اِفْعَلَ (۸) اِفْعَالَ (۹) کے سو ابوابی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۶

تنبیہ ۷: سلسلہ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ک اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو اور جو ہند سے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔

دیکھو ذیل میں پہلا لفظ ”اَثَرَ“ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۳) اثر قبول کرنا، لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں: نقل کرنا۔

اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لے جا کر اَثَرَ (در اصل اءَثَرَ) بنا دیں تو معنی ہوں گے: ایثار کرنا، ترجیح دینا۔

اور جب دوسرے باب پر لے جا کر اَثَرَ بنا دیں تو اسی کے معنی ہوں گے: اثر کرنا۔ اور جب اس اَثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لے جا کر تَأَثَرَ بنا لیں تو اس کے معنی ہوں گے: اثر قبول کرنا۔

| | |
|--|--|
| اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار! کرنا، ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۳) اثر قبول کرنا رکھنا | اَجْرَ (ض) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا، نوکر |
| اَخَذَ (ن) پکڑنا، لینا (مَع کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا | اَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا |
| اَتَى (يَأْتِي) آنا | اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا |
| اَعْرَضَ (۱) منہ پھیر لینا، الگ ہو جانا | اَجِيرٌ مزدور |
| حُلْمٌ بلوغت | حَصَاصَةٌ حاجت مندی، مفلسی |
| اَسْرَفَ (۱) بے جا خرچ کرنا، حد سے بڑھنا | اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا، التماس کرنا |
| اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا | اِمْتَشَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا، فرماں برداری کرنا |
| اَنْبَأَ (۱) و نَبَأَ (۲) خبر دینا | حَسِبَ (س) دور ہونا، دھتکارا جانا |
| شَاءَ (يَشَاءُ) چاہنا (شِئْتُ) تو نے چاہا | عَفَا (يَعْفُو) معاف کرنا |
| هَنَأَ (ف) خوش گوار ہونا (۲) مبارک باد کہنا | اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا |
| رِنَّةٌ (ج رِنَاتٌ) پھیپھڑا | رَعَدًا بافراغت |
| سَيْجَارَةٌ (ج سَيْجَارَاتٌ) سگریٹ | سَلَّةٌ (ج اَسَالٌ) ٹوکری |
| صَبِيٌّ (ج صَبِيَانٌ) بچہ | عَاظِفَةٌ (ج عَوَاطِفُ) عنایت، جذبہ |
| عُرْفٌ پسندیدہ بات، مشہور بات | عَفُوٌّ معافی، جو چیز حاجت سے زیادہ ہو |
| العَفْوُ یا عَفْوًا معاف فرمائیں | مُوْتَمِرٌ کانفرنس |
| هَزْءٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں | هَزْوًا ٹھٹھا، مذاق |
| هَنِئًا مَرِيئًا مزے سے، تمہیں خوش گوار ہو | فَ پُس، کیونکہ |

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ: مقصود بالمشال الفاظ کو سرخ کر دیا ہے، ان پر خاص توجہ دی جائے۔
تنبیہ: جو حضرات فنِ تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے انہیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہوں گے، اس کی وجہ سمجھنے کے لیے دیباچے کا مطالعہ ضرور کر لیں۔
 اس مشق میں مہوز کی مثالیں اصل مقصود ہیں:

| | |
|--|---|
| ۱. حُسَيْنُ! هَلْ تَأَلَّفَ السَّيَّجَارَةَ؟ | كُنْتُ الْفُهَاءَ، لَكِنْ تَرَكَتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ. |
| ۲. أَحْسَنْتَ! إِيْلَفَ الشَّايِ وَأَلْفَ الْفُهْوَةَ، لَكِنْ لَا تَأَلَّفَ السَّيَّجَارَةَ. | نَعَمْ! قَالَ لِي الدُّكْتُورُ: السَّيَّجَارَةُ مُضِرَّةٌ، تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ. |
| ۳. وَاللَّهِ، إِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَإِنَّكَ تُؤَثِّرُ قَوْلَ الدُّكْتُورِ عَلَى مَأْلُوفَاتِكَ. | يَا أَخِي! الْأَحْسَنُ عِنْدِي أَنْ لَا تَأَلَّفَ الشَّايِ وَالْفُهْوَةَ أَيْضًا بِلَا ضَرْوَرَةَ. |
| ۴. مَتَى يَأْتِي أَبُوكَ مِنْ دِهْلِي؟ | يَوْمَلُ قُدُومُهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. |
| ۵. هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلَانَا أَبِي الْكَلَامِ فِي الْمُوْتَمَرِ الْإِسْلَامِيِّ فِي دِهْلِي؟ | نَعَمْ! سَمِعْنَاهَا، إِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيعُ الْحُضَارِ. |
| ۶. هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هَذِهِ الدَّارَ؟ | لَا! أَنَا مُتَمَلِّ فِي اسْتِجَارِهَا. |
| ۷. أَتَسْتَاجِرُ هَذَا الْأَجِيرَ الْأَمِينِ؟ | نَعَمْ! اسْتَاجِرُهُ بِسُرُورٍ، فَنَحْنُ فِي حَاجَةٍ إِلَى أَجِيرٍ قَوِيٍّ أَمِينٍ. |
| | الْأَمِينُ. |

| | |
|--|--|
| <p>۸. يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ خُذْ يَا بُنَيَّ! كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْكِتَابِ وَيَقْرَأْ بَيْنَ يَدَيَّ. الْأُسْتَاذِ.</p> | <p>۸. يَا عَلِيُّ! مُرْ وَلَدَكَ أَنْ يَأْخُذَ خُذْ يَا بُنَيَّ! كِتَابَكَ وَاقْرَأْ أَمَامَ الْكِتَابِ وَيَقْرَأْ بَيْنَ يَدَيَّ. الْأُسْتَاذِ.</p> |
| <p>۹. يَا أُخْتِي! مُرِّي بِنَاتِكَ بِالصَّلَاةِ، نَعَمْ يَا أُخِي! سَامُرْهُنَّ بِالصَّلَاةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا.</p> | <p>۹. يَا أُخْتِي! مُرِّي بِنَاتِكَ بِالصَّلَاةِ، نَعَمْ يَا أُخِي! سَامُرْهُنَّ بِالصَّلَاةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا.</p> |
| <p>۱۰. هَلِ اتَّخَذْتُمْ هَذَا الْبَيْتَ نَعَمْ! سَتَّخِذْهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً. مَسْجِدًا؟</p> | <p>۱۰. هَلِ اتَّخَذْتُمْ هَذَا الْبَيْتَ نَعَمْ! سَتَّخِذْهُ مَسْجِدًا وَمَدْرَسَةً. مَسْجِدًا؟</p> |
| <p>۱۱. سَلْ هَذَا الشَّيْخَ: هَلْ تَأْذُنْ لَنَا سَلُونِي يَا أَوْلَادُ! مَا شِئْتُمْ وَلَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟</p> | <p>۱۱. سَلْ هَذَا الشَّيْخَ: هَلْ تَأْذُنْ لَنَا سَلُونِي يَا أَوْلَادُ! مَا شِئْتُمْ وَلَا أَنْ نَسْأَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟</p> |
| <p>۱۲. نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، يَا شَيْخُ! لَا تَعْضَبْ، فَاسْأَلُوا وَأَعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ، جِنَّاكَ لِأَنَّ اللَّهَ أَثْرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ. وَاتَّخِذُوا الْقُرْآنَ إِمَامًا فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ.</p> | <p>۱۲. نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ، يَا شَيْخُ! لَا تَعْضَبْ، فَاسْأَلُوا وَأَعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ، جِنَّاكَ لِأَنَّ اللَّهَ أَثْرَكَ عَلَيْنَا فِي الْعِلْمِ. وَاتَّخِذُوا الْقُرْآنَ إِمَامًا فِي جَمِيعِ أُمُورِكُمْ.</p> |
| <p>۱۳. يَا أَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ خُذُوا يَا أَوْلَادُ! تِلْكَ السَّلَّةُ وَكُلُوا لِنَأْكُلَ، فَنَحْنُ جِنْنَا مِنْ مَسَافَةٍ مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ، وَأَشْكُرُوا اللَّهَ بَعِيدَةً.</p> | <p>۱۳. يَا أَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ خُذُوا يَا أَوْلَادُ! تِلْكَ السَّلَّةُ وَكُلُوا لِنَأْكُلَ، فَنَحْنُ جِنْنَا مِنْ مَسَافَةٍ مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ، وَأَشْكُرُوا اللَّهَ بَعِيدَةً.</p> |
| <p>۱۴. نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَشْكُرُكَ عَلَيَّ إِخْسَوْوا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ بِجَائِعِينَ، عَوَاطِفِكَ، لَكِنْ يَا شَيْخُ! لَيْسَ فِيهَا هَلِ اتَّخَذْتُمْونِي هَزْنَةً بَيْنَكُمْ؟ خُبْرٌ وَلَا لَحْمٌ.</p> | <p>۱۴. نَحْمَدُ اللَّهَ وَنَشْكُرُكَ عَلَيَّ إِخْسَوْوا يَا أَشْرَارُ! مَا أَنْتُمْ بِجَائِعِينَ، عَوَاطِفِكَ، لَكِنْ يَا شَيْخُ! لَيْسَ فِيهَا هَلِ اتَّخَذْتُمْونِي هَزْنَةً بَيْنَكُمْ؟ خُبْرٌ وَلَا لَحْمٌ.</p> |

| | |
|---|--|
| ۱۵. الْعَفْوُ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا! هَا، فَكُلُوا مَا تُحِبُّونَ مِنْهَا هَنِيئًا مَرِيئًا. نَحْنُ نَأْكُلُ التِّينَ وَالرُّطْبَ. | |
| ۱۶. هَنَّاكَ اللَّهُ وَبَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، وَاللَّهِ، أَنْتُمْ شَيَاطِينُ، مَا جِئْتُمْ فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ! أَنْ نَأْخُذَ مَعَنَا هَذِهِ السَّلَّةَ، لِنَأْكُلَ فِي الطَّرِيقِ. لِالْأَكْلِ وَالِاسْتِهْزَاءِ. | |
| ۱۷. أَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعْظَمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِي حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْأَدَبِ وَالِإِحْتِرَامِ، وَنَسْتَأْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ، فَإِنَّا نُرَاكَ الْيَوْمَ غَضَبَانَ. | غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ! إرْجِعُوا مِنِّي سِتُّمُ، إِن كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِي فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَامِ. |

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. وَأَمْرُ أَهْلِكَ بِالصَّلَاةِ.
۲. يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ.
۳. خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ.
۴. كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا.
۵. فَكَلَّا مِنْهَا رَعْدًا حَيْثُ سِتُّمًا.
۶. وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّينَ.
۷. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ.

۸. فَاسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ.
۹. ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ.
۱۰. وَيُؤْتِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.
۱۱. إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ.
۱۲. إِنْتُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ.
۱۳. وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ.
۱۴. قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

يَتَّخِذُ أَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيقًا. (احمد زید کو دوست بناتا ہے)

اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو:

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔

یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں، مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتَعَلَ از قسم مہموز الفاء، دراصل يَاتَخِذُ قاعدہ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق ہمزہ کوتا سے بدل کرتا میں مدغم کر دیا گیا۔

(أَحْمَدُ) اسم علم، واحد، مذکر، غیر منصرف (دیکھو درس ۱۰، ۷) اسی لیے اس پر تنوین نہیں آئی ہے، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ ثلاثی مجرد۔

(زَيْدًا) اسم علم، واحد، مذکر، منصرف، جامد، ثلاثی مجرد۔

(صَدِيقًا) اسم نکرہ، واحد، مذکر، منصرف، مشتق، اسم صفت از صَدَّقَ ثلاثی مجرد۔

تحلیل نحوی اس طرح کرو:

(يَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدی، معرب، مرفوع۔

(أَحْمَدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔

(زَيْدًا) مفعولِ اول اس لیے منصوب ہے۔

(صَدِيقًا) مفعولِ ثانی ہے اسی لیے یہ بھی منصوب ہے۔

فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

| | |
|---|--|
| ۱۔ حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟ میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا۔ | |
| ۲۔ تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھینچو گے اور آنکھ کے لیے مضر ہے۔ ہاں جناب! اسی لیے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔ | |
| ۳۔ کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے؟ ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے [پر] لے لیا ہے۔ | |
| ۴۔ کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔ ہے؟ | |
| ۵۔ اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔ فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔ | |
| ۶۔ اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو۔ ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔ | |

| | |
|--|--|
| ۷۔ اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کرو۔ کروں گی۔ | ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لیے حکم کروں گی۔ |
| ۸۔ اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں ^۱ کا (باشندہ) ہے؟ | میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور ^۲ کا (رہنے والا) ہوں۔ |
| ۹۔ اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھالے۔ | چچا (اے میرے چچا)! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ |
| ۱۰۔ کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنا لیا؟ | جی ہاں! انہوں نے اس گھر کو مسجد بنا لیا۔ |
| ۱۱۔ تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنا لو۔ | اچھا! ^۳ ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنا لیں گے۔ |

سوالات نمبر ۱۳

- ۱۔ فعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟
- ۲۔ فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کی اقسام بیان کرو۔
- ۳۔ وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔
- ۴۔ مہوز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ۵۔ لفظی ثقل دور کرنے کے لیے مہوز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟
- ۶۔ مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟
- ۷۔ مہوز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟
- ۸۔ اَخَذَ، اَمَرَ اور اَكَلَّ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

۹۔ ان تینوں فعلوں کا امر، حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

۱۰۔ ذیل کے الفاظ کے صیغے اور ان کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں و جو بآ اور کہاں جوازاً؟

إِيْمَانٌ، الْفُ (از باب أَفْعَلَ) أَوْ مِّنْ، اتَّخَذَ، مُرٌ، اِيْتَمَرَ، سَلٌ، الْفُ (از باب فَاعَلَ) رَأْسٌ، مِيْدَنَةٌ.

۱۱۔ مشق نمبر (۲۸) میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالْعِشْرُونَ

الْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

| الماضي | المضارع المرفوع | المضارع المجزوم | الأمر الحاضر |
|--------------|-----------------|-----------------|--------------------------------|
| مَدَّ | يَمُدُّ | لَمْ يَمُدَّ | يَمُدُّ يَا لَمْ يَمُدُّ |
| مَدَّا | يَمُدَّانِ | لَمْ يَمُدَّا | |
| مَدُّوا | يَمُدُّونَ | لَمْ يَمُدُّوا | |
| مَدَّتْ | تَمُدُّ | لَمْ تَمُدِّي | لَمْ تَمُدِّي يَا لَمْ تَمُدُّ |
| مَدَّتَا | تَمُدَّانِ | لَمْ تَمُدَّا | |
| مَدَّدْنَ | يَمُدُّنَ | لَمْ يَمُدَّنَ | |
| مَدَّدَتْ | تَمُدُّ | لَمْ تَمُدِّي | مُدِّي يَا أُمَدُّ |
| مَدَّدْتُمَا | تَمُدَّانِ | لَمْ تَمُدَّا | مُدَّا |
| مَدَّدْتُمْ | تَمُدُّونَ | لَمْ تَمُدُّوا | مُدُّوا |
| مَدَّدَتْ | تَمُدِّينَ | لَمْ تَمُدِّي | مُدِّي |
| مَدَّدْتُمَا | تَمُدَّانِ | لَمْ تَمُدَّا | مُدَّا |
| مَدَّدْتُنَّ | تَمُدُّنَ | لَمْ تَمُدَّنَ | أُمَدُّنَ |
| مَدَّدْتُ | أَمُدُّ | لَمْ أَمُدِّي | لَمْ أَمُدِّي يَا لَمْ أَمُدُّ |
| مَدَّدْنَا | نَمُدُّ | لَمْ نَمُدِّي | لَمْ نَمُدِّي يَا لَمْ نَمُدُّ |

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدہ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے، اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں، ان میں ادغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے، یا امر کے جس صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فک ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے، لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے، کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا، یہ حرکت اکثر زیر (-) کی دی جاتی ہے، کبھی زبر (-) بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش (-) بھی دے سکتے ہیں: لَمْ يَمْدُدْ يَا لَمْ يَمْدُدْ، مُدًّا يَا اُمْدُدْ

تنبیہ: اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق (۲۷) میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لیے ہیں، مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے:

قاعدہ ادغام نمبر (۴): حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فک ادغام دونوں جائز ہیں۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے، جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے، یہ

ادغام ہم جنس حروف میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریب المخرج حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے):

قاعدہ ادغام نمبر (۵): بابِ افْتَعَلَ (۷) کا فاکلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو افْتَعَلَ کی تا کو انہی حروف سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے:

اِدْتَحَلَ سے اِدْذَحَلَ پھر اِدْخَلَ، اِدْتَحَلَ سے يِدْذَحَلَ پھر يِدْخَلَ، اِدْتَحَرَ سے اِدْكَرْ اور اِذْتَانِ يِزْتَانِ سے اِزَانِ يِزَانِ بن جاتا ہے۔

تنبیہ ۲: اِدْكَرْ کو اِدْكَرْ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ مِنْ مُدْكَرٍ.

قاعدہ ادغام نمبر (۶): بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا فاکلمہ ان دس حروف (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی تا کو ان حروف سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے، ضروری نہیں۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں ہمزہ وصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَدْكَرْ سے اِدْكَرْ، يِدْكَرْ، اِدْكَرْ اور تَتَّاقَلْ سے اِثَّاقَلْ، يِثَّاقَلْ، اِثَّاقَلْ.

قاعدہ ادغام نمبر (۷): لام تعریف (ال) کو حروف شمشیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: التَّاءُ، الثَّاءُ، الدَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں:

۱- حروف حلقیہ: جن کا مخرج حلق ہے: ح، خ، ع، غ، ء اور ہ۔

۳ زینت دار ہونا

۲ نصیحت لینا

۱ داخل ہونا

۶ بوجھل ہونا

۵ یاد رکھنا، نصیحت لینا

۴ تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا؟

- ۲- حروف لہویہ: جن کا مخرج لہات یعنی حلق کا کوٹا ہے: ق اور ک۔
 ۳- حروف شجریہ: جن کا مخرج وسط زبان ہے: ج، ش اور ی۔
 ۴- حروف نطعیہ: جن کا مخرج تالو ہے: ط، ت اور د۔
 ۵- حروف اسلیہ: جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س۔
 ۶- حروف شفویہ: جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔
 اس طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

فعل مضاعف، ثلاثی مجرد کے تین بابوں: نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے اکثر آتا ہے اور باب گَرَمَ سے کمتر، اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔
 ذیل میں صرفِ صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے:

مِنَ الثَّلَاثِيِّ الْمَجْرَدِ

| الماضي | المضارع | الأمر | اسم الفاعل | اسم المفعول | المصدر |
|-----------|---------|---------------------|---------------|----------------|-------------------|
| مَدَّ (ن) | يَمُدُّ | مُدُّ يَا مُدِّدُ | مَادُّ | مَمْدُودٌ | مَدٌّ |
| فَرَّ (ض) | يَفِرُّ | فَرِّ يَا فَرِرُ | فَارٌّ | مَفْرُورٌ | فَرٌّ يَا فِرَارٌ |
| مَسَّ (س) | يَمَسُّ | مَسِّ يَا امْسَسْ | مَاسٌّ | مَمْسُوسٌ | مَسٌّ |
| لَبَّ (ك) | يَلْبُ | لُبِّ يَا اَلْبُبُّ | لَيْبٌ | | لَبَابَةٌ |

۱- شَجَرٌ دونوں کلوں کے بیج کی جگہ ۲- نَطَعٌ یا نَطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔
 ۳- أَسَلَةٌ نوک زبان ۴- شَفَّةٌ لب ۵- کھینچنا ۶- بھاگانا ۷- چھونا ۸- عقل مند ہونا

مِنَ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

| المصدر | اسم المفعول | اسم الفاعل | الأمر | المضارع | الماضي |
|------------------|----------------|---------------|-----------------------------|-------------|-------------|
| ۱. اِمْدَادٌ | مُمَدُّ | مُمِدُّ | أَمُدُّ يَا أَمِدُّ | يُمِدُّ | أَمَدَّ |
| ۲. تَمْدِيدٌ | مُمَدَّدٌ | مُمَدِّدٌ | مَدِّدٌ | يُمَدِّدُ | مَدَّدَ |
| ۳. مُمَادَّةٌ | مُمَادٌ | مُمَادٌ | مَادِّ يَا مَادِّ | يُمَادُّ | مَادَّ |
| ۴. تَمَدُّدٌ | مُتَمَدَّدٌ | مُتَمَدِّدٌ | تَمَدَّدٌ | يَتَمَدَّدُ | تَمَدَّدَ |
| ۵. تَمَادُّ | مُتَمَادُّ | مُتَمَادُّ | تَمَادِّ يَا تَمَادِّ | يَتَمَادُّ | تَمَادَّ |
| ۶. اِنشِقَاقٌ | مُنشَقٌ | مُنشِقٌ | اِنشَقِّ يَا اِنشَقِّ | يُنشِقُ | اِنشَقَّ |
| ۷. اِمْتِدَادٌ | مُمْتَدُّ | مُمْتَدُّ | اِمْتَدِّ يَا اِمْتَدِّ | يِمْتَدُّ | اِمْتَدَّ |
| ۸. اِسْتِمْدَادٌ | مُسْتَمَدُّ | مُسْتَمَدُّ | اِسْتَمِدِّ يَا اِسْتَمِدِّ | يَسْتَمِدُّ | اِسْتَمَدَّ |

تنبیہ ۴: باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لیے ماہہ بدلنا پڑا، اور باب اِفْعَلَ اور اِفْعَالٌ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ ۵: گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ ۶: باب (۳، ۵، ۶) اور (۷) میں اسم فاعل اور اسم مفعول ادغام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں، مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔

اسم فاعل میں ما قبل آخر مکسور، اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیے، پس مُمَادُّ اگر اسم

۱. مدد کرنا ۲. پھیلانا ۳. کھینچنا، ٹالنا ۴. کھینچنا ۵. باہم کھینچنا، تاننا

۶. پھٹنا ۷. پھیلانا ۸. مدد طلب کرنا

فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادِدٌ ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۷

| | |
|---|--|
| أَرْضِي (يُرْضِي) راضی کر لینا، خوش کرنا | اتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا |
| اسْتَخَفَّ (۱۰) ہکا یا ذلیل سمجھنا | اعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا |
| اغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا، مغرور ہونا | اغْتَنَمَ (۷) غنیمت جانا |
| أَحْسَّ (۱) بہ محسوس کرنا | أَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا |
| انْفَتَحَ (۶) کھل جانا | تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا، پیچھے ہٹنا |
| تَحَرَّكَ (۴) ہلنا | تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا |
| جَدَّ (ض) کوشش کرنا | جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا، آواز بلند کرنا |
| حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا، مباحثہ کرنا | حَقَّقَ (ض) ثابت ہونا، (۱) ثابت کرنا، (۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا |
| ذَقَّ (ن) - الْجَرَسَ گھنٹی بجانا، ذَقَّ اللَّبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا، ذَقَّ الدَّوَاءَ دوا پینا، باریک کرنا | ذَلَّ (ن) - عَلَيْهِ يَا إِلِيَّہِ بتلانا |
| ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا | رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردید یا پس و پیش کرنا |
| سَخَّرَ (۲) تابع کرنا، مسخر کرنا | سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا |
| سُرَّ (مجهول آتا ہے) خوش ہونا، خوش کیا جانا | اتَّاقَلَ (۵) اصل میں تَتَاقَلَ ہے = بوجھل ہونا |
| سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا | سَعَى (يَسْعَى) کوشش کرنا |
| شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَيْهِ) شاق گذرنا، (۶) پھٹ جانا | صَدَّ (ن) روکنا |

| | |
|--|--|
| ظَنَّ (ن) گمان کرنا، خیال کرنا | طَمِعَ (س) طمع کرنا |
| عَزَّ (ض) عزت دار ہونا، غالب ہونا، (۱) عزت دینا | عَدَّ (ن) گننا، (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا |
| قَصَّ (ن - عَلِيْهِ) قصہ سنانا، بیان کرنا | غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا |
| قَنَّعَ (س) قناعت کرنا | قَلَّ (ض) کم ہونا، (۱۰) کم جاننا، خود مختار ہونا |
| مَرَّ (ن - بِهٖ، عَلِيْهِ) گذرنا کسی پر | لَبَسَ (س) پہننا |
| مَنَّ (ن - عَلِيْهِ) احسان کرنا، احسان جتلانا | مَسَّ (س) چھونا |
| هَزَّ (ن) ہلانا | نَفَرَ (ض) بھاگنا، بڑائی کے لیے نکلنا |
| إِلَّا لِيَكْنَ، مگر | اٰخَرُ دوسرا |
| بَرَدٌ سردی، ٹھنڈک | بَرٌّ احسان کرنا والا |
| ثَمِيْنٌ قیمتی | بَطِيْنَةٌ سست رفتار |
| حَرَسٌ گھنٹی | جَارِيَةٌ خادمہ، لونڈی |
| جَنِيٌّ تازہ چنا ہوا پھل | جَزَعٌ درخت کا تنا |
| حِيْنٌ (ج اَحْيَانٌ) وقت | حُمِيٌّ تپ (ج حُمِيَّاتٌ مَوْنُثٌ ہے) |
| خَيْلٌ (اسم جمع) گھوڑے | حِيْنًا مَا کسی وقت |
| دُوْنَ سوا | دَقِيْقٌ باریک پسی ہوئی چیز، آنا |
| رِبَاطٌ باندھنا | رُوْيَا خواب |
| صُوْفٌ اُون | شَرِيْرٌ (ج اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا |
| قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں | سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی |
| لِقَاءٌ ملاقات | كَاشِفٌ کھولنے والا |

| | |
|-----------------------------|---|
| لَوْلَا اِغْرَنَهُ هَوَاتَا | لَا بَأْسَ كَوْنِي مَضَانَقَةً نَبِيْسَ |
| مَجِيءٌ اَنَا | مِسْمَارٌ كَيْلُ لَوْ هِيَ كِي |
| الْمُلَاقِي مَلْنِ وَالَا | |

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ: چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لیے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے، اگرچہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

| | |
|---|---|
| ۱. دُقِ الْجَرَسَ يَا حَامِدُ! فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ. | قَدْ دُقِ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيئِكُمْ يَا أُسْتَاذِي! |
| ۲. مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟ | دَقَّقْتُهُ اَنَا يَا سَيِّدِي! |
| ۳. كَيْفَ دَقَّقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟ | السَّاعَةُ مُتَأَخِّرَةٌ (بَطِيئَةٌ) يَا سَيِّدِي! |
| ۴. قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلتَّجَارِ أَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيهَا. | هُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ. |
| ۵. مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟ | لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ. |
| ۶. يَا جَارِيَةَ! دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا. | اُنْظُرِي يَا سَيِّدِي! الدَّوَاءُ مَدْقُوقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيقِ. |
| ۷. اِلَى اَيْنَ تَفِرُّونَ يَا اَوْلَادُ؟ | نَحْنُ نَفِرُّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. |
| ۸. فَفِرُّوا وَلَا تَتَأَخَّرُوا. | هَذَا هُوَ مُطْلُوبُنَا. |

| | |
|---|--|
| ٩. يَا خَلِيلُ! عُدَّ أَوْرَاقَ هَذَا كِتَابٍ، كَمْ هِيَ؟ | قَدْ عَدَدْتُهَا، فَهِيَ خَمْسُونَ وَرَقَةً. |
| ١٠. يَا خَلِيلُ! هَلْ يَسْرُكُ الذَّهَابُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ أَمْ إِلَى مَيْدَانِ اللَّعْبِ؟ | وَاللَّهِ، يَسْرُنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ وَقَتَ الدَّرْسِ وَالْعَبَّ وَقَتَ اللَّعْبِ. |
| ١١. هَلْ يَسْرُ أَخَاكَ الدَّرْسُ أَمْ اللَّعْبِ؟ | يَا سَيِّدِي! يَسْرُهُ اللَّعْبُ أَكْثَرَ مِنْ مَا يَسْرُهُ الدَّرْسُ. |
| ١٢. أَظُنُّ أَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي؟ | الْحَمْدُ لِلَّهِ، قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ أَعَدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ. |
| ١٣. صَدَقَ مَنْ قَالَ: "مَنْ جَدَّ وَجَدَ." | وَقَالَ تَعَالَى: لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى. |
| ١٤. لَكِنِّي أَسْأَلُكَ هَلْ أَعَدَدْتَ لِلْإِمْتِحَانِ الْأَكْبَرِ إِمْتِحَانِ الْآخِرَةِ؟ | الْحَمْدُ لِلَّهِ، أَعَدُّ لَهُ وَأَرْجُو مِنْ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِي ذَلِكَ الْإِمْتِحَانِ أَيْضًا. |
| ١٥. وَاللَّهِ لَقَدْ سَرَّنِي كَلَامُكَ يَا خَلِيلُ! | وَأَنَا سِرُّتُ بِلِقَانِكَ يَا سَيِّدِي! |
| ١٦. يَا سَلِيمُ! هَلْ أَذُوكَ عَلَى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ | ذَلَّنِي عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ، لِتَكُونَ مَا جُورًا، فَالذُّلُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ. |
| ١٧. كُنْ مُطِيعًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِرًّا بِوَالِدَيْكَ وَمُتَوَدِّدًا إِلَى خَلْقِ اللَّهِ، تَكُنْ عَزِيزًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ النَّاسِ. | وَاللَّهِ يَا عَمِّي! دَلَّتْنِي عَلَى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهِ، فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ. |

| | |
|--|---|
| ۱۸. اَلَا تَحْسِنَ بِالْبُرْدِ يَا لَيْلَى! فِي هَذِهِ الْاَيَّامِ اَيَّامِ الْبُرْدِ وَالشِّتَاءِ. لَمْ اُحْسِسْ بِالْبُرْدِ؟ | ۱۹. اِنِّي اُرَاكَ مَلْبُوسَةً فِي لِبَاسِ الصُّوفِ. |
| ۲۰. لَا بَأْسَ بِهِ، الْبِسِّي لِبَاسِ الصُّوفِ فِي الشِّتَاءِ، كَيْ لَا يَمْسَكَ الْحُمَّى وَالزُّكَّامُ. | ۲۱. هَلْ تَمُرِّينَ حِينَمَا عَلَى حَدِيقَةٍ، وَتَنْظُرِينَ اشْجَارَهَا وَتَشْمِينَ اَزْهَارَهَا؟ |
| ۲۲. لَا تَهْزِي الْاَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِي فِي الْاَثْمَارِ، فَاِنَّ الطَّمْعَ يَدُلُّكَ. | ۲۳. اَلَمْ تَعْلَمُوْا يَا اِخْوَانِي! اَنَّ اَهْلَ مِصْرَ قَدْ اسْتَقْلَوْا مِنْذُ زَمَانٍ، فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ اَهْلَ الْهِنْدِ؟ |
| ۲۴. قَدْ اعْتَرَفَ الْاَنَ كَثِيْرٌ مِنْ زُعَمَاءِ اِنْجَلْتَرَا اَنَّ الْهِنْدَ قَدْ | نَعَمْ! لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَاَسْبَابُهَا لَمَا اِنْفَتَحَ اَبْدًا لِاِنْجَلْتَرَا بَابَ الْفَتْحِ، فِي |

| | |
|--|---|
| اَسْتَحَقَّتْ اِسْتِقْلَالَ بِاِمْدَادِهَا الْثَمِيْنَةَ فِي حُصُوْلِ الْفَتْحِ. وَلَا فِي اُوْرُبًا. | اَفْرِيقِيَّةً وَاِيطَالِيَّةً وَفِي شَرْقِ الْهِنْدِ |
| ۲۵. وَهَكَذَا كُلُّ مَمْلَكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ اِلسَّلَامِ مُدَّتْ يَدَهَا اِلَى اِمْدَادِ اَلْبُرْطَانِيَّةِ فِي حُصُوْلِ الْفَتْحِ. | صَدَقْتَ! فَيَجِبُ عَلٰى الْبُرْطَانِيَّةِ اَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ اَمَدُوْهَا فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْاِحْسَانِ قُلُوْبَ الْاَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلٰى الْاَعْدَاءِ. |
| ۲۶. نَرْجُو مِنْ عَقَلَاءِ الْبُرْطَانِيَّةِ اَنْهُمْ لَا يَغْتَرُوْنَ بِهَذَا الْفَتْحِ، وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِيْ اِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا. | هَكَذَا اَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ! مَعَ ذَلِكَ لَا نَغْتَرُّ بِوَعْدِهِمْ، فَاِنَّ الْحُرِّيَّةَ لَا تُوْهَبُ، بَلْ تُؤَخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالْاِسْتِعْدَادِ. |

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ.
۲. يَا بَنِيَّ ^۱ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ.
۳. وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ؟
۴. وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّا اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً.
۵. وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.
۶. قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَعْضُوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ.

^۱ بخشش نہیں جاتی۔ ^۲ اے میرے پیارے بیٹے۔

۷. قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ.
۸. قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ.
۹. أَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ.
۱۰. وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّونِي (اتَّحَاجُّونِي) فِي اللَّهِ.
۱۱. قُلْ إِنْ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ.
۱۲. وَهَزَمْنَا بِكِ بَجْرَعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطُ عَلَيْكَ رَطَبًا حَنِيئًا.
۱۳. تَعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ.
۱۴. يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُلْ لَا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ.
۱۵. وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ^۱ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهَبُونَ بِهِ وَعَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ.
۱۶. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمْ انْفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَنْتَاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ^۲ أَرْضَيْتُمْ^۳ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا^۴ مِنَ الْآخِرَةِ؟

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

| | |
|---------------------------------|---------------------------------|
| ۱۔ مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟ | ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی۔ |
| ۲۔ کس نے (اُسے) بجایا؟ | شاید حامد نے بجائی۔ |

| | |
|---|--|
| ۳۔ میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو۔ جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا۔ | |
| ۴۔ دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟ شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے۔ | |
| ۵۔ اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے۔ ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں۔ | |
| ۶۔ لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟ چھوڑیے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ | |
| ۷۔ ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟ جناب! گھنٹی بج گئی۔ | |
| ۸۔ تو بھاگو، دیر مت کرو۔ یہی تو ہمارا مطلب ہے۔ | |
| ۹۔ کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟ واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا۔ | |
| ۱۰۔ آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتا دیں گے جس سے (بہ) میرے لیے عربی سمجھنا آسان ہو جائے۔ ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتا دوں گا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی۔ | |
| ۱۱۔ رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟ جناب! مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔ | |
| ۱۲۔ حمید! تم نے اپنی قمیص کیسے پھاڑی؟ جناب! میں نے نہیں پھاڑی بلکہ اس شریہ لڑکے نے پھاڑ ڈالی۔ | |
| ۱۳۔ کیا تمہارے اُستاد تمہیں تاریخی قصے سناتے ہیں؟ جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سناتے ہیں۔ | |

سوالات نمبر ۱۴

- ۱۔ فعل مضاعف کی تعریف کرو۔
- ۲۔ ادغام کسے کہتے ہیں؟
- ۳۔ کون سی صورت میں ادغام اور قلب ادغام دونوں جائز ہیں؟
- ۴۔ سَبَب میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟
- ۵۔ مضاعف سے امر کے صیغہ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟
- ۶۔ ماضی و مضارع و امر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟
- ۷۔ ذیل کے صیغے پہچانو، اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں؟ اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے:

| | | | | | | |
|-------|---------|---------|----------|----------|------------|--------------|
| دَلَّ | ذُلَّ | ذُلَّ | ذُلُّ | ذُلُّوا | يَدَّلَانِ | لَمْ يَدُلُّ |
| دَالٌ | أَدُلُّ | أَدُلُّ | مُمَادُّ | إِدْكَرَ | مُطَهَّرٌ | إِدْخَلَ |

- ۸۔ ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا؟
 - ۹۔ سَبَب سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔
 - ۱۰۔ مشق نمبر (۲۹) میں مضاعف کی قسم کے افعال چن کر لکھو۔
 - ۱۱۔ ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو:
- تَقْصُّ عَلَيَّ أُمِّي قَصْصًا عَجِيبَةً.
- ۱۲۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

يا أولاد! قد دق جرس المدرسة، ففروا إليها ولا تتأخروا
عن الوقت، واجتهدوا في تحصيل الفلاح واستعدوا للنجاح،
ولا تكسلوا، أما سمعتم: ”عز من جد وذل من كسل.“

الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ

المُعْتَلُّ

- ۱۔ معتل کی تعریف اور اس کی تین قسمیں درس (۲۶) میں تم سمجھ چکے ہو، یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتل الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں۔
- ۲۔ فاکلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اور یا ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔
- ۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیرات میں غور کرو:

| الماضي | المضارع | الأمر |
|--|------------------------------------|-------------------------|
| ۱. وَرَزَنُ زَيْدٌ خَاتَمَهُ. | هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهُ. | زِنْ خَاتَمَكَ. |
| ۲. وَجَلَّ الطُّفْلُ مِنَ الْهَرَّةِ. | هُوَ يُوَجِّلُ مِنَ الْهَرَّةِ. | إِجْلُ مِنَ الدُّنْبِ. |
| ۳. وَصَعَّ زَيْدٌ كِتَابَهُ. | هُوَ يَصْعَعُ كِتَابَهُ. | صَعِّ كِتَابَكَ. |
| ۴. اتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ. | يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ. | اتَّصِلْ بِأَخَوَانِكَ. |

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں، اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق (۲۷) قاعدہ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اُوْتَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اتَّصَلَ بن جاتا ہے، اس لیے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے؟ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا، ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنُ سے واو غائب ہے، ہونا چاہیے تھا یُوَزِنُ اور اُوَزِنُ۔

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یُوَزِنُ میں عین کلمہ مکسور ہے اور یُوَجَلُ میں مفتوح ہے۔

اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے، اس لیے یُوَزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے اس لیے یَزِنُ کا امر زِنُ ہی ہو سکتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۱، تہنیا ۱)

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلُ میں واو کی جگہ یاد دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو یا سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہو گے یَضَعُ اصل میں یُوَضَعُ ہونا چاہیے، پھر جب کہ یُوَجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یُوَضَعُ سے کیوں کر حذف ہوا؟

اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یُوَجَلُ میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یُوَضَعُ میں عین حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے بعد حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی، اس لیے واو حذف کر دیا گیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے۔

مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوَضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو! یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اُوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِجَلَ کی طرح اس میں بھی واوکویا سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا، مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واوکوتا سے بدل کرتائے اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے۔ (دیکھو قاعدہ تغلیل نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تغلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تغلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدہ تغلیل نمبر (۱۴): مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: یُوْزَنُ سے یِزْنُ، زِنُ.

قاعدہ تغلیل نمبر (۱۵): مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کا بھی واو حذف کر دیا جاتا ہے: یُوْضَعُ سے یِضَعُ، ضَعُ.

تنبیہ ۱: مگر وَذَرُ، یَذَرُ، ذَرُ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے، کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲: حذف کیا ہو واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے، یِزْنُ اور یِضَعُ کا مجہول ہوگا: یُوْزَنُ اور یُوْضَعُ.

تنبیہ ۳: جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے، مگر آخر میں ”ة“ بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ، وَهَبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی **صرف صغیر** لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی **صرف کبیر** تم خود بنا سکتے ہو۔

تصريف المثل الواوي من الثلاثي المجرد

| المصدر | اسم المفعول | اسم الفاعل | الأمر | المضارع | الماضي |
|-----------|-------------|------------|----------|----------|-------------|
| وَزَنُّ | مَوْزُونٌ | وَازِنٌ | زِنْ | يَزِنُ | وَزَنَ (ض) |
| وَضَعٌ | مَوْضُوعٌ | وَاضِعٌ | ضَعْ | يَضَعُ | وَضَعَ (ف) |
| وَجَلٌّ | مَوْجُولٌ | وَاجِلٌ | اِجْلِلْ | يُوجِلُّ | وَجَلَّ (س) |
| وَسَامَةٌ | | وَسِيمٌ | أَوْسِمْ | يُوسِمُ | وَسَمَّ (ك) |
| وَرَثٌ | مَوْرُوثٌ | وَارِثٌ | رِثْ | يَرِثُ | وَرِثَ (ح) |

من الثلاثي المزيد

| المصدر | اسم المفعول | اسم الفاعل | الأمر | المضارع | الماضي |
|--------------|---------------|---------------|--------------|----------------|----------------|
| إِصْلَالٌ | مُوصَلٌ | مُوصِلٌ | أَوْصِلْ | يُوصِلُ | أَوْصَلَ ۱ |
| تَوْصِيلٌ | مُوصَلٌ | مُوصِلٌ | وَصِّلْ | يُوصِلُ | وَصَلَ ۲ |
| مُؤَاصَلَةٌ | مُؤَاصَلٌ | مُؤَاصِلٌ | وَاصِلْ | يُؤَاصِلُ | وَاصَلَ ۳ |
| تَوَاصُلٌ | مُتَوَاصِلٌ | مُتَوَاصِلٌ | تَوَاصَّلْ | يَتَوَاصَّلُ | تَوَاصَّلَ ۴ |
| تَوَاوَصَلٌ | مُتَوَاوَصِلٌ | مُتَوَاوَصِلٌ | تَوَاوَصَّلْ | يَتَوَاوَصَّلُ | تَوَاوَصَّلَ ۵ |
| اتِّصَالٌ | مُتَّصِلٌ | مُتَّصِلٌ | اتَّصِلْ | يَتَّصِلُ | اتَّصَلَ ۷ |
| اسْتِصْلَالٌ | مُسْتَوْصَلٌ | مُسْتَوْصِلٌ | اسْتَوْصِلْ | يَسْتَوْصِلُ | اسْتَوْصَلَ ۸ |

۱. تولنا ۲. رکھنا ۳. ڈرنا ۴. خوبصورت ہونا ۵. وارث ہونا ۶. پہنچانا، ملا دینا

۷. باہم چاہنا ۸. باہم ملنا ۹. ملنا ۱۰. باہم ملنا ۱۱. ملنا ۱۲. دراصل استِصْلَالٌ

(وصال چاہنا) اسکا مادہ وُصِّلَ ہے۔ ایک اسْتِصْلَالٌ (دراصل اسْتِصْلَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اسکے معنی ہیں ’جڑ سے اکھیڑ دینا‘ اسکا مادہ اُصِّلَ (جڑ) ہے اس میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ہمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۴: دیکھو مثلاً شی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدہ تغلیل نمبر (۳) واوکو یا سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واوکوتا سے بدلا گیا ہے، باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیہ ۵: یَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لَیْزِنَنَّ، لَیْزِنَانَّ، لَیْزِنَنَّ اِلْح اور زِنُ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانَّ، زِنَنَّ، زِنَانَّ پڑھیں گے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۸

| | |
|---|---|
| تَوَكَّلَ (۳- عَلَيْهِ) سوچ دینا، بھروسہ کرنا | أَفْهَمَ (۱) فَهَمَّ (۲) سمجھانا |
| ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (۱) گمراہ کرنا | خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (۱) کم کرنا |
| كَثَرَ (۲) زیادہ کرنا | عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا |
| وَتَقَى (يَتَّقِي بِهِ) بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا | مَاطَلَ (۳) ٹالنا، دیر لگانا |
| وَدَعَا (يَدْعُو) چھوڑنا، کرنے دینا (اس کا امر دَعُ بہت مستعمل ہے) | وَجَدَّ (يَجِدُّ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے) |
| وَصَفَّ (يَصِفُ لَهُ) بیان کرنا | وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اٹھانا |
| وَقَفَّ (يَقِفُ) ٹھہرنا، واقف ہونا | وَصَلَ (يَصِلُ إِلَيْهِ) پہنچنا (بہ) ملنا |
| وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا | وَلَدَ (يَلِدُ) جننا |
| يَقِظُ، تَقِظُ اور اسْتَيْقِظُ جاگنا اَيَقِظُ (يُوقِظُ) جگانا، بیدار کرنا | يَسَسَ (يَسُّسُ) نا اُمید ہونا |
| وَزَّرَ (جِ اَوْزَارُ) بوجھ، گناہ | يَسَّرَ (۲) آسان کرنا (۳) آسان ہونا، میسر ہونا |
| أَذَى تَكْلِيفٍ | أُخْرَى (جِ اُخْرَى) دوسری |

| | |
|---|-------------------------------|
| أَعْلَى (جِ اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر | أُورُبَّا يورپ |
| أَهْلًا وَسَهْلًا خوش آمدید (اسکی تشریح چوتھے حصے میں آئے گی) | دَيَّارُ مکان میں رہنے والا |
| رَوْحُ رحمت، مدد | سِوَارُ (جِ اَسَاوِرُ) کنگن |
| صَمَدٌ بے نیاز، جس کے سب محتاج ہوں | فَاجِرٌ (جِ فُجَّارٌ) بدکار |
| قِسْطَاسٌ ترازو | كَفَّارٌ بڑا ناشکرا، بڑا کافر |
| مَائِدَةٌ (جِ مَوَائِدُ) میز، دسترخوان | مَرَّةٌ (جِ مِرَارًا) ایک بار |
| مِثْقَالٌ (جِ مِثْقَالٍ) وزن ۳/۲ ماشہ | مُسْتَقِيمٌ سیدھا |

مشق نمبر ۳۰

| | |
|--|--|
| ۱. هَلْ وَرَنْتَ خَاتَمَكَ يَا أَحْمَدُ؟ | لَا يَا سَيِّدِي! بَلْ أَرِنُهُ الْيَوْمَ. |
| ۲. زِنُهُ الْأَنْ بِذَلِكَ الْمِيزَانِ. | لَا أَعْلَمُ كَيْفَ يُوزَّنُ؟ دَعْنِي أَرِنُهُ فِي الْبَيْتِ. |
| ۳. ضَعِ الخَاتَمَ فِي كَفَّةِ وَالْوَزْنَ فِي كَفَّةِ أُخْرَى. | طَيِّبُ! فَافْعَلْ هَكَذَا. |
| ۴. مَا هُوَ وَرَنْ الخَاتَمِ؟ | إِنَّمَا وَرْنُهُ مِثْقَالَانِ. |
| ۵. اسْمَعُ يَا أَحْمَدُ! إِذَا وَرَنْتُمْ شَيْئًا لِأَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوا فِي الْمِيزَانِ. | أَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِي! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْآنِ: زِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ. |
| ۶. هَلْ تَهَبُ لِي كِتَابَكَ هَذَا يَا عَمِّي؟ | سَأَهَبُ لَكَ كِتَابِي هَذَا إِنْ تَقَفَ عِنْدَنَا شَهْرًا، لِأَفْهَمَكَ مَطَالِبَهُ. |

| | |
|--|--|
| ۷. نَعَمْ! سَأَفِقُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّي! | فَخَذُ يَا وَلَدِي هَذَا الْكِتَابَ وَأَقْرَأْ. |
| ۸. هَلْ يَتَيْسَّرُ لِي فَهْمُ هَذَا الْكِتَابِ؟ | اجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ. |
| ۹. مَالِي مَا رَأَيْتُكَ مِنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيقِي | يَا خَلِيلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ إِلَى بِلَادِ مِصْرَ وَأُورُبَّا. |
| ۱۰. أَهَلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيقِي! مَتَى | وَصَلْتُ إِلَى بَمْبَائِي بِالْأَمْسِ فَقَطُ. ۱ |
| جَنَّتْ هَهُنَا؟ | |
| ۱۱. هَلْ تَصِفُ لِي مَا رَأَيْتَ مِنْ | كَيْفَ أَصِفُ لَكَ وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى الْعَجَائِبِ؟ |
| الدُّكَانِ! | |
| ۱۲. هَلْ تَعِدُنِي أَنْ تَصِفَ لِي | لَا أَعِدُكَ الْيَوْمَ؛ لِأَنِّي الْيَوْمَ مَشْغُولٌ. |
| أَحْوَالِ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَأَحْضِرْ | عِنْدَكَ؟ |
| ۱۳. أَفَلَا أَظُنُّ أَنَّكَ تُمَاطِلُنِي؟ | لَا تَيَأَسُ يَا أَخِي! لِأَصِفَنَّ لَكَ تِلْكَ الْأَحْوَالَ الْعَجِيبَةَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ. |
| ۱۴. أَلَمْ يَصِلْ إِلَيْكَ مَكْتُوبٌ مِنْ | مَا وَصَلَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِنْكَ، لَا مِنْ مِصْرَ وَمِنْ لُنْدُنْ. |
| مِصْرَ وَمِنْ لُنْدُنْ. | |
| ۱۵. هَلْ تَيَقِّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ | لَا يَتَيْسَّرُ لِي أَنْ أَتَيَقِّظَ فِي الصَّبَاحِ. |
| يَا خَالِدُ؟ | |
| ۱۶. فَمَنْ أَيْقَظُكَ الْيَوْمَ؟ | الْيَوْمَ أَيْقَظُنِي أُمِّي، فَاسْتَيْقَظْتُ. |

| | |
|--|--|
| ۱۷. دَعْنِي أَنَا أَوْ قِطْكَ وَقَتْ هَذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَسِنَ ۱۱ أُيْقَظْتَنِي الصَّلَاةِ. لَتَكُونَنَّ مَشْكُورًا وَلَا كُؤِنَنَّ مَمْنُونًا. | |
| ۱۸. لَا أَمْنُ عَلَيْكَ، بَلْ يَجِبُ عَلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُعَاوِنَ أَخَاهُ عَلَى الْخَيْرِ. الْيَوْمَ، إِنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ. | |
| ۱۹. صَدَقَ اللَّهُ ظَنَّنَكَ، وَجَعَلَنِي وَإِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الصَّادِقِينَ. أَمِينِ أَمِينِ، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. | |

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝
۲. لَا تَرَرُ وَازِرَةً وَزَرَ أُخْرَى.
۳. دَعُ أَذْهَمُ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.
۴. رَبِّ هَبْ لِي وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثْ أَلَّ يَعْقُوبَ.
۵. وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَدْرُ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكُفْرِينَ دَيَّارًا. إِنَّكَ إِنْ تَدْرَهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا.
۶. وَذَرُّوْا ظَاهِرَ الْأَثْمِ وَبَاطِنَهُ.
۷. لَا تَيْسَسُوْا مِنْ رُوحِ اللَّهِ. (اس کو لا تاینسوا بھی لکھتے ہیں) اِنَّهُ لَا يَيْسَسُ مِنْ رُوحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكُفِرُوْنَ. (اس کو لا یاینس بھی لکھتے ہیں)
۸. لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمْ الْاَعْلُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

زِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ۔ (سیدھے ترازو سے تولو)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(زِنُوا) فعل امر حاضر متعدی، صیغہ جمع مذکر مخاطب، اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے، اصل میں اَوْزِنُوا ہے، چونکہ اس کے مضارع يَزِنُ سے حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لیے امر سے بھی حذف ہو گیا، کیونکہ يَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنُ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تہیہ ۱)

(ب) حرف جار (القِسْطَاسِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، جامد، معرب۔

(الْمُسْتَقِيمِ) اسم، معرف باللام، واحد، مذکر، مشتق، اسم فاعل ہے اِسْتِقَامَ (سیدھا

ہونا) سے، معرب۔

تحلیل نحوی اس طرح:

(زِنُوا) فعل امر، متعدی اس میں واو ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل ہے۔ اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُونًا) مقدر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے، کیوں کہ فعل متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیے اس لیے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(ب) حرف جار (القِسْطَاسِ) مجرور، پھر موصوف ہے (الْمُسْتَقِيمِ) صفت، وہ بھی

موصوف کی وجہ سے مجرور ہے، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل، فاعل و مفعول اور متعلق

سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفہام، امر یا نہی ہو اسے جملہ

انشائیہ کہتے ہیں، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مہموز، مضاعف، اور مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پر کرو:

| | | | | | | |
|---------------|---------------|---------|---------|---------|-----------|------------|
| مُرُ | مُرِي | سَامُرُ | كَلَا | شَتْمًا | سَلُّ | ثِقُ |
| لَا تَتَّخِذْ | زِنُ | زِنِي | ضَعُوا | هَبْ | عَدِي | دَلَّ |
| أَدُلُّ | لَا تَهْرُؤَا | يَسْرُ | أَحِبُّ | تُحِبُّ | تَوَكَّلْ | تَفَرُّونَ |

۱. لِي يَا أَبَتِ سَاعَةَ!
۲. هَذَا الشَّيْخَ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟
۳. خَاتَمَكَ.
۴. سَوَارِكَ يَا لَطِيفَةَ!
۵. عَدُوَّكَ وَلِيًّا.
۶. بِنْتِكَ بِالصَّلَاةِ.
۷. هُنَّ بِالصَّلَاةِ.
۸. هَلْ لَكَ عَلَى بَيْتِ الْوَزِيرِ؟
۹. نَعْمَ! نَبِيٌّ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ.
۱۰. كُتِبْكُمْ عَلَى الطَّوَالَةِ.
۱۱. إِلَى أَيْنَ يَا أَوْلَادُ؟
۱۲. أَغْصَانَ الْأَشْجَارِ يَا أَوْلَادُ!
۱۳. أَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرِيْمُ!

۱۴. هَلْ كَ اللَّعْبُ أَمْ التَّعَلُّمُ؟
۱۵. نِي اللَّعْبُ وَالتَّعَلُّمِ كِلَاهُمَا .
۱۶. هَلْ اللَّعْبِ أَمْ التَّعَلُّمِ؟
۱۷. اللَّعْبِ وَالتَّعَلُّمِ كِلَيْهِمَا .
۱۸. بِاللَّهِ وَ..... عَلَيْهِ .
۱۹. اجْلِسْنَا أَنْتُمْآ عَلَى الْمَائِدَةِ وَ..... مِنْ الطَّعَامِ مَا

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

| | |
|--|--|
| ۱- ابا جان! (يَا أَبَتِ) کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟ | ہاں میرے پیارے بیٹے! (يَا بُنَيَّ) میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔ |
| ۲- جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟ | ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں۔ |
| ۳- کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟ | نہیں! آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی۔ |
| ۴- اے میری بہن! تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟ | ہاں! میں نے اپنا کنگن تول تو اسے بیس مثقال پایا۔ |
| ۵- ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے۔ | اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں۔ |
| ۶- میرا خط تمہیں ملا؟ | نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا۔ |
| ۷- کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھہرو گے؟ | ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھہریں گے۔ |

| | |
|---|--|
| <p>۸۔ میں پارساں آپ کے ہاں دہلی میں یہ آپ کی مہربانی ہے۔ تھہرا تھا۔</p> | |
| <p>۹۔ جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟ اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا۔</p> | |
| <p>۱۰۔ میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟ تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو۔</p> | |
| <p>۱۱۔ مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجیے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں) کوئی مضائقہ نہیں، تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔</p> | |
| <p>۱۲۔ تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟ ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں۔</p> | |
| <p>۱۳۔ آج تمہیں کس نے جگایا؟ آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگادیا۔</p> | |

الدَّرْسُ الْحَادِي الثَّلَاثُونَ

الفِعْلُ الْأَجُوفُ

| الأجوف اليائي | | | الأجوف الواوي | | |
|---------------|------------|-----------|---------------|------------|-----------|
| الأمْر | المضارع | الماضي | الأمْر | المضارع | الماضي |
| | يَبِيعُ | بَاعَ | | يَقُولُ | قَالَ |
| | يَبِيعَانِ | بَاعَا | | يَقُولَانِ | قَالَا |
| | يَبِيعُونَ | بَاعُوا | | يَقُولُونَ | قَالُوا |
| | تَبِيعُ | بَاعَتْ | | تَقُولُ | قَالَتْ |
| | تَبِيعَانِ | بَاعَتَا | | تَقُولَانِ | قَالَتَا |
| | يَبِيعَنَّ | بِيعَنَّ | | يَقُولَنَّ | قُلَنَّ |
| بِعُ ☆ | تَبِيعُ | بِعَتْ | قُلُ ☆ | تَقُولُ | قُلْتِ |
| بِيعَا | تَبِيعَانِ | بِعْتُمَا | قُولَا | تَقُولَانِ | قُلْتُمَا |
| بِيعُوا | تَبِيعُونَ | بِعْتُمْ | قُولُوا | تَقُولُونَ | قُلْتُمْ |
| بِيعِي | تَبِيعِينَ | بِعْتِ | قُولِي | تَقُولِينَ | قُلْتِ |
| بِيعَا | تَبِيعَانِ | بِعْتُمَا | قُولَا | تَقُولَانِ | قُلْتُمَا |
| بِيعَنَّ | تَبِيعَنَّ | بِعْتُنَّ | قُلَنَّ | تَقُولَنَّ | قُلْتُنَّ |
| | أَبِيعُ | بِعْتُ | | أَقُولُ | قُلْتُ |
| | نَبِيعُ | بِعْنَا | | نَقُولُ | قُلْنَا |

☆ تمہیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

۱۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ کہاں تغیر ہوا ہے، اور کیسا تغیر ہوا ہے؟

اول سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے بچا ہو۔

پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق نظر آئے گا کہ واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔

مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدہ تعلیل نمبر (۳) اور نمبر (۵) کے مطابق تغیر نظر آئے گا۔ (دیکھو سبق ۲۷)

امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ اسی سے بنایا جاتا ہے۔

۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان صیغوں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے، جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بَعْنَ سے آخر تک الف گرا دیا گیا ہے۔ اور مضارع میں جمع مؤنث غائب اور مخاطب یعنی يَقْلُنَّ اور تَقْلُنَّ میں واو حذف کر دیا گیا ہے، اسی طرح يَبْعَنَّ اور تَبْعَنَّ میں یا گرا دی گئی ہے۔

امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آ رہا ہے: قُلْ اور قُلْنَ اور اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔ تعلیل کے (۱۳) قاعدے درس (۲۷) میں اور دو قاعدے درس (۳۰) میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۶): اجوف کے ماضی، مضارع اور امر میں جہاں کہیں گردان کی وجہ سے یا حالتِ جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں سے درمیانی حرفِ علت

حذف کر دیا جاتا ہے: قُلْنَ، يَقُلْنَ، بَعْنَ، يَبَعْنَ، قُلْ، لَمْ يَقُلْ.

۳۔ ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بَعْنَ کیسے بن گیا؟ بظاہر قُلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیے تھا!

بے شک ہے تو خلاف قیاس، مگر اس کے لیے بھی صرفیوں نے ایک قاعدہ مستنبط کر لیا ہے جو حسب ذیل ہے:

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷): اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین ہو تو جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے فاکلمہ کو ضمہ پڑھا جائے، اور ماضی مکسور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ = قَوْلَ سے قُلْنَ، طَالَ = طَوْلَ سے طُلْنَ، خَافَ = خَوْفَ سے خِفْنَ، مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی پڑھنا چاہیے: بَاعَ = بَيْعَ سے بَعْنَ۔
تنبیہ ۱: یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ، بَعْنَ، خِفْنَ پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲: اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئیں گے، ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں، مگر اصلیت میں الگ الگ ہوں گے۔ یعنی ماضی معروف ہو تو اصل میں قَوْلُنْ، خَوْفُنْ اور بَيْعُنْ ہوں گے، ماضی مجہول ہیں تو اصل میں قَوْلُنْ، خَوْفُنْ اور بَيْعُنْ ہوں گے، اور امر ہیں تو اصل میں اَقُولُنْ، اِخْوَفُنْ اور اَبِيعُنْ سمجھنا چاہیے، عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لیے جاتے ہیں۔

۴۔ قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيلَ، قِيلَا، قِيلُوا، قِيلْتِ، قِيلْتَا، قُلْنَ، قُلْتِ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيفَ، خِيفَا، خِيفُوا الخ اور بَاعَ سے بَيْعَ، بَيْعَا الخ۔

۵۔ يَقُولُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ، يُقَالَانِ، يُقَالُونَ، تُقَالُ، تُقَالَانِ، يُقُلْنَ الخ۔

يُخَافُ سے يُخَافُ، يُخَافَانِ، يُخَافُونَ، تُخَافُ، تُخَافَانِ، يُخَفْنَ إلخ.

يَبِيعُ سے يُبَاعُ، يُبَاعَانِ، يُبَاعُونَ، تُبَاعُ، تُبَاعَانِ، يُبَعْنَ إلخ.

۶۔ مضارع منفی بہ لم: لَمْ يَقُلْ، لَمْ يَقُولَا، لَمْ يَقُولُوا، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ يَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقُولُوا، لَمْ تَقُولِي، لَمْ تَقُولَا، لَمْ تَقُلْنَ، لَمْ أَقُلْ، لَمْ نَقُلْ.

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (در اصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (در اصل بَايِعٌ)

۸۔ اسم مفعول: مَقُولٌ (در اصل مَقُوُولٌ) مِيعٌ (در اصل مِیِوُوعٌ) مَخُوفٌ (در اصل مَخُوُوفٌ)

تنبیہ ۳: باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو، حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف کبیر تم بناو:

| الماضي | المضارع | الأمر | اسم الفاعل | اسم المفعول | المصدر |
|--------------|-------------|-----------|-------------|-------------|---------------|
| ۱۔ أَدَارَ | يُدِيرُ | أَدِرْ | مُدِيرٌ | مُدَارٌ | إِدَارَةٌ ۱ |
| ۲۔ دَوَّرَ | يُدَوِّرُ | دَوِّرْ | مُدَوِّرٌ | مُدَوَّرٌ | تَدْوِيرٌ ۲ |
| ۳۔ دَاوَرَ | يُدَاوِرُ | دَاوِرْ | مُدَاوِرٌ | مُدَاوَرٌ | مُدَاوِرَةٌ ۳ |
| ۴۔ تَدَوَّرَ | يَتَدَوَّرُ | تَدَوَّرْ | مُتَدَوِّرٌ | مُتَدَوَّرٌ | تَدَوَّرٌ ۴ |
| ۵۔ تَدَاوَرَ | يَتَدَاوِرُ | تَدَاوِرْ | مُتَدَاوِرٌ | مُتَدَاوَرٌ | تَدَاوِرٌ ۵ |

۱۔ پھرانا ۲۔ گول بنانا ۳۔ کسی کے ساتھ چکر کھانا ۴۔ گول ہونا ۵۔ کسی کے ساتھ گول گول پھرنا

| المصدر | اسم المفعول | اسم الفاعل | الأمر | المضارع | الماضي |
|-----------------|-------------|-------------|--------------------------------|-------------|-----------------|
| انْقِيَاءٌ ۱ | مُنْقَأٌ | مُنْقَأٌ | انْقُدْ | يَنْقَأُ | ۲- انْقَادَ |
| اِقْتِيَاءٌ ۳ | مُقْتَأٌ | مُقْتَأٌ | اِقْتُدْ | يَقْتَأُ | ۷- اِقْتَادَ |
| اِسْوَدَاءٌ ۳ | مُسْوَدٌ | مُسْوَدٌ | اِسْوَدِّ يَا اِسْوَدِّدْ | يَسْوَدُّ | ۸- اِسْوَدَّ |
| اِسْوِيْدَاءٌ ۳ | مُسْوَادٌ | مُسْوَادٌ | اِسْوَادِّ يَا اِسْوَادِّدْ | يَسْوَادُّ | ۹- اِسْوَادَّ |
| اِسْتِدَارَةٌ ۵ | مُسْتَدَارٌ | مُسْتَدِيرٌ | اِسْتَدِرْ | يَسْتَدِيرُ | ۱۰- اِسْتَدَارَ |

تنبیہ ۴: باب (۶، ۷، ۸ اور ۹) میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَأٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوْدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوْدٌ ہوگا۔

تنبیہ ۵: دیکھو اَذَارَ کا مصدر اِذَارَةٌ اور اِسْتَدَارَ کا اِسْتِدَارَةٌ آیا ہے جو اصل میں اِذْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتَدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے: اَفَادَ سے اِفَادَةٌ، اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَةٌ۔

تنبیہ ۶: اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی، اصل میں فرق ہوگا:

اَغَارَ ۱ = اَغْيَرَ، اِسْتَخَارَ ۲ = اِسْتَخَيْرَ

۱ مطیع ہونا ۲ مطیع ہونا ۳ سیاہ ہونا ۴ سیاہ ہونا ۵ گول ہونا

۶ غیرت دلانا ۷ بہتری چاہنا

سلسلہ الفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ: بعض افعال کے سامنے قوس میں ”واو“ یا ”یا“ لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے۔ (دیکھو ہدایات نمبر ۵)

| | |
|--|---|
| اَرَادَ (ا-و) ارادہ کرنا، چاہنا | اَصَّاعَ (ا-ی) ضائع کرنا |
| اَطَاعَ (ا-و) اطاعت کرنا (۱۰) کر سکتا، طاقت رکھنا | اَطَالَ (ا-و) دراز کرنا |
| اَصَابَ (ا-و) مصیبت آنا، لگ جانا، درست کہنا یا کرنا | اَفَادَ (ا-ی) فائدہ دینا، اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا |
| اَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰-و) مدد چاہنا | بَاتَ (ض، ی) رات گزارنا |
| جَالَ (ن، و) تگ و دو کرنا | مَالَ (ض، ی) (إِلَيْهِ) کسی کی طرف مائل ہونا، (عَنْهُ) کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا |
| خَانَ (ن، و) خیانت کرنا | شَاءَ (ف، ی) چاہنا |
| شَاعَ (ض، ی) شائع ہونا (۱) شائع کرنا | شَافَ (ن، و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں اَنْظُرُ کی جگہ شَفَّ عام طور پر بولا جاتا ہے) |
| شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا | صَلَحَ (ک) سدھرنا (۱) سدھارنا |
| صَانَ (ن، و) بچانا | فَازَ (ن، و) (بہ) حاصل کر لینا، کامیاب ہونا |
| فَسَدَ (ن) بگڑ جانا، خراب ہو جانا (۱) بگاڑنا، فساد پھیلانا | قَامَ (ن، و) کھڑا ہونا، تیار ہونا (۱) قیام کرنا، ٹھہرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا، ٹھیک سیدھا ہو جانا |

| | |
|--|---|
| نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا | نَالَ (س، ی) پانا، حاصل کرنا |
| نَاوَلَ (و، ۳) دینا، ہاتھ بڑھا کر دینا | نَامَ (س، و) سونا |
| حَاشَ لِلَّهِ ایک طرح کی قسم ہے | |
| الَّةُ آلہ، ہتھیار | أُولُو الْأَمْرِ (أُولُو جمع ہے ذُو کی) حکومت والے (أُولِي الْأَمْرِ حالتِ نصیبی و جری میں) |
| بَقَاءُ زندگی | حَرًّا یا حَرَارَةً گرمی |
| حَسَنَةٌ نیکی | حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لیے) |
| الِدَارُ الْأُخْرَى دوسری دنیا | ذُو بَالٍ اہمیت والا |
| سَلْطَنَةٌ غلبہ، حکومت | عَرَضٌ آبرو |
| عُسْرٌ سختی، تنگی | كَأْسٌ گلاس، پیالہ |
| كَذِبٌ جھوٹ، جھوٹی بات | مُنِيَّةٌ (جَمُنَى) آرزو |
| مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ | يُسْرٌ آسانی، فراخی |

مشق نمبر ۳۱

۱. مَتَى جِئْتَ هَهُنَا؟
۲. جِئْتُ مِنْذُ سَاعَتَيْنِ.
۳. جِئْ بِأَخِيكَ فَإِنِّي مُشْتَاقٌ إِلَى رُؤْيَتِهِ.
۴. جِئْنَاكَ أَمْسٍ بِهِ وَلَمْ نَجِدْكَ.
۵. يَا أَحْمَدُ! هَلْ شَفَّتْ هَذَا الْكِتَابَ؟
۶. لَا! مَا شَفَّتُهُ، سَأَشُوفُهُ الْيَوْمَ.

۷. شَفُّ وَاقْرَأْ، وَرُدِّهِ عَلَيَّ غَدًا.
۸. هَلْ بَعَثَ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ؟
۹. لَمْ أَبْعَهُ وَلَنْ أَبِيعَهُ.
۱۰. هَلْ تُرِيدُ أَنْ أَقُولَ لَكَ الْحَقَّ؟
۱۱. أَلَمْ أَقُلْ لَكَ أَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِي مُرَادِكَ؟
۱۲. أَعِدْ سُؤَالَكَ لِأَفْهَمَ مَا تَقُولُ.
۱۳. فِي الْإِعَادَةِ اسْتِفَادَةٌ.
۱۴. أَفَدْتَنَا إِفَادَةً عَظِيمَةً.
۱۵. مَنْ جَالَ نَالَ.
۱۶. مَا نَدِمَ مَنْ اسْتَخَارَ.
۱۷. هَذِهِ أَلَّةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَيُقَالُ لَهَا: مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ.
۱۸. نَمَّ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَتَقَطَّ أَوَّلَ الصَّبَاحِ.
۱۹. لَا تَنَمَّ بَعْدَ الْعَصْرِ.
۲۰. أُرِيدُ أَنْ أُقِيمَ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا نَحْوَ سَنَةٍ.
۲۱. هَذَا الرَّجُلُ مُدِيرُ الْجَرِيدَةِ.
۲۲. إِخْوَانِي! إِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تَكُونُوا لَكُمْ سُلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ، فَاتَّخِذُوا وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ فِي جَمِيعِ الْأُمُورِ، لَيْسَتْ خَلْفَنُكُمْ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ.

نَصِيحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ

۲۳. أَيُّهَا الْوَالِدُ النَّجِيبُ! ^۱ ائْمِنْ بِاللَّهِ وَاسْتَقِمَّ، وَأَطِعْهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ،

۱ یہ من موصول ہے یعنی "جو" ۲ نیجر ۳ شریف

وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ فِي سَبِيلِهِ، وَاسْتَعِزْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْ بِهِ مِنَ الشَّرِّ، وَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ. وَاحْفَظْ لِسَانَكَ، إِنَّ صُنْتَهُ صَانِكَ وَإِنْ خُنْتَهُ خَانَكَ. وَدُمٌّ مَائِلًا إِلَى الْعُلُومِ النَّافِعَةِ، وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ، لِتَفُوزَ الْمُنَى وَتَنَالَ الْعُلَى، ^۳ أَطَالَ ^۴ اللَّهُ بِقَانِكَ لِطَاعَتِهِ وَخِدْمَةِ عِبَادِهِ. وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ إِنْ قَبِلْتَ نَصِيحَتِي، وَالنَّصِيحُ أَوْلَىٰ مَا تَبَاعُ وَيُوهَبُ.

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ.
۲. قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا ^۵ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ.
۳. قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا.
۴. قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا.
۵. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ.
۶. قَالُوا سَمِعْنَا فَتَىٰ ^۶ يَذُكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ.
۷. وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ^۷ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ.
۸. يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.
۹. إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ.
۱۰. لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ.
۱۱. أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمَشْرِكِينَ.
۱۲. أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ.

۱۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ.
۱۴. أَيَّاكَ نَعْبُدُ وَأَيَّاكَ نَسْتَعِينُ.
۱۵. لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى.
۱۶. إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ اگر تو تگ و دو کرے گا تو کامیاب ہوگا۔
- ۲۔ وہ اپنی کتاب بیچتا ہے۔
- ۳۔ وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے۔
- ۴۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق (سچی بات) کہیں۔
- ۵۔ کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہرگز نہیں آئے گا!
- ۶۔ اس نے اپنے سوال کو دہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لوں۔
- ۷۔ ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔
- ۸۔ مسلمان موت سے نہیں ڈرتا۔
- ۹۔ جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر، اس نے کہا: میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں۔
- ۱۰۔ ہم انکے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں۔
- ۱۱۔ کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟
- ۱۲۔ نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا۔
- ۱۳۔ اپنی آبرو کو بچاؤ اگرچہ تمہارا مال ضائع ہو جائے۔
- ۱۴۔ تو اپنی اس گائے کو مت بیچ، کیونکہ اس کا دودھ تیرے لیے فائدہ مند ہے۔

۱۵۔ اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

۱۶۔ اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو۔

۱۷۔ اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں۔

۱۸۔ جاہلوں کی اطاعت مت کرو۔

۱۹۔ ہم نے اس مسئلہ میں علما سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ پر کرو

| | | | | |
|---------|--------------|---------------|-------------|-----------|
| بَاعَ | ذُرْتُ | جَاءَ نَبِيٌّ | تَشِيعُ | قُمْتُ |
| بِتْنًا | فَاسْتَخِرُّ | دَوَّرْتُ | لَا أَقُولُ | أَعَادْتُ |

۱. البَارِحَةَ عِنْدَ عَمَّنَا فِي حَيْدَرَا بَاد.

۲. إِلَّا الْحَقَّ.

۳. مِنْ أَيْنَ..... هَذِهِ الْجَرِيدَةُ؟

۴. إِذَا أَرَدْتُ أَمْرًا ذَا بَالٍ..... بِاللَّهِ.

۵. مَكْتُوبٌ مِنْ أُمِّي فَكَتَبْتُ جَوَابَهُ.

۶. جَاءَ نَبِيُّ الْأُسْتَاذِ وَ..... احْتِرَامًا لَهُ.

۷. سَوَّالَهَا لِأَفْهَمَ مَا تَقُولُ.

۸. أَخِي حِصَانًا أَحْمَرَ اللَّوْنِ.

۹. أُخْتِي الدُّوَامَةُ فَدَارَتْ سَرِيعًا.

۱۰. حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ. (اپنے سفید گھوڑے کو نہ پیو)۔

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی

وجہ سے یا حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدی۔

(حِصَانٌ) اسم نکرہ، واحد، مذکر، معرب، جامد۔

(كَ) اسم، ضمیر مجرور متصل، واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتح پر۔

(الْأَبْيَضَ) اسم صفت، معرف باللام، واحد، مذکر، معرب، مشتق۔

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں أَنْتَ کی ضمیر مستتر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل

نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفع میں سمجھا جائے گا۔

(حِصَانٌ) مفعول ہے، اس لیے منصوب ہے۔

(كَ) مضاف الیہ ہے، اس لیے حالت جری میں سمجھا جاتا ہے۔

(الْأَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل

کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالثَّلَاثُونَ

الفِعْلُ الناقص

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت ہو، گردانیں دیکھو:

تصريف الفعل الماضي من الناقص

| الواوي | اليائي | الواوي | اليائي | الواوي | اليائي |
|------------------------|------------------------|-------------------------|-------------------------|---------------------------|---------------------------|
| دَعَا ^ك (ن) | رَمَى ^ض (ز) | سَرَوْ ^ك (ك) | لَقِيَ ^س (س) | ارْتَضَى ^ه (ذ) | التَّقَى ^ل (ذ) |
| دَعَوْا | رَمَوْا | سَرَوْا | لَقُوا | ارْتَضَوْا | التَّقَوْا |
| دَعَتْ | رَمَتْ | سَرَوَتْ | لَقِيَتْ | ارْتَضَتْ | التَّقَتْ |
| دَعَتَا | رَمَتَا | سَرَوَتَا | لَقِيَتَا | ارْتَضَتَا | التَّقَتَا |
| دَعَوْنَ | رَمِينَ | سَرُونِ | لَقِينِ | ارْتَضِينِ | التَّقِينِ |
| دَعَوَتْ | رَمِيَتْ | سَرَوَتْ | لَقِيَتْ | ارْتَضَيْتِ | التَّقِيَتْ |
| دَعَوْتُمَا | رَمَيْتُمَا | سَرَوْتُمَا | لَقَيْتُمَا | ارْتَضَيْتُمَا | التَّقَيْتُمَا |
| دَعَوْتُمْ | رَمَيْتُمْ | سَرَوْتُمْ | لَقَيْتُمْ | ارْتَضَيْتُمْ | التَّقَيْتُمْ |

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتُ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا۔
اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

۱۔ اس نے بلایا۔ ۲۔ اس نے پھینکا۔ ۳۔ وہ شریف ہوا۔ ۴۔ اس نے ملاقات کی۔
۵۔ اس نے پسند کیا۔ ۶۔ آئے سامنے ہو۔

تنبیہ ۱: اوپر تین گردانیں ناقصِ واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں، ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔ اِرْتَضَىٰ اصل میں اِرْتَضَوْا ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقصِ واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد مذکر، جمع مذکر اور واحد مؤنث وثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے۔ مگر سَرُوا اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱) واو اور یا کو الف سے بدل دیا گیا ہے دَعَوَا سے دَعَا، رَمَى سے رَمَى وغیرہ۔

تنبیہ ۲: ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے: دَعَا، عَفَا، اور مزید میں یا کی شکل میں: اِرْتَضَىٰ، اور یا کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ یا کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَى، اِلْتَقَىٰ، مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اسکو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

۲۔ جمع مذکر غائب میں واو اور یا کو حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۶ و ۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوْوَا سے دَعَوَا، رَمَيُوَا سے رَمَوْا، سَرَوْوَا سے سَرَوْا، لَقِيُوَا سے لَقُوا، اِرْتَضِيُوَا سے اِرْتَضَوْا، اِلْتَقِيُوَا سے اِلْتَقَوْا۔

۳۔ واحد اور ثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے: دَعَعَتْ، دَعَعَتْا۔

۴۔ ماضی مجہول میں واو کے ماقبل کسرہ آ جاتا ہے اس لیے واو کو یا سے بدل دیا جاتا

ہے: دُعُو سے دُعِي، دُعِيَا، دُعُوا، دُعِيَت، دُعِيَتَا، دُعِين، دُعِيَتِ الْخ
اسی طرح رُمِي سے رُمِيَا، رُمُوا، رُمِيَتِ الْخ.

دیکھو۔ مچھول میں ناقصِ واوی اور یائی ہم شکل ہو جاتے ہیں۔

تصريف المضارع المعروف من الناقص

| الواوي | اليائي | الواوي | اليائي | الواوي | اليائي |
|----------------|----------------|----------------|----------------|------------------|------------------|
| يَدْعُو | يَرْمِي | يَسْرُو | يَلْقَى | يَرْتَضِي | يَلْتَقِي |
| يَدْعُوَانِ | يَرْمِيَانِ | يَسْرُوَانِ | يَلْقِيَانِ | يَرْتَضِيَانِ | يَلْتَقِيَانِ |
| يَدْعُوْنَ (م) | يَرْمُوْنَ | يَسْرُوْنَ (م) | يَلْقُوْنَ | يَرْتَضُوْنَ | يَلْتَقُوْنَ |
| تَدْعُو | تَرْمِي | تَسْرُو | تَلْقَى | تَرْتَضِي | تَلْتَقِي |
| تَدْعُوَانِ | تَرْمِيَانِ | تَسْرُوَانِ | تَلْقِيَانِ | تَرْتَضِيَانِ | تَلْتَقِيَانِ |
| يَدْعُوْنَ (م) | يَرْمِيْنَ | يَسْرُوْنَ (م) | يَلْقِيْنَ | يَرْتَضِيْنَ | تَلْتَقِيْنَ |
| تَدْعُو | تَرْمِي | تَسْرُو | تَلْقَى | تَرْتَضِي | تَلْتَقِي |
| تَدْعُوَانِ | تَرْمِيَانِ | تَسْرُوَانِ | تَلْقِيَانِ | تَرْتَضِيَانِ | تَلْتَقِيَانِ |
| تَدْعُوْنَ (م) | تَرْمُوْنَ | تَسْرُوْنَ (م) | تَلْقُوْنَ | تَرْتَضُوْنَ | تَلْتَقُوْنَ |
| تَدْعِيْنَ | تَرْمِيْنَ (م) | تَسْرِيْنَ | تَلْقِيْنَ (م) | تَرْتَضِيْنَ (م) | تَلْتَقِيْنَ (م) |
| تَدْعُوَانِ | تَرْمِيَانِ | تَسْرُوَانِ | تَلْقِيَانِ | تَرْتَضِيَانِ | تَلْتَقِيَانِ |
| تَدْعُوْنَ (م) | تَرْمِيْنَ (م) | تَسْرُوْنَ (م) | تَلْقِيْنَ (م) | تَرْتَضِيْنَ (م) | تَلْتَقِيْنَ (م) |
| أَدْعُو | أَرْمِي | أَسْرُو | أَلْقَى | أَرْتَضِي | أَلْتَقِي |
| نَدْعُو | نَرْمِي | نَسْرُو | نَلْقَى | نَرْتَضِي | نَلْتَقِي |

تنبیہ ۳: اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم تشابہ ہیں ان کے سامنے (م) لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو، معلوم ہوگا کہ چاروں تنبیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے۔

۱۔ دیکھو! مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور یا کو حسب قاعدہ لتعلیل نمبر (۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: يَلْقَى سے يَلْقَى، يَرْضُو سے يَرْضَى، يَدْعُو سے يَدْعُو، يَرْمِي سے يَرْمِي.

یہی تغیر ان تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز^۱ سے خالی ہیں: تَدْعُو، اَدْعُو، نَدْعُو. تَرْمِي، اَرْمِي، نَرْمِي. تَلْقَى، اَلْقَى، نَلْقَى.

تنبیہ ۴: يَرْضَى کی گردان يَلْقَى کی جیسی ہوتی ہے۔

۲۔ جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علت حذف کر دیا گیا ہے، حسب قاعدہ لتعلیل نمبر (۷) اور (۶): يَدْعُوْنَ سے يَدْعُونَ، تَدْعُوْنَ سے تَدْعُونَ، يَرْمِيْنَ سے يَرْمُونَ، يَلْقِيْنَ سے يَلْقُونَ.

۳۔ واحد مؤنث حاضر میں اُوِي اور اِيِي سے اِيِي بن گیا ہے اور اِيِي سے اِيِي ہو گیا ہے: تَدْعُوِيْنَ سے تَدْعِيْنَ، تَرْمِيِيْنَ سے تَرْمِيْنَ، تَلْقِيِيْنَ سے تَلْقِيْنَ، تَرْتَضِيِيْنَ اور تَلْتَقِيِيْنَ سے تَرْتَضِيْنَ، تَلْتَقِيْنَ.

۱۔ فعل کے آخر میں جو حرف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لیے لگے ہیں وہ سب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں کوئی علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

۴۔ مجہول میں ناقصِ واوی اور یائی، ہم شکل ہو جاتے ہیں: يُدْعَى، يُدْعِيَانِ، يُدْعُونَ، تُدْعَى، تُدْعِيَانِ، يُدْعَيْنِ إلخ اسی طرح يُرْمَى وغیرہ ہے۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۰

| | |
|---------------------------------------|---|
| أَتَى (ض، ی) آنا (۱=اتی) دینا | أَجَابَ (ا-و) جواب دینا، قبول کرنا |
| أَصَابَ (ا-و) پہنچنا، لگ جانا، آڑنا | اِشْتَرَى (ی-ے) خریدنا |
| أَعْطَى (ی-ا) دینا، عطا کرنا | بَقِيَ (س، ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا |
| بَكَى (ض، ی) رونا (ا) رُلانا | بَلَا (ن، و) بتلا کرنا، آزمانا |
| بَنَى (ض، ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا | خَشِيَ (س، ی) ڈرنا |
| خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا | خَلَا (ن، و) خالی ہونا، گزر جانا (- إِلَيْهِ، بِهِ، مَعَهُ) کسی سے تنہائی میں ملنا |
| ذَرَى (ض، ی) جاننا (ا) بتلانا | ذَعَا (ن، و) بلانا (لَهُ) کسی کے لیے دعائے خیر کرنا، (عَلَيْهِ) بددعا کرنا |
| رَضِيَ (س، ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا | سَقَى (ض، ی) پلانا |
| سَمِيَ (و-۲) نام رکھنا | عَفَا (ن، و) مٹ جانا (عَنْهُ) معاف کرنا |
| كَفَى (ض، ی) کافی ہونا، پچالینا | بُنْدَقَةٌ (گولی) بندوق کی |
| رُعِبَ دھاک، دبدبہ | سَهْمٌ تیر، حصہ |
| شَتَّى متفرق، مختلف | طَهُورٌ بہت پاک |
| فَصٌّ (جد فصوص) گینہ | قُنْبَلَةٌ (جد قنابل) بم گولے |
| مَزْرَعَةٌ (جد مزارع) کھیتی | |

مشق نمبر ۳۲

۱. دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ فَاتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَاتَاهُ خَاتَمًا فِي فَصِّهِ الْمَاسِ بِهِ.
۲. كُنْتُ دَعَوْتُ الْأُسْتَاذَ إِلَى الطَّعَامِ فَمَا أَجَابَ.
۳. أَرْضَى حَامِدٌ أَبَاهُ بِخِدْمَتِهِ فَدَعَا لَهُ.
۴. مَا كَانَتْ أُمُّ جَعْفَرَ رَاضِيَةً عَنْهُ فَدَعَتْ عَلَيْهِ.
۵. رَمَى هَاشِمٌ السَّهْمَ إِلَى الْأَسَدِ فَأَصَابَهُ وَمَاتَ حَالًا.
۶. لِمَاذَا تَبَكَّيْنِ يَا بِنْتُ مَا أَبْكَاكِ؟
۷. كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِي الْحِجَارَةَ فِي جِهَاتِ شَتَى إِذَا [نَاغِبًا] أَصَابَتْ حَجْرَةً أَخَاهُ الصَّغِيرَ فَقَعَدَ يَبْكِي.
۸. مَا بَقِيَ لَهُ عُذْرٌ.
۹. مَا (استفهامیہ) أَبَقِيَتْ لِنَفْسِكَ؟
۱۰. كَفَانِي مَا (موصولہ=جو) أَعْطَانِي اللَّهُ مِنَ الْمَالِ.
۱۱. بَقِيَتْ الْأُمُورُ عَلَى حَالِهَا.
۱۲. عَفَّتِ الدِّيَارُ فِي أُورُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَةِ.
۱۳. عَفَوْنَا عَنْهُ.
۱۴. عَفَا اللَّهُ عَنْكَ.
۱۵. عَفِيَ عَنْهُ.
۱۶. أَنَا أَخُوكَ فَاتَيْنَا كِتَابًا وَمِحْبَرَةً.

١٧. تِلْكَ الْبَسَاتِينُ تُسْقَى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ .
١٨. هَلْ تَدْرِي كَمْ يَوْمًا مَضَى مِنْ أَيَّامِ هَذَا الشَّهْرِ؟
١٩. لَا أَذْرِي يَا سَيِّدِي! لَكِنِّي أَظُنُّ أَنَّ الْيَوْمَ يَكُونُ التَّارِيخُ الْعَاشِرُ .
٢٠. دُعِيتُ الْيَوْمَ إِلَى الْأَمِيرِ .
٢١. سُمِّيتُ بِنْتَهُ بَرِيذَبَ .
٢٢. أَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِي الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِي بُنِيَ بِأَمْرِ السُّلْطَانِ شَاهِ جَهَانَ فِي دِهْلِي وَمِنْ عَجَائِبِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ الْمُسَمَّاةُ بـ "التَّاج محل" في الكره الَّتِي بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمُوصُوفُ ﷺ .
٢٣. رَضِينَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِينَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَإِنَّ الْمَالَ يَفْنِي عَنْ قَرِيبٍ وَإِنَّ الْعِلْمَ يَبْقَى لَا يَزَالُ ١

مِنَ الْقُرْآنِ

١. وَسَقَطَهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا .
٢. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ، ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ .
٣. إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ .
٤. سَنَلْقَى فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ .
٥. وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا، وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ، إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ .
٦. مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ .

۷. وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ .
۸. فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .
۹. وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ .
۱۰. وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا .
۱۱. إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ .
۱۲. إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۗ

عربی میں ترجمہ

- ۱۔ میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی۔
- ۲۔ ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لیے بلایا تو انھوں نے ہماری دعوت قبول کر لی۔
- ۳۔ پیر صاحب (شیخ) نے میرے لیے دعا (دعائے خیر) کی۔
- ۴۔ اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی۔
- ۵۔ حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا۔
- ۶۔ اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے! تجھے کس نے رُلا یا؟
- ۷۔ اب اس (عورت) کے لیے کچھ مال باقی نہیں رہے گا۔
- ۸۔ تم اپنے بھائی کے لیے کیا باقی رکھو گے؟
- ۹۔ ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا۔

۱۔ اس جملے میں لفظ الْجَنَّة مبتدا ہے، اگرچہ مؤخر ہے، پھر بھی اُن کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَّهُمْ خبر

- ۱۰۔ اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا۔
 ۱۱۔ یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا۔
 ۱۲۔ ہماری کھیتیاں بارش کے پانی سے سیراب کی جاتی ہیں۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی و نحوی کرو

دَعَا الرَّشِيدُ أَبَا الْفَضْلِ إِلَى بَيْتِهِ. (رشید نے ابوالفضل کو اپنے گھر بلایا)۔

تحلیل صرفی اس طرح:

(دَعَا) فعل ماضی معروف، صیغہ واحد مذکر غائب، از قسم ناقص واوی دراصل دَعَاوُ،
 قاعدہ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے، ثلاثی مجرد۔

(الرَّشِيدُ) حرف تعریف ہے، (رشید) اسم صفت، مشتق ہے رَشَدَ (سمجھ دار ہونا)
 سے، مگر یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسم صحیح، کیونکہ اس کے حروفِ اصلیہ میں کوئی حرف
 علت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں، معرب ہے۔

(أَبَا) اسم جامد، واحد مذکر از قسم ناقص، کیونکہ اصل میں أَبُو ہے، واو حذف کر کے أَبٌ
 بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصی میں ہے اس لیے أَبَا پڑھا جاتا ہے، معرب۔

(الْفَضْلُ) اسم مصدر ہے، یہاں اسم علم ہے، واحد مذکر از قسم صحیح، معرب۔

(إِلَى) حرف جر، مبنی۔

(بَيْتِهِ) اسم، واحد مذکر نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا
 ہے، از قسم اجوف کیونکہ درمیانی حرف یا ہے، معرب ہے۔

(۵) ضمیر مجرور، واحد مذکر غائب، مبنی۔

تحلیل نحوی اس طرح:

- (دَعَا) فعل ماضی، بنی (الرَّشِيدُ) فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔
 (أَبَا) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے اس لیے اس کا نصب الف سے آیا ہے۔ (دیکھو سبق ۱۱-۲)
- (الْفَضْلِ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔
 (إِلَى) حرف جار۔
 (بَيْتِ) مجرور۔
- (۵) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے (بَيْتِ) کا، اس لیے وہ حالتِ جری میں ہے۔ جارو مجرور مل کر متعلق فعل۔
 فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الدَّرْسُ الثَّلَاثُونَ

أفعال الناقصة مع عواملها الجازمة والناصبه

| الأمر الحاضر من الناقص | | | المضارع المجزوم من الناقص | | |
|------------------------|-----------|----------|---------------------------|-----------------|----------------|
| | | | لَمْ يَلْقَ | لَمْ يَرْمِ | لَمْ يَدْعُ |
| | | | لَمْ يَلْقِيَا | لَمْ يَرْمِيَا | لَمْ يَدْعُوا |
| | | | لَمْ يَلْقُوا | لَمْ يَرْمُوا | لَمْ يَدْعُوا |
| | | | لَمْ تَلَقَ | لَمْ تَرْمِ | لَمْ تَدْعُ |
| | | | لَمْ تَلْقِيَا | لَمْ تَرْمِيَا | لَمْ تَدْعُوا |
| | | | لَمْ يَلْقَيْنِ | لَمْ يَرْمَيْنِ | لَمْ يَدْعُونِ |
| الْقَى | ارْمَى | ادْعَى | لَمْ تَلَقَ | لَمْ تَرْمِ | لَمْ تَدْعُ |
| الْقِيَا | ارْمِيَا | ادْعُوا | لَمْ تَلْقِيَا | لَمْ تَرْمِيَا | لَمْ تَدْعُوا |
| الْقُوا | ارْمُوا | ادْعُوا | لَمْ تَلْقُوا | لَمْ تَرْمُوا | لَمْ تَدْعُوا |
| الْقِي | ارْمِي | ادْعِي | لَمْ تَلْقِي | لَمْ تَرْمِي | لَمْ تَدْعِي |
| الْقِيَا | ارْمِيَا | ادْعُوا | لَمْ تَلْقِيَا | لَمْ تَرْمِيَا | لَمْ تَدْعُوا |
| الْقَيْنِ | ارْمَيْنِ | ادْعُونِ | لَمْ تَلْقَيْنِ | لَمْ تَرْمَيْنِ | لَمْ تَدْعُونِ |
| | | | لَمْ أَلَقْ | لَمْ أَرْمِ | لَمْ أَدْعُ |
| | | | لَمْ نَلَقْ | لَمْ نَرْمِ | لَمْ نَدْعُ |

تنبیہ: حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے مگر جمع

مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

| المضارع المنصوب من الناقص | | المضارع المؤكد من الناقص | |
|---------------------------|----------------|--------------------------|---------------|
| لَنْ يَدْعُوَ | لَنْ يَرْمِيَ | لَنْ يَلْقَى | لَيَدْعُونَ |
| لَنْ يَدْعُوا | لَنْ يَرْمِيَا | لَنْ يَلْقَيَا | لَيَلْقِيَانِ |
| لَنْ يَدْعُوا | لَنْ يَرْمُوا | لَنْ يَلْقُوا | لَيَلْقُونَ |
| لَنْ تَدْعُوَ | لَنْ تَرْمِيَ | لَنْ تَلْقَى | لَتَدْعُونَ |
| لَنْ تَدْعُوا | لَنْ تَرْمِيَا | لَنْ تَلْقَيَا | لَتَلْقِيَانِ |
| لَنْ يَدْعُونَ | لَنْ يَرْمِينَ | لَنْ يَلْقَيْنَ | لَيَدْعُونَا |
| لَنْ تَدْعُوَ | لَنْ تَرْمِيَ | لَنْ تَلْقَى | لَتَدْعُونَ |
| لَنْ تَدْعُوا | لَنْ تَرْمِيَا | لَنْ تَلْقَيَا | لَتَدْعُونَا |
| لَنْ تَدْعُوا | لَنْ تَرْمُوا | لَنْ تَلْقُوا | لَتَلْقُونَ |
| لَنْ تَدْعِي | لَنْ تَرْمِي | لَنْ تَلْقِي | لَتَدْعِنَّ |
| لَنْ تَدْعُوا | لَنْ تَرْمِيَا | لَنْ تَلْقَيَا | لَتَلْقِيَانِ |
| لَنْ تَدْعُونَ | لَنْ تَرْمِينَ | لَنْ تَلْقَيْنَ | لَتَدْعُونَا |
| لَنْ أَدْعُوَ | لَنْ أَرْمِيَ | لَنْ أَلْقَى | لَأَلْقَيْنَ |
| لَنْ نَدْعُوَ | لَنْ نَرْمِيَ | لَنْ نَلْقَى | لَنَدْعُونَ |

تنبیہ: یَرْمِيَ سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِينَ، لَيَرْمِيَانِ، لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِينَ، لَتَرْمِيَانِ،

لَيَرْمِيَانِ إلخ

۱۔ وہ ہرگز نہیں بلائے گا۔ ۲۔ وہ ہرگز نہیں پھینکے گا۔ ۳۔ وہ ہرگز نہیں ملے گا۔

۴۔ وہ ضروری بلائے گا۔ ۵۔ وہ ضروری ملے گا۔

إِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (در اصل دَاعُوْ)، دَاعِيَانِ، دَاعِيَةٌ، دَاعِيَتَانِ، دَاعِيَاتٌ.

رَمِي سے رَامٍ، لَقِيَ سے لَاقٍ مگر اَل لگایا جائے تو اَلدَّعِي وغيرہ ہوگا۔ (دیکھو سبق ۱۰-۹)

إِسْمُ الْمَفْعُولِ

مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَانِ، مَدْعُوُونَ، مَدْعُوَّةٌ، مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَاتٌ.

رَمِي سے مَرْمِيٌّ، مَرْمِيَانِ اِلخ لَقِيَ سے مَلْقِيٌّ ہوگا۔

إِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعَى (در اصل مَدْعُوْ)، مَدْعِيَانِ.

مَدْعَاةٌ (در اصل مَدْعُوَّةٌ)، مَدْعَاتَانِ، مَدَاعِيٌّ (در اصل مَدَاعُوْ)۔

رَمِي سے مَرْمِيٌّ اور لَقِيَ سے مَلْقِيٌّ ہوگا۔

إِسْمُ الأَلَةِ

مَدْعَى (= مَدْعُوْ)، مَدْعِيَانِ.

مَدْعَاةٌ (= مَدْعُوَّةٌ)، مَدْعَاتَانِ، مَدَاعِيٌّ (= مَدَاعُوْ)۔

مَدْعَاءٌ (= مَدْعَاوْ)، مَدْعَاوَانِ، مَدَاعِيٌّ (= مَدَاعِيوْ)۔

اسی طرح مَرْمِيٌّ اور مَلْقِيٌّ وغيرہ ہوگا۔

إِسْمُ التَّفْضِيلِ

أَدْعَى (= أَدْعُوْ)، أَدْعِيَانِ، أَدْعُونَ يَا أَدَاعِيٌّ.

دُعُوْى يَا دُعِيًّا، دُعُوْيَانِ، دُعُوْيَاتٌ يَا دُعِيٌّ

الصَّرْفُ الصَّغِيرُ مِنَ النَّاقِصِ لِلثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

| الماضی | المضارع | الامر | اسم الفاعل | اسم المفعول | المصدر |
|---------------|-------------|-----------|------------|-------------|-----------------------------|
| ۱. أَلْقَى | يُلْقِي | أَلِقْ | مُلِقٌ | مُلْقَى | إِلْقَاءٌ ۱ |
| ۲. لَقِيَ | يُلْقِي | لِقْ | مُلِقٌ | مُلْقَى | تَلْقِيَةٌ ۲ |
| ۳. لَاقَى | يَلْقِي | لَاقِ | مُلَاقٍ | مُلَاقَى | مُلَاقَاةٌ يَا لِقَاءٌ ۳ |
| ۴. تَلَقَّى | يَتَلَقَّى | تَلَقَّ | مُتَلَقٍّ | مُتَلَقَّى | تَلَقٍّ ۴ |
| ۵. تَلَاقَى | يَتَلَاقَى | تَلَاقِ | مُتَلَاقٍ | مُتَلَاقَى | تَلَاقٍ ۵ |
| ۶. انْقَضَى | يَنْقُضِي | انْقُضْ | مُنْقُضٌ | مُنْقُضَى | انْقِضَاءٌ ۶ |
| ۷. اتَّقَى | يَتَّقِي | اتَّقِ | مُتَّقٍ | مُتَّقَى | اتِّقَاءٌ ۷ |
| ۸. ارْعَوَى | يَرْعَوِي | ارْعَوْ | مُرْعَوٍ | مُرْعَوَى | ارْعَوَاءٌ ۸ |
| ۹. اسْتَلْقَى | يَسْتَلْقِي | اسْتَلِقْ | مُسْتَلِقٌ | مُسْتَلْقَى | اسْتِلْقَاءٌ ۹ |

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں:

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۸): او، ای، اور ائی سے ء ہو جاتا ہے: دَاعِوُ سے دَاعِ، تَلَاقِي (بروزن تَفَاعُل) سے تَلَاقِ.

مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو ائی بن جائے گا: الدَّاعِي، التَّلَاقِي اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِي (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِي سے مَرَامِي.

۱ ڈالنا ۲ کسی کو کوئی چیز دے دینا۔ ۳ ملاقات کرنا ۴ ملنا، سیکھ لینا

۵ آنے سامنے آنا ۶ ختم ہو جانا ۷ آنے سامنے آنا ۸ باز آنا ۹ چت لینا

تنبیہ ۳: ناقص سے ہر ایک اسم فاعل^۱ میں اور باب (۴ اور ۵) کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدہ بتعلیل نمبر (۱۹): اَوْ اور اَيُّ سے ءُ بن جاتا ہے: مَدْعُوُّ سے مَدْعَى (واحد اسم ظرف) مُلْقَى سے مُلْقَى (اسم مفعول از اَلْقَى) **تنبیہ ۴:** ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدہ بتعلیل نمبر (۲۰): اُوئِي سے اِيُّ ہو جاتا ہے، جیسے مَرْمُؤِيٌّ سے مَرْمِيٌّ (اسم مفعول از رَمَى) مَرْضُؤِيٌّ سے مَرْضِيٌّ از رَضِيَ۔ **تنبیہ ۵:** مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدہ بتعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: اِلْقَائِيٌّ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ۔

تنبیہ ۶: ناقص سے باب فَعَلَ کا مصدر بجائے تَفَعَّلَ کے تَفَعَّلَ کے وزن پر آتا ہے: لَقِيَ سے تَلَقِيَّةٌ، سَمَى سے تَسْمِيَّةٌ۔

تنبیہ ۷: ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نَصَرَ، سَمِعَ اور كَرَّمَ سے آیا کرتا ہے: دَعَا يَدْعُو، رَضِيَ يَرْضَى اور سَرُو يَسْرُو اور ناقص يائِي باب ضَرَبَ، فَتَحَ اور سَمِعَ سے آتا ہے: رَمَى يَرْمِي، سَعَى يَسْعَى اور لَقِيَ يَلْقَى۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۱

| | |
|---|-----------------------------|
| بَغِي (ض، ي) چاہنا، بَغِي (س) باغی ہونا | اِبْتَغَى (ع-ي) چاہنا |
| اِنْبَغَى (ي-ع) مناسب ہونا، اس کا مضارع (يَنْبَغِي) ہی کثیر الاستعمال ہے۔ | اِسْتَجَابَ (و-ا) قبول کرنا |

| | |
|--|--|
| بَلَّغَ (۲) پہنچا دینا | بَالَى (۳-۵) پرواہ کرنا |
| تَمَنَّى (۲-۵) آرزو کرنا | تَحَابَّ (۵) باہم محبت رکھنا |
| صَبَّحَ (۲) صبح کا سلام کرنا، یعنی صَبَّحَكَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ کہنا | سَعَى (ف، ی) کوشش کرنا، دوڑنا |
| قَضَى (ض، ی) حکم کرنا، فیصلہ کرنا | صَلَّى (۲-۵) نماز پڑھنا (عَلَيْهِ) درود پڑھنا، رحمت بھیجنا |
| مَسَى (۲-۵) شام کا سلام کرنا، یعنی مَسَاكَ اللَّهُ بِالْخَيْرِ کہنا | لَاقَى (۳-۵) ملاقات کرنا، سامنے آنا |
| مَضَى (۲-۵) گزارنا | مَشَى (ض، ی) چلنا |
| نَهَى (ف، ی) روکنا، منع کرنا (۷) رک جانا | نَادَى (۳-۵) پکارنا، منادی کرنا |
| أَبْلَقُ چٹلا | هَدَى (ض، ی) ہدایت کرنا، ٹھیک راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا، ٹھیک راہ پر چلنا (۱) ہدیہ دینا (۵) باہم ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا |
| بِيعُ (مصدر ہے بَاعَ کا) بیچنا، خرید و فروخت | مُنِيَّةٌ خواہش، آرزو |
| جَبَهَةٌ پیشانی | تَهْلِكَةُ ہلاکی |
| عَسَى غالباً، امید ہے | رَخِيصٌ سستا |
| غَايَةٌ انتہا | غَالٍ مہنگا |
| مَرَحًا اتراتے ہوئے، اکڑتے ہوئے | غَيٌّ (غَوَى کا مصدر ہے) بہکنا، گمراہی |
| هَلَّا کیوں نہیں؟ | مِيْلَادٌ پیدائش، پیدائش کا وقت یاد دہانی |

مشق نمبر ۳۳

| | |
|---|---|
| ۱. اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ وَعَلَیْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بِالْخَیْرِ. | وَبَرَكَاتُهُ، اَللّٰهُ یَمْسِیْكَ بِالْخَیْرِ. |
| ۲. عَسَىٰ اَنْ تَكُوْنَ مَصِیْبَۃَ اَیَّامِ اَلْعُطَلَّةِ بِالْهِنَاءِ وَالعَافِیَةِ یَا حَامِدًا! | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یَا اُسْتَاذِیْ! مَصِیْبَۃَ اَیَّامِ اَلْعُطَلَّةِ عَلٰی جَبَلِ شِمْلَهٗ فِیْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ. |
| ۳. هَلْ صَلَّیْتَ الْعَصْرَ؟ | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّیْتَ الْعَصْرَ. |
| ۴. هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟ | نَعَمْ! یُصَلِّیْ بِنَا اَبُوْنَا. |
| ۵. اُدْعُ اَخَاكَ. | دَعَوْتُهُ فَقَالَ: اَنَا اَتِیْ خَلْفَكَ. |
| ۶. مَنْ اَعْطَاكَ هَذَا الْكِتَابَ؟ | اَعْطَانِیْ صَدِیْقِیْ خَالِدٌ. |
| ۷. فَمَا اَعْطَيْتَهُ فِی الْعَوْضِ؟ | لَمْ اَعْطِهِ شَیْئًا، هُوَ لَا یَقْبَلُ الْعَوْضَ. |
| ۸. فِیَنْبَغِیْ لَكَ اَنْ تُهْدِیْهُ یَوْمَ مِیْلَادِهِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَیَرْضٰی بِهٖ. | نَعَمْ! اُرِیْدُ اَنْ اُهْدِیْهُ شَیْئًا یُحِبُّهُ تَهَادَرًا وَتَحَابُّوَا. |
| ۹. هَلْ تَمْشِیْ مَعَنَا اِلٰی بَیْتِ الْاُسْتَاذِ السَّیِّدِ سَعِیْدِ الْهَاشِمِیِّ. | نَعَمْ! اَمْشِیْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسَّرُوْرِ؛ لِاَنَّیْ مُتَمَنِّیْ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِیِّ. |

| | |
|---|--|
| ۱۰. فَصَلَ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَأَصَلِّي هُنَاكَ. الْجَامِعِ وَأَمْشِ مَعِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ. | |
| ۱۱. بِكُمْ اشْتَرَيْتَ هَذَا الْحِصَانَ الْأَبْلَقَ يَا فُؤَادُ؟ | اشْتَرَيْتَهُ بِمِائَةِ وَعِشْرِينَ رُبِيَّةً. |
| ۱۲. رَخِيصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ، اشْتَرِ لِي مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هَذَا الْحِصَانِ. | طَيِّبٌ، لِأَشْتَرِيَنَّ لَكَ عَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى. |
| ۱۳. لَكِنْ لَا تَشْتَرِ لِي حِصَانًا أَبْلَقَ، إِنِّي أَحِبُّ الْأَسْوَدَ، الَّذِي فِي غُرَّتِهِ بَيَاضٌ. | أَحْسَنْتَ! سَأَشْتَرِي لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى يَا سَيِّدِي. |
| ۱۴. كَمْ تَتَعَلَّمُ الْإِنْكَلِيزِي، وَأَيْشُ تَبْغِي مِنْهُ يَا أَحْمَدُ؟ | أَتَمْنِي أَنْ أَكُونَ ذُكْتُورًا مَاهِرًا لِأَخْدِمَ الْمَرْضَى. |
| ۱۵. هَلْ سَمِعْتَ "مَا كُلُّ مَا يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ."؟ | نَعَمْ! سَمِعْتُ، لَكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا أَبَالِي بِهِ، أُرِيدُ أَنْ أَسْعَى حَتَّى أُدْرِكَ مَا أَتَمَنَّاؤُهُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ. |
| ۱۶. أَحْسَنْتَ يَا أَحْمَدُ! مُنِيَّتِكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللَّهُ سَعْيَكَ مَشْكُورًا وَبَلَغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاؤُهُ. | أَمِينٌ، أَدْعُ لِي يَا شَيْخُ دَائِمًا فِي أَوْقَاتِكَ الْمَخْصُوصَةِ، فَإِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِينَ مُسْتَجَابَةٌ. |

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ.
۲. اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ.
۳. اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً.
۴. لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (وَإِخْشَوْنِي) إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.
۵. مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.
۶. وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ.
۷. لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا.
۸. لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا.
۹. قَالَ أَلْقَاهَا يَا مُوسَىٰ فَلَمَّا أَلْقَاهَا فَأِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ.
۱۰. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ.
۱۱. فَاقْضِ مَا أَنْتَ قَاضٍ إِنَّمَا تَقْضِي هَذِهِ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا.
۱۲. فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.
۱۳. أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ.
۱۴. إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَّةً (حَسَابِي).
۱۵. يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً.

۱۔ یہاں اِذَا کے معنی ہیں ”ناگہاں“۔

۲۔ اس کے آخر کی ”ہ“ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں

اشعار

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهُ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا التَّعْلِيمِ
 ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَانْهَئَهَا عَنْ غِيَّهَا فَإِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَأَنْتَ حَكِيمٌ
 فَهَنَّاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُولُ وَيُهْتَدَى بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَيَنْفَعُ التَّعْلِيمُ

(أبو الأسود الدؤلي، المتوفى ۶۹هـ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا
 إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ. ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ.

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْفِعْلُ اللَّفِيفُ وَفِعْلُ رَأَى

۱۔ لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروفِ اصلیہ میں دو حرفِ علت ہوں۔
اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ لفیف مقرون جس میں دونوں حرفِ علت باہم قرین (متصل) ہوں: رَوَى
(= رَوَى رَویت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مفروق جس میں دونوں حرفِ علت کے درمیان کوئی حرفِ صحیح حائل ہو:
وَقَى (= وَقَى بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔ لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہوں گے، اور مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے، پس رَوَى کی گردانِ رَمَى کے قیاس پر تم خود کر سکتے ہو۔ اور وَقَى کی صرفِ صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرفِ کبیر تم خود بنا لینا۔

| المصدر | اسم المفعول | اسم الفاعل | الأمر | المضارع | الماضي |
|-----------|-------------|------------|-----------------|------------------------|--------|
| وَقَايَةٌ | مَوْقِيٌّ | وَأَقٍ | قِ (= اَوْقِيْ) | يَقِيْ (= يَوْقِيْ) | وَقَى |

تنبیہ: قِ (امر) اصل میں اَوْقِيْ تھا۔ واو بروئے قاعدہ تعلیل نمبر (۱۳) حذف کر دیا گیا اور یا حالتِ جزمی کی وجہ سے گرا دی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی: قِ، قِيَا، قُوا، قِيْ، قِيَا، قِيْنِ.

باب اِفْتَعَلَ سے وَقَى کی صرفِ صغیر اِتَّقَى (= اَوْتَقَى)، يَتَّقِيْ، اِتَّقِ، مُتَّقٍ،

مُتَّقَى، اتَّقَاءُ (ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا)

تنبیہ ۲: اتَّقَى اصل میں اَوْتَقَى تھا، حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱۲) واوکوتا سے بدل دیا گیا اور یا کو حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدلا گیا۔

۳۔ فعل رَأَى (دیکھنا، سمجھنا)

۱۔ ظاہر ہے کہ رَأَى میں عین کلمہ ہمزہ ہونے کی وجہ سے مہوز العین ہے اور لام کلمہ یا ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

۲۔ اس کی ماضی کی گردان تو رَمَى جیسی ہوگی، مگر مضارع اور امر سے ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی:

| | | | | | | | | |
|-------|-----------|---------|-------|-----------|---------|-------|-----------|---------|
| يَرَى | يَرِيَانِ | يَرُونَ | تَرَى | تَرِيَانِ | تَرُونَ | تَرَى | تَرِيَانِ | تَرُونَ |
| يَرَى | يَرِيَانِ | يَرُونَ | تَرَى | تَرِيَانِ | تَرُونَ | تَرَى | تَرِيَانِ | تَرُونَ |

تنبیہ ۳: فعل رَأَى کا مضارع مجہول یعنی يُرَى، تُرَى کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرَى؟ (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کے لیے کبھی یا تُرَى؟ بھی بولتے ہیں۔

۳۔ اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی:

| | | | | | |
|----|-------|-------|-----|-------|-------|
| رَ | رِيَا | رَوَا | رِي | رِيَا | رِينِ |
|----|-------|-------|-----|-------|-------|

تنبیہ ۴: رَأَى کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے، امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنظُرُ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفِّ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

۴۔ اسم فاعل رَأَى مثلاً رَامِ کے اور اسم مفعول مَرَيْتُ مثلاً مَرَيْتُ کے۔

۵۔ ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب أَفْعَلَ میں ہمزہ گرا دیا جاتا ہے:

| | | | | | |
|-------|-------|------|---------|---------|------------------------|
| أَرَى | يُرِي | أَرِ | مُرِيءٌ | مُرَاءٌ | إِرَاءَةٌ ^۱ |
|-------|-------|------|---------|---------|------------------------|

تنبیہ ۵: آخر کے تین صیغوں میں خلاف قیاس ہمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور یا کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِيءٌ، مُفِيءٌ) کی مانند یہ صیغے بنا لیے گئے ہیں۔
تنبیہ ۶: ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

۶۔ باقی ابواب مزید میں ہمزہ حذف نہیں ہوتا۔ انکی گردانیں ناقص کی طرح کرلو:

باب فَاعَلَ سے رَأَى، يُرَائِي، رَأَى، مُرَاءٍ، مُرَائِي، رِيَاءٌ^۲۔

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَأَى، يِرْتَائِي، اِرْتَأَى، مُرْتَأِي، مُرْتَأِي، اِرْتِيَاءٌ^۳۔

۴۔ رَوِيَ يَرَوِي (سیراب ہونا)، قَوِيَ يَقْوَى (قوی ہونا)، سَوِيَ يَسْوَى (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں، ان کی گردانیں ناقص یا ئی (لَقِيَ يَلْقَى) جیسی ہوں گی۔ چون کہ یہ سب لازم ہیں اس لیے اسم فاعل کے بجائے ان سے اسم صفت فَعِيلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِيَ (سیراب) قَوِيَ (مضبوط) سَوِيَ (برابر)۔

۵۔ حَيِيَ (دراصل حَيَوَ زندہ ہونا)، مضارع يَحْيِي، اسم صفت حَيٌّ (زندہ)۔

باب أَفْعَلَ سے أَحْيَى، يُحْيِي، أَحْيَى، مُحْيِي، مُحْيِي، إِحْيَاءٌ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَيَّ، يُحْيِي، حَيٌّ، تَحْيِيَّةٌ (زندہ رکھنا، مراسم آداب و سلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْيَى، يَسْتَحْيِي، اِسْتَحْيَى، اِسْتِحْيَاءٌ (شرمانا، زندہ

رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی یا گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحَى، يَسْتَحِي، اِسْتَجَ۔

۱۔ دکھانا، بتلانا ۲۔ محض دکھاوے کے لیے کوئی کام کرنا۔ ۳۔ غور کرنا، شک کرنا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۴

| | |
|---|---|
| تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا | أَبْدَى (۱-ی) ظاہر کرنا |
| إِرْتَاخَ (یُرْتَاخُ ۷-و) راحت پانا | حَالَ (ن، و) حائل ہونا، آڑے آنا |
| رَوَى (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا | رَوَى (ض) روایت کرنا |
| سَهَا (ن، و) بھولنا، غفلت کرنا سَاهٍ (اسم فاعل) بھولنے والا | زَالَ (يَزُولُ) زائل ہونا، دفع ہونا |
| عَتَبَ (ض) عتاب کرنا، ملامت کرنا | طَرَحَ (ف) پھینک دینا، ڈال دینا |
| مَاتَ (ن، و) مرنا (۱) مار ڈالنا | لَقِيَ (۲-ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا (۴) حاصل کرنا |
| ارْتَقَاءً (مصدر) ترقی کرنا | وَلِيَ (يَلِي، ح، ی) قریب ہونا، متصل ہونا (۲) والی بنانا، پیٹھ پھیرنا (۴) والی ہونا، دوست رکھنا، پیٹھ پھیرنا |
| أُسْرَةً خاندان، کنبہ، گھر والے | أُسْبُوعٌ (ج) اسَابِيعُ ہفتہ، سات دن |
| جِهَةٌ طرف، سبب | الْآنَى (ج) انَاءٌ دن کا حصہ، دن بھر |
| حَيْثُ جب کہ | حَزِينٌ غمگین |
| رَشَادٌ سیدھا | حَنُونٌ مہربان |
| عُصَّةٌ (ج) عُصَصٌ گلے میں رکنے والا گھونٹ یا لقمہ | سَيَّرَ رفتار |
| فُسُوقٌ، سب و شتم، گالی گلوچ | غِنَى تو نگری، بے نیازی |

| | |
|---|-----------------------------------|
| فِرَاسَةٌ عَقْلُ كِي تِي زِي | قَفَا (جِ اَقْفِيَّةٌ) بِبِيْهِ |
| قَطُّ كَبْهِي نَبِيْس (زَمَانَةُ مَاضِي كِي نَفِي كِي لِيْے آتَا هِيْے) | كِتَابٌ، رِسَالَةٌ، مَكْتُوبٌ خَط |
| لَا سِيْمَا خُصُوصًا | كَانَكَ گُويَا كِر تُو |
| مَنَامٌ نِيْد | نَضْرَةٌ تَارِگِي |
| وَقُوْدٌ اِيْدَهِن | وَيْلٌ بُرِيْ مُصِيْبِت، عَذَاب |
| مَاعُوْنٌ گھر ميں برتنے كِي چيزيں، كَار خِيْر | |

مشق نمبر ۳۴

۱. قِ فَآكِ كَيِّ لَا يُضْرَبُ قَفَاكِ.

۲. اِسْتَحْ مِنْ اللّٰهِ.

۳. هَلَّا تَسْتَحْيُونَ يَا اَوْلَادُ؟

۴. لِمَ لَا تَقِيْ لِسَانَكَ مِنَ الْكِذْبِ وَالْفُسُوْقِ.

۵. اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ.

۶. كَانَ وَلِيْ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ.

۷. لَمْ اَرِ مِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ.

۸. مَا لِيْ اَرَاكَ حَزِيْنًا؟

۹. هَلْ رَأَيْتُمُوْنِيْ اِنِّيْ اَتِ اِلَيْكُمْ؟

۱۰. مَا تَرٰى فِيْ هٰذِهِ الْمَسْآلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟

۱۱. اَرٰى اَنْ رَأَيْتُمْ صَحِيْحٌ.

۱. مَا لِيْ كِيَا هِيْے مجھے، یعنی كِيَا سَب، اس ميں مَا اسْتَفْهَام كِي لِيْے هِيْے۔

۱۲. اَرِنِي كِتَابَكَ!
۱۳. اُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. (الحديث)
۱۴. اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَرَى بِنُورِ اللّٰهِ. (الحديث)
۱۵. اَتَرُونَ هَذِهِ (الْمَرْأَةَ) طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ (الحديث)
۱۶. كَانَ فِرْعَوْنُ يَقْتُلُ أَبْنَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَيَسْتَحْيِي بَنَاتِهِمْ.
۱۷. رَوَيْنَا هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما.
۱۸. هَذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْأَصْمَعِيِّ.
۱۹. نَهْرُ النَّيْلِ يُرْوِي مَزَارِعَ مِصْرَ.

اشعار

۲۰. وَلَمْ أَرْ بَعْدَ الدِّينِ خَيْرًا مِنَ الْعِنَى
۲۱. قُلُوبُ الْأَصْفِيَاءِ لَهَا عِيُونٌ
- وَلَمْ أَرْ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
- تَرَى مَا لَا يَرَاهُ النَّاطِرُونَ

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.
۲. فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّهْمُ نَصْرَةً وَسُرُورًا.
۳. أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ؟
۴. قَالَ [إِبْرَاهِيمُ] يَا بَنِيَّ إِنِّي آرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى؟
۵. قَالَ [مُوسَى] رَبِّ آرِنِي أَنْظُرِ إِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَآنِي.
۶. فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَآؤُونَ

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ.

۷. اِذْ قَالَ اِبْرَاهِمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحَيِّ وَيُمِيتُ قَالَ [الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيِي
وَأُمِيتُ.

۸. وَإِذَا حَيَّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا.

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

- ۱- اپنا منہ بچاؤ تاکہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے (تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے)۔
- ۲- تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟
- ۳- اے میری بہن! اللہ سے ڈرا اور گناہ سے بچ۔
- ۴- ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا۔
- ۵- کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آرہے ہیں؟
- ۶- اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے (آپ کیا دیکھتے ہیں)؟
- ۷- ہماری رائے ہے (ہم دیکھتے ہیں) کہ وہ صحیح نہیں ہے۔
- ۸- اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اس کو نہیں دیکھتے تو وہ (تو) تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے۔
- ۹- ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم ان کی تیز بینی (فراست) سے ڈرو۔
- ۱۰- مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ (دکھاؤ)۔
- ۱۱- مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر (والی) بنایا۔
- ۱۲- ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو (دوزخ کی) آگ سے بچائیں۔
- ۱۳- اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ إِلَىٰ وَلَدِهِ

وَلَدِي الْعَزِيزُ

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

مَا لَكَ يَا بُنَيَّ! مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتَّى نَقِفَ عَلَىٰ أَحْوَالِكَ وَسَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ. أَمْرَضُ حَالَ بَيْنِكَ وَبَيْنَ إِرْسَالِ الْمَكْتُوبِ؟ أَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْأَمْتِحَانِ دَعَاكَ إِلَىٰ هَذَا السُّكُوتِ الْمَعْتُوبِ؟ كَيْفَ نُبَدِي عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ أَمِكَ الْحَوْنِيَّةِ، يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِي كَيْفَ تَتَجَرَّعُ أُمَّكَ غُصَصَ الْهُمُومِ وَالْأَفْكَارِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ!

أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رُفَقَائِكَ السُّعْدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُونَ كُلُّ أُسْبُوعٍ مَكْتُوبًا إِلَىٰ أُسْرَتِهِمْ، فَتَرْتَاخُ صُدُورُهُمْ وَيَسِرُّ قُلُوبُهُمْ، وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلُونَ فِي الْهُمُومِ وَالْأَحْزَانِ، لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادًا.

إِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ! وَأَفِدْنَا عَمَّا أَنْتَ عَلَيْهِ، لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبُنَا وَتَزُولَ عَنَّا الْأَفْكَارُ. نَدْعُوكَ دَائِمًا أَنْ يَحْفَظَكَ اللَّهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهِنَاءِ، وَيَرِزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيكَ إِلَىٰ سَبِيلِ الرَّشَادِ وَالْإِرْتِقَاءِ.

وَالسَّلَامُ

وَالدُّكَّ

۱۔ اصل میں یا ولدی العزیز ہے، حرف نداء محذوف ہے۔ [وَلَدٌ] منادى مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصی میں ہے (دیکھو درس ۱۱-۶) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جاسکتا [العزیز] وَلَدٌ کی صفت ہے اس لیے وہ بھی منصوب ہے۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُونَ

بقیہ ابوابِ الثَّلَاثِي الْمَزِيدِ

۱۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔
باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارہواں اور بارہواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

(۱۱) اِفْعَوْلٌ: اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

| | | | | |
|--------------|--------------|--------------|--------------|--------------|
| اِخْشَوْشَنَ | يَخْشَوْشَنُ | اِخْشَوْشِنُ | مُخْشَوْشِنُ | اِخْشِيشَانُ |
|--------------|--------------|--------------|--------------|--------------|

(۱۲) اِفْعَوْلٌ: اِجْلَوذٌ (تیز دوڑنا)

| | | | | |
|-----------|-----------|-----------|-----------|-------------|
| اِجْلَوذٌ | يَجْلَوذُ | اِجْلَوذٌ | مُجْلَوذٌ | اِجْلَوَاذٌ |
|-----------|-----------|-----------|-----------|-------------|

تنبیہ: مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لیے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنی میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں، ان میں سے اکثر فَعْلَلٌ (رباعی مجرد) کے ہم وزن ہیں۔ اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعَّلَلٌ، اِفْعُنَّلَلٌ اور اِفْعَلَّلَلٌ) کے ہم وزن ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔

وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں، اس لیے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلہ الفاظ ۳۳

| | |
|---|---|
| اِحْلَوْلَقَ (۱۱) کپڑے کا پرانا ہونا | اِحْدُوْدَبَ (۱۱) کوزہ پشت ہونا |
| اِحْرَوَطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا | اِحْلَوْلَى گاؤں گاؤں پھرتے رہنا |
| اِمْلَوْلَحَ (۱۱) پانی کا کھارا ہونا | اِعْلَوَطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا |
| كَادَ (يَكَادُ) قریب ہونا | سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا |
| جَوَادٌ (ج جِيَادٌ) گھوڑا تیز رفتار، سخی آدمی | اَرِيْكَةٌ (ج اَرَانِكٌ) زینت دار کرسی |
| ظَهْرٌ (ج اَظْهَارٌ) پیٹھ | زِيٌّ بَيْتٌ، فیشن |
| فَاخِرَةٌ اَعْلَى درجے کی، امیرانہ | عُرْفَةٌ (ج عِرَافٌ) پانی کا گھونٹ (ج عُرْفٌ) کمرہ، بالاخانہ |

مشق نمبر ۳۵

۱. اِحْدُوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرَهُ.
۲. اِحْلَوْلَقْتَ ثِيَابَ الْعَبْدِ.
۳. اِعْلَوَطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوْدَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ.
۴. اِحْرَوَطَ اَيُّهَا النَّجَارُ ذَاكَ الْخَشَبَ! وَاَصْنَعْ مِنْهُ اَرِيْكَةً فَاخِرَةً.
۵. اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتَّى لَا يَقْدِرَ اَحَدٌ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ عُرْفَةً وَاَحَدَةً.
۶. قَدْ تَجْلَوْدُ النَّاقَةَ حَتَّى تَسْبِقَ الْجِيَادَ.
۷. اِحْلَوْلَيْنَا بِلَادًا وَقُرَى كَثِيرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِينَ فِي خِدْمَةِ

الإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِينَ لَكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِي زِيِّ الْأَغْنِيَاءِ
فَالْقَيْنَاهُ^۱ مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَائٍ، حَرِيصًا عَلَى إِحْيَاءِ عَظْمَةِ الْمُسْلِمِينَ.

كِتَابٌ مِنْ تَلْمِيذٍ إِلَى أَبِيهِ

إِلَى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكْرَمِ

السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ

وَصَلِّبِي يَا أَبِي الْعَطُوفِ!^۲ كِتَابُكَ الْعَزِيزُ بِالْأَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ^۳
الْغِلَافِ^۴ مُصَدَّرَهُ^۵ الشَّرِيفِ، فَقَبَّلْتُهُ^۶ إِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهُ^۷ مُشْتَقًّا إِلَى
أَخْبَارِكُمْ السَّارَّةِ^۸ وَإِذَا^۹ هُوَ يَرْمِينِي بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيَنْبُهِنِي^{۱۰} عَلَى الْقَلْقِ
وَالْأَلَمِ مَا لِحَقِّكُمْ،^{۱۱} وَلَا سِيمَا لِأُمِّي الْحُنُونَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَائَتَهُ حَتَّى
أَمْطَرْتُ^{۱۲} عَيْنَايَ دُمُوعَ^{۱۳} النَّدَمِ وَأَخَذْتُ الْوَمَّ نَفْسِي، فَالْعَفُوَ الْعَفُوَ يَا أَبَتِ!
فَإِنَّ لِي عُذْرًا وَالْعُدْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ.

وَهُوَ أَنِّي مَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُكْدِرَ^{۱۴} خَاطِرُكُمْ بِإِطْلَاعِكُمْ عَلَى مَا لَا يَسْرُكُمْ،
وَذَلِكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ نَاجِحًا فِي الإِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِي، وَسَبَبُهُ أَنِّي
رَجَعْتُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَأَخِّرًا بَعْدَ عَطْلَةِ رَمَضَانَ لِكُونِي مَرِيضًا، فَرَفَقَائِي

۱- اُلْفَى (۱-ی) پانا ۲- بڑا مہربان ۳- پتہ ۴- لفافہ

۵- نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے۔ ۶- میں نے اس کو بوسہ دیا۔ ۷- فصّ (ن) کھولنا، توڑنا

۸- خوش کرنے والی ۹- یہاں إِذَا مفاجات کا ہے یعنی یکا یک

۱۰- تَبَّه: آگاہ کرنا ۱۱- لاحق ہوا ۱۲- برسایا

۱۳- دَمَعٌ: آنسو ۱۴- کَدَّرَ: میلا کرنا

سَبَقُونِي وَخَلَّفُونِي ۱ اَذْرَفُ ۲ مِنَ النَّدَمِ دَمَعَاتٍ، لَكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ مَا ۳ قَدْ
فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ ۴ عَنْ جَمِيعِ الْأُمُورِ لِتَلَاْفِي مَا فَاتَنِي، وَعَزَمْتُ أَنْ أَكُونَ فِي
الْإِمْتِحَانِ الْآتِي مِنَ النَّاجِحِينَ الْأَوَّلِينَ.

أَرْجُو مِنَ اللَّهِ أَنْ أَبْشِرَكُمْ فِي الْقَرِيبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَأَسْأَلُكَ وَأُمِّي
الْمُكْرَمَةَ أَنْ تَشْمَلَانِي ۵ بِدُعَائِكُمْ.

أَطَالَ اللَّهُ بَقَاءَكُمْ لِابْنِكُمَا الْمُطِيعِ

محمد رفیع

سوالات نمبر ۱۵

- ۱۔ ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟
- ۲۔ حالتِ جزمی میں فعلِ ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟
- ۳۔ ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون سے صیغے باہم
مشابہ ہیں؟
- ۴۔ ناقص سے بابِ فَعَلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟
- ۵۔ ناقص سے بابِ تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
- ۶۔ اجوف سے بابِ أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟
- ۷۔ لفیف کی تعریف کرو۔
- ۸۔ لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟

۱۔ پیچھے ڈال دیا ۲۔ ذَرَفَ (ض) آنسو بہانا ۳۔ جو کچھ فوت ہو گیا
۴۔ تَفَرَّغَ: سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا ۵۔ شَمِلَ (س) شامل کر لینا

۹۔ ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ:

| | | | | | |
|------------|------------|-----------|-----------|----------|----------|
| تَلْقَيْنَ | تَرَضَيْنَ | تَدْعُونَ | يَدْعُونَ | رَضُوا | دَعُونَ |
| مَرَامِي | مِدْعَاءُ | مَدْعَى | لَقُوا | ارْمِي | ارْمِ |
| قَيْنَ | قُوا | قِ | الْقَى | ادْعَى | مُرَامِي |
| يَرُونَ | ارِي | ارِ | دَاعُونَ | المُولَى | اتَّقُوا |
| | تَحِيَّةٌ | يَحِيى | اسْتَحِي | اسْتَحِي | حَيُوا |

۱۰۔ ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر الاستعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُونَ

خَاصِّيَّاتُ الْأَبْوَابِ

۱۔ فعل مجرد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتے ہیں جو ان ابواب کی خاصیت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارض نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجَلَ (ڈرنا)، دوسرے یہ کہ باب مذکورہ اکثر لازم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب كَرُمٌ میں اوصاف دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجِعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اس باب سے جتنے فعل آتے ہیں ان کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)۔

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصیات حسب ذیل ہیں:

تنبیہ: ۱۔ ذیل میں لفظ مَا أَخَذَ بہت جگہ آئے گا، اس سے مراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور

اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

۱۔ باب اَفْعَلَّ

| امثلہ | خاصیات |
|---|--|
| ذَهَبَ (جانا) سے اَذْهَبَ (لے جانا) | ۱۔ تعدیہ: لازم کو متعدی بنانا |
| اَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صبح، اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق | ۲۔ بلوغ: ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا |
| اَعْظَمْتُهُ (میں نے اسے صاحبِ عظمت پایا) ماخذ عظمت | ۳۔ وجدان: ماخذ سے متصف پانا |
| اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہوا) ماخذ ثمر | ۴۔ صیروت: صاحبِ ماخذ ہونا |
| اَكْفَرْتُهُ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کفر | ۵۔ نِسْبَةُ إِلَى الْمَأْخَذِ: ماخذ کی طرف نسبت کرنا |
| اَشْفَقَ زَيْدٌ (زید ڈرا) مادہ مجرد شَفِقَ (مہربانی کرنا) | ۶۔ ابتدا: نئے معنی کے لیے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں |

۲۔ باب فَعَّلَّ

| امثلہ | خاصیات |
|--|--------------|
| فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا) | ۱۔ تعدیہ: لے |
| عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی غُمُق (گہرائی) میں پہنچا) | ۲۔ بلوغ: |

۱۔ جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

| | |
|--|--|
| نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَوَّرَ (کلی، شگوفہ) | ۳- صورت: |
| فَسَّقْتُهُ (میں نے اُسے فسق کی طرف منسوب کیا) | ۴. نِسْبَةَ إِلَى الْمَأْخَذِ: |
| كَلَّمْتُهُ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ كَلِمَ (زخمی کرنا) | ۵- ابتدا: |
| نَصَّرَ زَيْدٌ يَهُودِيًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصَّرَانِيَّ (عیسائی) | ۶- تحویل: کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا |
| قَطَعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر دینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کر ڈالنا | ۷- تکثیر: کثرت ظاہر کرنا |
| كَبَّرَ (اللَّهُ أَكْبَرُ کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا) | ۸- قصر: بڑی بات کو کوتاہ کر دینا |

۳- باب فاعَلْ

| امثلہ | خاصیات |
|--|--|
| قَاتَلَ زَيْدٌ عُمَرَ (زید اور عمرو باہم لڑے) | ۱- مشارکت: کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا |
| سَافَرَ حَامِدٌ: سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حاند نے سفر کیا) | ۲- موافقتِ مجرد: مجرد کے ہم معنی ہونا |
| بَاعَدْتُهُ بمعنی أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُسے دور کیا) | ۳- موافقتِ أَفْعَلْ: |
| صَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا) | ۴- موافقتِ فَعَّلْ: |

۴۔ باب تَفَاعَلَ

| | |
|--|--|
| تَضَارَبَ خَالِدٌ وَّ عَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی) | ۱۔ مشارکت: ۱۔ |
| تَمَارَضَ يُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا) | ۲۔ تخیل: خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو |
| نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اس نے لے لیا) | ۳۔ مطاوعت: ۱۔ فاعل کے بعد اس لیے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے |
| تَبَارَكَ اللهُ (اللہ برکت والا ہے) مادہ بَرَكَ (اونٹ کا بیٹھنا) | ۴۔ ابتدا: ۱۔ |

۵۔ باب تَفَعَّلَ

| | |
|---|--|
| تَشَجَّعَ مَحْمُودٌ (محمود بہ تکلف بہادر بنا) | ۱۔ تکلف: ۱۔ کسی صفت کو خود میں بہ تکلف پیدا کرنا |
| تَأْتَمَّ عَلِيٌّ (علی گنا سے بچا) ماخذ اِئْتَمَ: گناہ | ۲۔ تجنب: ماخذ سے بچنا |
| تَبَيَّنَتْ أَحْمَدُ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْنُ (بیٹا) | ۳۔ استخاذا: کسی چیز کو ماخذ بنا لینا |

۱۔ باب فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں، لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر

پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔

۲۔ مطاوعت اور موافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔ ۳۔ تکلف اور تخیل کا فرق یاد رکھو۔

| | |
|---|--------------------------|
| تَنَصَّرَ يَهُودِيٌّ (ایک یہودی نصرانی ہو گیا) | ۴- تحول: صاحبِ ماخذ ہونا |
| ماخذ نصرانی | |
| تَمَوَّلَ (مال دار ہونا) ماخذ مَالٌ | ۵- صیورت: |
| تَكَلَّمَ (کلام کرنا) ماذہ كَلِمَةٍ (زخمی کرنا) | ۶- ابتدا: |

۶- بابِ اِنْفَعَلَ

| | |
|--|---------------------------|
| كَسَرَ (توڑنا) سے اِنكَسَرَ (ٹوٹنا) | ۱- لزوم: لازم ہونا |
| كَسَرْتُهُ فَاِنكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا) | ۲- مطاوعتِ فَعَلٍ: |
| قَطَعْتُهُ فَاِنقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا) | ۳- مطاوعتِ مَجْرُودٍ: |
| اِنطَلَقَ (چلنا) ماذہ طَلَقَ (جدا ہونا) | ۴- ابتدا: صاحبِ ماخذ ہونا |

۷- بابِ اِفْتَعَلَ

| | |
|--|--------------------|
| اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحِرَ (بل) | ۱- اِتخَاذٍ: |
| حَمَلْتُهُ فَاِحْتَمَلَ (میں نے اس پر لا دیا تو وہ لد گیا) | ۲- مطاوعتِ فَعَلٍ: |

۸، ۹- بابِ اِفْعَلَّ وِ اِفْعَالٌ

| | |
|--|----------|
| یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لون یعنی رنگ کے معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں | ۱- لزوم: |
| اِحْمَرَّ، اِحْمَارٌ (سرخ ہونا) | ۲- لون: |
| اِحْوَلَّ، اِحْوَالٌ (بھینگا ہونا) | ۳- عیب: |

۱۰۔ بابِ اسْتَفْعَلَ

| | |
|---------------|--|
| ۱۔ اِتْحَازَ: | اسْتَوْطَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا) |
| ۲۔ طَلَبَ: | اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) |
| ۳۔ قَصَرَ: | اسْتَرْجَعَ (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہنا) |
| ۴۔ حِسَابَ: | اسْتَحْسَنَتْهُ (میں نے اُس سے اچھا گمان کیا) |

۱۱۔ بابِ اِفْعَوْعَلَ

| | |
|-----------------|-----------------------------|
| ۱۔ لَزُومَ: | اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا) |
| ۲۔ مِبَالِغَةً: | |

۱۲۔ بابِ اِفْعَوْلَ

| | |
|-----------------|--|
| ۱۔ لَزُومَ: | اکثر لازم ہوتا ہے معنی میں |
| ۲۔ مِبَالِغَةً: | مبالغہ ہوتا ہے، اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم |
| ۳۔ اِبْتِدَاءً: | معنی نہیں ہے۔ اِجْلُوذَ (تیزی سے دوڑنا) |

ابواب رباعی مجرد و مزید فیہ

۱۔ باب فَعَلَّلَ

| | |
|------------------------------|--|
| ۱۔ قصر: | حَمَدَلَّ (الحمد للہ کہنا) بَسْمَلَّ (بِسْمِ اللّٰهِ کہنا) |
| ۲۔ الباس: کسی کو ماخذ پہنانا | بَرَّقَعْتُهُ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماخذ بُرُقِعُ (برقع) |
| ۳۔ اتحاذ: | قَنْطَرًا (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ |

۲۔ باب تَفَعَّلَ

| | |
|------------------------|---|
| ۱۔ تحول: | تَزَنَّدَقَ (زندیق ہو جانا) ماخذ زَنْدِيقُ (بے دین) |
| ۲۔ مطاوعتِ فَعَّلَلَّ: | دَحْرَجْتُ الْكُرَّةَ فَتَدَحَّرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی) |
| ۳۔ تلبس: | تَبَرَّقَعْتُ زَيْنَبُ (زینب نے برقع پہنا) |

۳۔ باب اِفْعَلَّلَ

| | |
|-------------|---|
| ۱۔ ابتدا: | اِشْرَابًا (نہایت چوکننا ہوا) |
| ۲۔ مبالغتہ: | رَأَيْتُ جَارِيَةً تَشْرَابُ كَالطَّيِّبِ ۲ |

۴۔ باب اِفْعَلَّلَ

| | |
|-------------|---|
| ۱۔ مبالغتہ: | اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا) |
| ۲۔ ابتدا: | اِعْرَفْتُ الرَّجُلَ (مرد منقبض ہو گیا) |

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۱

| | |
|---|--|
| إِنْ أَرَّ، نَبِيسٌ | الْأَبُّ الْيَسُوعِيُّ پادری |
| أَسْفُ أَسْفُوسٌ | إِخْتَانَ (و-۷) خیانت کرنا |
| اسْتَعَاثَ (و-۱۰) فریاد چاہنا | أَكَلُ کھانا |
| انْتَشَرَ پھیل جانا | تَجَارَةُ بیوپار |
| تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا | ثَلَاثٌ وَثَلَاثُونَ ۳۳ |
| سُوءٌ برا | شُرْبٌ پینا |
| شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا | صَنَاعَةٌ ہنرمندی، کاریگری |
| صَنَمٌ بت | عَابِدٌ (ج عِبَادَةٌ) پوجنے والا |
| عَلَيْكَ تجھ پر، تجھ پر لازم ہے | فِطْرَةٌ اصلی طبیعت، طبعی دین، اسلام |
| مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا | مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے۔ |
| مَنَامٌ سونے کا وقت، نیند | مَنْسُوخٌ رد کیا ہوا |
| مَوْلُودٌ بچہ | نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) آفت |
| نُصِبٌ (ج انْصَابٌ) تھان [عبادت خانہ] یا مقبرہ جسے پوجا جائے | هُودٌ (۲) یہودی بنانا |
| هُنُودٌ (ہندی کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے، یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لیے بولا جاتا ہے۔ | |

مشق نمبر ۳۳

۱. فَلَمَّا رَأَيْتَهُ أَكْبَرْتَهُ وَقَطَعْتَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا إِنْ هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ.
۲. لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَابِتُ وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَابِتُ قَامُوا يَسْتَعِيثُونَ اللَّهَ وَحَدَهُ وَأَعْرَضُوا عَنْ أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ.
۳. كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبْوَاهُ يَهُودَانِهِ أَوْ نَصْرَانِيَةٍ أَوْ يُمَجْسَانِيَةٍ.
۴. الْأَبَاءُ الْيَسُوعِيُّونَ انْتَشَرُوا فِي الْبِلَادِ وَنَصَرُوا كَثِيرًا مِنَ الْهِنُودِ وَعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ، وَالْأَسْفُ عَلَى بَعْضِ الْمُسْلِمِينَ الَّذِينَ تَنَصَّرُوا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ، وَهُمْ يَعْلَمُونَ أَنَّ النَّصْرَانِيَّةَ دِينٌ مَنْسُوخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوعِيُّونَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوا بِهَا.
۵. سَبَّحُوا بَعْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً، وَحَمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَهَكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ.
۶. لَا تُكْفَرُوا وَلَا تَفْسُقُوا أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوءِ.
۷. تَمَوَّلْ أَهْلُ أَمْرِيكَ وَأَرْبَابًا وَالْيَابَانَ بِالتِّجَارَةِ وَالصَّنَاعَةِ.
۸. إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْ أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَاسْتَرْجِعُوا.
۹. وَجَدْنَا كَثِيرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِينَ يَخْتَانُونَ فِي بَيَانِ أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ خُصُوصًا.
۱۰. عَلَيْكَ بِالْبِسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ، وَالْحَمْدَ لِلَّهِ بَعْدَهُمَا.

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم ہوں (دیکھو درس ۱۸-۱) تو صرف فاعل کے ساتھ مل کر پوری بات (مرکب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدی ہوں (دیکھو درس ۱۷) تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا) عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ افعال ناقصہ ہیں تو لازم، لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ ان کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہو گیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہو گیا؟ پس جب کہا جائے گا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی۔

تنبیہ: اچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (= معتل اللام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی ان کے آخر میں حرف علت آتا ہے، اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں: كَانَ خَالِدٌ شَجَاعًا (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعال ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، اس وقت مبتدا

تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کر دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخِ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ **إِنَّ** اور اس کے **أَخَوَاتِ** (بہنیں) یعنی **أَنَّ**، **كَأَنَّ**، **لَيْتَ**، **لَكِنَّ** اور **لَعَلَّ** بھی نواسخِ جملہ کہلاتے ہیں، مگر ان کا عمل فعلِ ناقص کے برعکس ہوتا ہے، یعنی **إِنَّ** مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو:

| جملہ اسمیہ | كَانَ داخل ہوتا ہے | إِنَّ داخل ہوتا ہے |
|--------------------------|----------------------------------|--------------------------------|
| الرَّجُلُ حَاضِرٌ | كَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا | إِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ |
| الرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ | كَانَ الرَّجُلَانِ حَاضِرَيْنِ | إِنَّ الرَّجُلَيْنِ حَاضِرَانِ |
| الرِّجَالُ حَاضِرُونَ | كَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِينَ | إِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُونَ |
| الْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ | كَانَتِ الْأُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ | إِنَّ الْأُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ |

۸۔ افعالِ ناقصہ یہ ہیں:

| | |
|--------------------------------|-------------------------------|
| كَانَ (تھا، ہوا، ہے) | صَارَ (ہوا) |
| أَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا، ہوا) | أَمْسَى (شام کے وقت ہوا، ہوا) |
| أَضْحَى (چاشت کے وقت ہوا، ہوا) | ظَلَّ (دن میں ہوا، ہوا) |
| بَاتَ (رات میں ہوا، ہوا) | دَامَ (ہمیشہ ہوا، رہا) |

۱۔ **إِنَّ** کا بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گزر چکا ہے، حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔

| | |
|--|-------------------------|
| مَا زَالَ (ہمیشہ ہوا، رہا) | مَا بَرِحَ (ہمیشہ رہا) |
| مَا فَتِيَ (مَا فَتَاً بھی آتا ہے) (ہمیشہ رہا) | مَا انْفَكَ (ہمیشہ رہا) |
| مَا دَامَ (جب تک رہا) | لَيْسَ (نہیں ہے) |

تنبیہ ۲: مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں، ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانہ حال ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے: لَيْسَ الْوَالِدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَا دَامَ اور لَيْسَ کے سوا تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

۱۰۔ لَيْسَ کی گردان اس طرح ہوگی: لَيْسَ، لَيْسَا، لَيْسُوا، لَيْسَتْ، لَيْسْتَا، لَيْسْنَ، لَيْسْتُمْ، لَيْسْتُنَّ، لَيْسْتُمَا، لَيْسْتُنَّ، لَيْسْتُمْ، لَيْسْنَا۔

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں، مگر مَا دَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے، اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ كَانَ يَكُونُ کی گردانیں قَالَ يَقُولُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھی ہیں۔ صَارَ يَصِيرُ اور بَاتَ يَبِيتُ کی گردانیں بَاعَ يَبِيعُ جیسی ہوں گی، أَصْبَحَ يُصْبِحُ کی أَكْرَمَ جیسی، أَمْسَى يُمْسِي اور أَضْحَى يُضْحِي کی أَلْقَى يُلْقِي جیسی ظَلَّ يِظِلُّ کی فَرَ جیسی، دَامَ يَدُومُ کی قَالَ جیسی، زَالَ يَزَالُ کی خَافَ يَخَافُ جیسی، بَرِحَ يَبْرَحُ اور فَتِيَ يَفْتِي کی سَمِعَ جیسی، اور انْفَكَ يَنْفَكُ کی گردانیں انْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۳۔ مذکورہ افعال ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

۱۔ گَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفت سے متصف ہونا سمجھا جاتا ہے:
 كَانَ زَيْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زیدِ عِلْم کی صفت سے متصف تھا۔

تنبیہ ۳: مگر اللہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: كَانَ اللَّهُ عَلِيمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ كَانَ محض تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

۲۔ صَارَ سے ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے:
 صَارَ الطَّيْنُ حَرْفًا (کچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کچڑ ٹھیکری میں منتقل ہو گئی۔
 صَارَ رَشِيدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی جہل کی صفتِ عِلْم سے منبدل ہو گئی۔

۳۔ افعال نمبر (۳) سے نمبر (۷) تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح، شام، چاشت، دن، رات):
 أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہو گیا) اُمْسَى خَالِدٌ حَزِينًا (خالد شام کے وقت آزرده ہو گیا)۔

کبھی صَارَ کی مانند محض ”ہونے“ کے معنی لیے جاتے ہیں: أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح أَضْحَى، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کیے جاتے ہیں۔

۴۔ نمبر (۸) دَامَ کو اکثر دعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُولًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

۵۔ نمبر (۹) سے (۱۲) تک اپنی خبر کے استمرار (ہیشگی) کے لیے استعمال ہوتے

ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

ان چار فعلوں میں مَا نَافِيَةٌ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا) ہے، چونکہ ان چاروں فعلوں کے معنوں میں ”قائم رہنے“ کی نفی ہے۔ اس لیے اس پر مَا نَافِيَةٌ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ”قائم رہنا“ کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں ”زائل ہوا“ یعنی قائم نہ رہا، تو مَا زَالَ کے معنی ہوں گے ”زائل نہ ہوا“ یعنی قائم رہا، اسی طرح مَا بَرَحَ وغیرہ۔

۶۔ مَا دَامَ میں مَا ظَرْفِیہ ہے جس کے معنی ہیں ”جب تک“ اسی لیے مَا دَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِيذَةُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد کھڑے رہے جب تک کہ استاذ کھڑا رہا)۔

تنبیہ ۴: فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں: قَامَ التَّلَامِيذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ يَا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِيذَةُ (جب تک استاذ کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)

۷۔ لَيْسَ نفی کے لیے آتا ہے: لَيْسَ الْوَالِدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ ۵: لَيْسَ کی خبر پر عموماً ب لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَالِدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا۔ (دیکھو سبق ۶-۸)

تنبیہ ۶: فعل ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۵

زَحَامٌ بھیر

حَامِضٌ کھٹا

عَزِيْرٌ بہت زیادہ، موسلا دھار

عَرَجَاءُ (أَعْرَجٌ کا مونث) لنگڑی

| | |
|----------------------------------|---|
| عَمَامٌ ابر | قَصِيرٌ (جَدِ قِصَارٌ) کوتاہ |
| قَمِيصٌ (قُمَصَانٌ) پیرہن | كَثِيفٌ گھنا |
| مُتَأَلِّمٌ دردناک، تکلیف زدہ | مُتَقَدِّمٌ ساگاہوا، روشن |
| مِصْبَاحٌ (جَدِ مَصَابِيحُ) چراغ | مَطَرٌ (جَدِ اَمْطَارٌ) بارش |
| مُهْدَبٌ تہذیب پایا ہوا | نَشِيطٌ خوش دل، چست |
| هَادِيٌّ با آرام، با سکون | جَوٌّ زمین و آسمان کی درمیانی جگہ (فضا) |

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ: دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے۔ دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصی میں بتلایا گیا ہے۔

| | |
|------------------------------|-----------------------------------|
| ۱. اَلْبَيْتُ نَظِيفٌ. | كَانَ الْبَيْتُ نَظِيفًا. |
| ۲. اَلْقَمِيصُ قَصِيرٌ. | صَارَ الْقَمِيصُ قَصِيرًا. |
| ۳. اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ. | أَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا. |
| ۴. اَلْعَمَامُ كَثِيفٌ. | أَمْسَى الْعَمَامُ كَثِيفًا. |
| ۵. اَلزَّحَامُ شَدِيدٌ. | أَضْحَى الزَّحَامُ شَدِيدًا. |
| ۶. اَلْمَطَرُ غَزِيرٌ. | ظَلَّ الْمَطَرُ غَزِيرًا. |
| ۸. هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟ | نَعَمْ! دَامَ النَّهْرُ جَارِيًا. |
| ۹. هَلِ الْبَابُ مَفْتُوحٌ؟ | لَيْسَ الْبَابُ مَفْتُوحًا. |
| ۱۰. هَلِ الشَّاةُ عَرَجَاءُ؟ | لَيْسَتِ الشَّاةُ عَرَجَاءً. |

| | |
|------------------------------|---|
| ۱۱. الْوَلَدُ صَالِحٌ. | مَا زَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا. |
| ۱۲. الْوَلَدَانِ صَالِحَانِ. | مَا زَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحِينَ. |
| ۱۳. الْأَوْلَادُ صَالِحُونَ. | مَا زَالَ الْأَوْلَادُ صَالِحِينَ يَا صُلْحَاءَ |
| ۱۴. الْبِنْتُ مُهْدَبَةٌ. | مَا زَالَتْ الْبِنْتُ مُهْدَبَةً. |
| ۱۵. الْبَنَاتُ مُهْدَبَاتٌ. | لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهْدَبَاتٍ. |

تنبیہ ۸: مذکورہ پندرہ جملوں پر ان داخل کر کے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو:

| | |
|---------------------------------------|--|
| ۱۶. هَلِ التَّلْمِيذُ حَاضِرٌ؟ | مَا فَتِيَّ التَّلْمِيذُ حَاضِرًا. |
| ۱۷. أَأَنْتَ جَالِسٌ إِلَى الظُّهْرِ؟ | أَنَا أَجْلِسُ مَا دَامَ أَبِي جَالِسًا. |
| ۱۸. أَهَذَا أَخِي؟ | لَيْسَ هَذَا أَخَاكَ. |
| ۱۹. هَلِ الرَّمَّانُ حَامِضٌ. | لَيْسَ الرَّمَّانُ بِحَامِضٍ. |

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو:

| | |
|--------------------------------|-------------------------------------|
| ۱. كَانَ الْوَلَدُ | ۲. صَارَ الْجَوُّ |
| ۳. كَانَ الرَّجُلَانِ | ۴. أَصْبَحَ الرَّجَالُ |
| ۵. كَانَتْ الْبِنْتُ | ۶. صَارَتِ الْمَرَاتَانُ |
| ۷. أَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ | ۸. أَمْسَى الْمَطْرُ |
| ۹. بَاتَ الْمَرِيضُ | ۱۰. سَيَكُونُ التَّلَامِيذَةُ |

۱۱. لَيْسَ الْقَمِيصُ
 ۱۲. أَنَا أَقَوْمٌ مَا دَامَ
 ۱۳. أَلَيْسَ صَادِقًا.
 ۱۴. مَا زَالَ الْعَمَامُ
 ۱۵. أَلَيْسَتْ مُهَذَّبَاتٍ.
 ۱۶. مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ جَالِسًا.

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو:

۱. صَارَ الطَّيْنُ خَزَفًا. (مٹی ٹھیکرا بن گئی)

(صَارَ) فعل ناقص ماضی، مبنی ہے فتح پر۔

(الطَّيْنُ) اسم ہے فعل ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

(خَزَفًا) خبر ہے فعل ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲. قَدْ يَصِيرُ الْجَاهِلُونَ عَالِمِينَ. (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں)

(قَدْ) حرف تبعیض ہے، یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع پر تبعیض

کے معنی میں۔

(يَصِيرُ) فعل ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الْجَاهِلُونَ) اسم ہے فعل ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے، اسکے رفع کی علامت ”وْنَ“ ہے۔

(عَالِمِينَ) خبر ہے فعل ناقص کی، اس لیے منصوب ہے اسکے نصب کی علامت ”يْنَ“ ہے۔

فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ مکان کشادہ تھا۔
- ۲۔ خادم چست تھا۔
- ۳۔ پیر ہن لمبا ہو گیا۔
- ۴۔ شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی۔
- ۵۔ بیمار نے آرام سے رات گزاری۔
- ۶۔ لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں۔
- ۷۔ ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں۔
- ۸۔ بارش دن میں موسلا دھار رہی۔
- ۹۔ فضا رات میں کثیف رہی۔
- ۱۰۔ سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے۔
- ۱۱۔ لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی۔
- ۱۲۔ جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُونَ

الْأَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گذشتہ سے پیوستہ)

۱۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظِ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں، دراصل وہی افعال ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں، جو ہیں تو افعالِ تامہ (دیکھو درس ۳۷-۱) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں، اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:

| | |
|--|---|
| عَادَ يَعُوذُ (لوٹنا، ہونا) | تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا، ہو جانا) |
| ارْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھر جانا، ہو جانا) | اسْتَحَالَ يَسْتَحِيلُ (محال یا مشکل ہونا، بن جانا) |

ان کے سوا اور بھی کئی افعالِ فعلِ ناقص کے طور پر آ جاتے ہیں۔ ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں، پہلے معنی کے لحاظ سے تامہ ہیں اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں:

عَادَ الْخَلِيلُ مِنْ مَكَّةَ. (خلیل مکہ سے لوٹا)۔

عَادَ الْخَلِيلُ حَاجًّا. (خلیل حاجی ہو گیا)۔

تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ. (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)۔

تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبِيًّا. (دودھ پنیر بن گیا)۔

ارْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِينِهِ. (زید اپنے دین سے پھر گیا)۔

ارْتَدَّ الْأَعْمَى بَصِيرًا. (اندھا بینا ہو گیا)۔

اِسْتَحَالَ الْأَمْرُ. (کام مشکل ہو گیا)۔

اِسْتَحَالَتِ الْحَمْرُ خَلًّا. (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی كَانَ بھی تامہ ہوتا ہے، اس وقت اسکے معنی ہوتے ہیں ”موجود ہونا“ یا ”پایا جانا“:
كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا)۔
اس مثال میں كَانَ اور لَمْ يَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے، اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لیے وہ تامہ کہلائے گا۔

۳۔ أَصْبَحَ اور أَمْسَى بھی تامہ ہو جاتے ہیں، جب ان کے معنی ہوں گے ”صبح کرنا“ یا ”صبح کے وقت آنا“، ”شام کرنا“ یا ”شام کے وقت آنا“:

أَصْبَحْنَا يَا أَمْسَيْنَا بِالْخَيْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے)

أَصْبَحَ يَا أَمْسَى عَلَيْهِمُ الطُّوفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آپہنچا)۔

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامہ ہو جاتا ہے:

دَامَ مَجْدُكُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)۔

۵۔ یاد رکھو دعا میں یا بد دعا میں اکثر فعل ماضی ہی بولا جاتا ہے، مگر معنی مضارع کے لیے جاتے ہیں اور مانا نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں:

كَانَ اللَّهُ فِي عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے)

لَا زِلْتُمْ سَالِمِينَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)

طَالَ عُمْرُهُ (اس کی عمر دراز ہو)

لَا بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے، یہ بد دعا ہے)

کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: **يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ** (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعل ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں:

كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)

اس کو **كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ** بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں **صَغِيرًا كَانَ أَوْ كَبِيرًا**۔

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف، تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: **كَانَ لِي غُلَامٌ، كَانَ عِنْدِي غُلَامٌ** (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)

۷۔ **يَكُونُ** (گان کا مضارع) پر کوئی حرف جازم (دیکھو سبق ۲۱-۲) داخل ہو تو بعض

اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی **لَمْ يَكُنْ** (وہ نہیں تھا) سے **لَمْ يَكْ، لَا تَكُنْ** سے **لَا تَكْ، لَمْ أَكُنْ** سے **لَمْ أَكْ** ہو جاتا ہے:

لَمْ أَكْ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جاہر بد بخت نہیں تھا)۔

لیکن جب مابعد سے ملا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا: **لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا** (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں **لَمْ يَكِ الْوَلَدُ** نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کسی قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے

حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملہ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے۔ (دیکھو سبق ۶-۷) خبر کی جگہ جملہ فعلیہ یا اسمیہ بھی آ سکتا ہے، اور شبہ جملہ یعنی جار و مجرور اور ظرف بھی آ سکتا ہے۔

اسی طرح فعل ناقص اور **إِنَّ** اور **أَسْ** کے **أَخَوَات** کی خبر کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا

ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:

| | | |
|---|--|---|
| خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ^۱ | كَانَ خَالِدٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ^۲ | إِنَّ خَالِدًا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ^۳ |
| الْشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدٌ ^۴ | كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدٌ ^۵ | إِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهُ شَدِيدٌ |
| الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ | كَانَتِ الْهَرَّةُ فِي الْبَيْتِ | إِنَّ الْهَرَّةَ فِي الْبَيْتِ |
| الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ | كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ | إِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ |

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو، سمجھ جاؤ گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالوں میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر ہو مستتر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف اشارہ کرتی ہے، یہی ضمیر فاعل ہے۔ الْقُرْآنَ مفعول ہے، فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رُفعی میں سمجھا جائے گا، مگر درمیانی مثال میں چونکہ یہ جملہ کَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لیے حالتِ نَصبی میں سمجھا جائے گا۔ دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملہ اسمیہ آیا ہے، اس میں بھی ایک ضمیر مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جار و مجرور ہے۔

اور چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ: اعرابِ محلی اور تقدیری: تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر، فاعل ہو یا مفعول، ہر ایک کے لیے اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسمِ معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی

۱۔ خالد قرآن پڑھتا ہے۔ ۲۔ خالد قرآن پڑھتا تھا۔ ۳۔ بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے۔

۴۔ موسمِ سرما کی سردی سخت تھی۔ ۵۔ موسمِ سرما کی سردی سخت تھی۔

حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مبنی ہیں یا مرکب تو محل و موقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے، ایسے فرضی اعراب کو اعراب محلی کہتے ہیں مثلاً: جَاءَ هَذَا^۱ میں هَذَا فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے، مگر مبنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا، اس لیے اس جملے میں هَذَا کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحل کہیں گے۔ رَأَيْتُ هَذَا^۲ میں هَذَا مفعول ہے اس لیے اس محلاً منصوب یا منصوب المحل کہا جائے گا، اور قُلْتُ لِهَذَا^۳ میں هَذَا حرف جر کے بعد آیا ہے اس لیے اسے محلاً مجرور یا مجرور المحل کہیں گے۔

تم نے حصہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھا ہے کہ اسم مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا، اور اسم منقوص (جس کے آخر میں یا ہو) پر حالتِ رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا، ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کر لیا جائے تو وہ بھی محلی ہے، مگر کتبِ صرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. قَدْ يَصِيرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا. (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے)

(قَدْ) حرفِ تَقْلِيل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تَقْلِيل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(يَصِيرُ) فعل ناقص مضارع، مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعل ناقص کا، اس لیے مرفوع ہے۔

^۱ تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مبنی ہوتا ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعل ناقص کی، اس لیے منصوب ہے۔

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲. بَاتَ الْمَرَضِيُّ مُتَأَلِّمِينَ. (بیماروں نے دکھ میں رات گزاری)

(بَاتَ) فعل ناقص، ماضی ہے، مبنی ہے فتح پر۔

(الْمَرَضِيُّ) جمع ہے مَرِيضٌ کی۔ اسم ہے فعل ناقص کا، حالتِ رفعی میں ہے مگر اسم مقصور

ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جاسکتا، اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(مُتَأَلِّمِينَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لیے منصوب ہے۔ اسکے نصب کی علامت ”يْنَ“

ہے، کیونکہ جمع مذکر سالم ہے۔ (دیکھو سبق ۱۰-۵)

فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۳. صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهُ شَدِيدًا. (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے

کی سردی سخت ہوگئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهُ شَدِيدًا) جملہ اسمیہ ہو کر خبر

ہے، تفصیل حسب ذیل ہے:

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتح پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لیے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدُهُ) بَرْدٌ دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے۔ ہ ضمیر مجرور ہے، مبنی ہے، مضاف الیہ ہے

اس لیے محلاً مجرور کہیں گے۔

(شَدِيدًا) خبر ہے دوسرے مبتدا کی، مرفوع ہے۔

مبتدا اثنائی اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی، جو کہ اسم ہے

فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لیے محلاً منصوب کہا جائیگا۔
فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴. مَا زَلْنَا نَرَىٰ عَجَابًا خَلَقَ اللَّهُ. (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)

اس جملے میں (مَا زَلْنَا) فعل بافاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اس کا اسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ نیچے تفصیل دیکھو:

(مَا زَلْنَا) فعل ناقص ماضی جمع متکلم مَا زَالَ سے۔ اس میں (نَا) ضمیر، مبنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا، اس لیے محلاً مرفوع۔

(نَرَىٰ) فعل مضارع، محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع۔

(عَجَابًا) مفعول ہے اس لیے منصوب ہے، مضاف بھی ہے۔

(خَلَقَ اللَّهُ) مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی، اس لیے اسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعل ناقص اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۶

| | |
|---|---|
| اَوْصَىٰ (۱) وصیت کرنا | اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا |
| تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا، مقصد کو پہنچنا | تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا، اصلاح کر لینا |
| جَادَ (ن، و) سخاوت کرنا | ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا، لگا تار کوشش کرنا |
| عَكَفَ (عَلَيْهِ) کسی چیز کے پاس ٹھہرے رہنا | عَبَّرَ (ن) عبور کرنا، پار کرنا |

| | |
|--|--|
| حَقَّقْ (۲-اس کا مصدر تَحْقِيقٌ ہے) ثابت | هَدَّدَ (۲-اس کا مصدر تَهْدِيدٌ ہے) ڈرانا، دھمکانا |
| الْأَلْمَانُ جَرْمَنِي | إِدِيْسُونُ اِيْدِيْسِن، امریکا کا مشہور موجد |
| أَمَلٌ (جہ اَمَالٌ) اُمید | أَنْبِي (اسم استفہام ہے) کس طرح؟ |
| إِنْتَقَالَ اِيك جگہ سے دوسری جگہ جانا | بِسَاطُ فَرَش، غالیچہ |
| بَغِيٌّ سَرَكَش، بدکار | الْحَاكِي نَقَالَ، آج کل فونوگراف کے لیے استعمال ہوتا ہے |
| زَهْرَةٌ تازگی، خوشمنائی، پھول | سَمَاحَةٌ سَخَاوَت، چشم پوشی |
| سَوَاءٌ برابر | طَائِفَةٌ گروہ |
| طَائِرٌ پرندہ | طَائِرَةٌ يَاطِيَارَةٌ ہوائی جہاز |
| طَيْرَانٌ (مصدر ہے طَارَكَ) اُڑنا | طَيَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا |
| طِينٌ کچھڑ | عَزْمٌ پختہ ارادہ |
| فَتَاةٌ جوان عورت (اس کا مذکر فَتَى ہے) | فُضُولٌ ضرورت سے زیادہ، بچا ہوا |
| لَذِيْ پَاس، لَذِيْكَ تیرے پاس | مَبْلَغٌ رسائی، پہنچنے کی حد |
| الْمُحِيْطُ بڑا سمندر | الْمُحِيْطُ الْاِطْلَنْطِيُّ بجزائلائٹک |
| مُذْنَبٌ گناہ گار | مِرْيَةٌ شَك |
| مُسْتَحِيلٌ مشکل، محال | مُسْتَرِيْحٌ با آرام |
| مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا | مَوَدَّةٌ دوستی |
| نَجَاحٌ کامیابی | هَفْوَةٌ (جہ هَفَوَاتٌ) لغزش، غلطی |

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعال ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو:

۱. لَا أَخَافُ أَنْ أَصْبِحَ فَقِيراً لَكِنِّي أَخَافُ أَنْ أُمْسِيَ مُذْنِباً.
۲. قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيْداً.
۳. يَا فَتَاةُ! كُونِي مُطْمَئِنَّةً.
۴. ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِينَ عَلَى أَصْنَامِهِمْ.
۵. بَاتَ الْمَرِيضُ مُسْتَرِيحاً وَأَضْحَى صَاحِحاً.
۶. دُمْتُمْ سَالِمِينَ.
۷. أَلَسْتَ ابْنَ الْأَمِيرِ؟
۸. النَّاسُ لَيْسُوا سَوَاءً.
۹. مَا زِلْنَا نَاطِرِينَ إِلَى زَهْرَةِ الْوَرْدِ.
۱۰. لَا نَزَالَ نَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ.
۱۱. لَا يَبْرُحُ الْحَقُّ مُنْتَصِراً.
۱۲. مَا أَنْفَكَ الْبَاطِلُ مَهْزُوماً.
۱۳. مَا فَتِنَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ.
۱۴. أُسْكُتُ مَا دَامَ السَّكُوتُ نَافِعاً.
۱۵. إِنِّي لَا أَبَالِي بِالتَّهْدِيدِ حَتَّى مَا دُمْتُ بَرِيئاً.
۱۶. مَا بَرَحَ إِدْيُسُونُ الْأَمْرِيكِيِّ يُجْرَبُ حَتَّى تَوَفَّقَ إِلَى اخْتِرَاعِ الْحَاكِمِيِّ
[الْفُونُونُ عَرَفَ] الَّذِي يَحْفَظُ الصُّوْتَ وَيُعِيدُهُ.

۱۷. قَدْ يَسْتَحِيلُ الْهَوَاءُ مَاءً.
۱۸. كُونُوا مُسْلِمِينَ وَلَا تَعُوذُوا كُفَّارًا.
۱۹. لَا تَجْلِسُ مَا لَمْ يَجْلِسْ أَبُوكَ.
۲۰. اللَّهُ فِي عَوْنِ عَبْدِهِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ.
۲۱. إِنَّ الْعِدَاوَةَ تَسْتَحِيلُ مَوَدَّةً بَتَدَارُكَ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ
۲۲. لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَمَاحَةً حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَكَ لَدَيْكَ قَلِيلٌ

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. قَالَتْ [مَرْيَمُ] اِنِّى يَكُونُ لِىْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمَسِّنِى بَشَرٌ وَلَمْ اَكْ بَغِيًّا.
۲. فَلَا تَكْ فِى مَرِيَّةٍ مِنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ.
۳. قَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَى عَلَى شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ.
۴. وَقَالُوا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتَّى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوسَى.
۵. وَاَنْظُرْ اِلَى الْهَيْكَلِ الَّذِى ظَلَّتْ [ظَلَّتْ] عَلَيْهِ عَاكِفًا.
۶. اَوْصَانِى بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا كُنتُ حَيًّا.
۷. فَمَا اسْتَقَامُوا لَكُمْ فَاسْتَقِيمُوا لَهُمْ.
۸. فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ الْاَقَاهُ [الْفِى قَمِيصٍ يُوسَفَ] عَلَى وَجْهِهِ [عَلَى وَجْهِ يَغْفُوْبَ] فَارْتَدَّ بَصِيْرًا.

۱، ۲ میں ما کے معنی ہیں ”جب تک“ یہ ما ظرفیہ ہے۔ ۳ ما موصولہ ہے یعنی ”جو کچھ“۔

۴، ۵ میں ما کے معنی ہیں ”جب تک“ یہ ما ظرفیہ ہے۔

۹. فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ [تامہ] وَحِينَ تَصْبِحُونَ [تامہ].

۱۰. خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتْ [تامہ] السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ.

مشق نمبر ۳۳

ذیل کی عبارت میں افعال ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے اَحْوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شبہ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں:

كَانَ النَّاسُ يَطْنُونَ اَنَّ فَنَ الطَّيْرَانَ نَجَاحَهُ مُسْتَحِيلٌ، وَصَارُوا يَسْخَرُونَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيقِهِ، لِاَنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزَمَهُ مَحْدُوْدٌ، وَاِنَّهٗ لَنْ يَزَالَ عَلَىٰ حَالْتِهٖ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلَكِنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ اِمَالَهُمْ بَعِيْدَةٌ، فَتَابَرُوا حَتَّىٰ تَمَّ نَجَاحُ الطَّيْرَانَ، وَاَصْبَحَتْ الطَّيْرَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاَسْتَطَاعَ النَّاسُ اَنْ يَعْبُرُوا بِهَا الْمُحِيْطَ الْاِطْلَنْطِيَّ مِنْ اَمْرِيْكَآ اِلَىٰ اُوْرُبَّا بِاَلَا خَوْفٍ، كَاَنَّهٗمْ فَوْقَ بَسَاطِ سُلَيْمَانَ.

وَأَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْأَلْمَانِ سَبَقُوا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَائِرَةِ تَطِيرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَتَذْهَبُ حَيْثُ أُرْسِلَتْ، فَإِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْاِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ اَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيْمٌ.

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے۔
- ۲۔ تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو۔
- ۳۔ ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے۔
- ۴۔ کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔
- ۵۔ تم نے کس طرح صبح کی؟
- ۶۔ ہم نے خیریت سے صبح کی۔
- ۷۔ کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟
- ۸۔ کیا تم نے تکلیف میں رات گزاری؟
- ۹۔ نہیں! ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّينَ] رات گزاری۔
- ۱۰۔ محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے۔
- ۱۱۔ ہم ہمیشہ ان کو تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پالیا۔
- ۱۲۔ جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ۔
- ۱۳۔ تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُونَ

أَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱- كَادَ (قريب ہونا)، كَرَبَ (قريب ہونا)، أَوْشَكَ (قريب ہونا)، عَسَى (امید ہے، شاید) افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ: كَرَبَ اور أَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲- یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعل مضارع کا آنا ضروری ہے: كَادَ الطِّفْلُ يَقُومُ (قريب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعال مقاربہ بھی افعال ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں، فرق یہ ہے کہ افعال مقاربہ کی خبر کی جگہ فعل مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعل مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مستتر ہوتی ہے جملہ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعال مقاربہ کا اسم حالتِ رُفعی میں اور خبر حالتِ نصی میں سمجھو۔

۳- ان فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اُن داخل کرتے ہیں کبھی نہیں، لیکن عَسَى اور أَوْشَكَ کے بعد اُن کا لانا ہی بہتر ہے:

عَسَى زَيْدٌ أَنْ يَقُومَ (قريب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، كَادَ اور كَرَبَ کے بعد نہ لانا ہی بہتر ہے۔

۴- عَسَى اور أَوْشَكَ کے بعد فعل مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسَى أَنْ يَقُومَ زَيْدٌ (قريب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے) اور كَادَ وغيرہ میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ کَاذُ كَامِضَارِعٍ يَكَاذُ (خَافٌ، يَخَافُ كَ جِيسَا) اور أُوشِكُ كَا يُوشِكُ هَے۔ ان دونوں كَا ماضِي اور مضارع دونوں مستعمل هیں۔ عَسَى كَا صرف ماضِي مستعمل هے، اس كِي گردان رَهِي كِي طرَح كَر لُو۔ كَرَبَ كَا بهي مضارع مستعمل نهِي هے۔

۶۔ شَرَعَ، طَفِقَ، جَعَلَ، قَامَ اور أَخَذَ بهي افعال مقاربه كِي طرَح استعمال هوتے هیں، ليكن اُن كے بعد اُن نهِيں آتا۔ ان سب كے معنی هیں ”شروع كرنا“ يا ”كرنے لگنا“: أَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِي (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۴۵

ذيل كے جملوں كِي تحليل كرو:

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَشْفِيكَ (اُميد هے كه اللہ تعالیٰ تجھے تندرست كر دے)۔

تَكَادُ السَّمَاوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ (قريب هے كه آسمان پھٹ جائیں)۔

أَوْشَكَ اَنْ يُفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قريب هے كه مدرسہ كا دروازہ كھولا جائے)۔

ان كِي تحليل اس طرَح كرو:

(عَسَى) فعل مقارَب۔

(اللّٰهُ) فعل مقارَب كا اسم۔

(اَنْ) حرف ناصب مضارع۔

(يَشْفِي) فعل مضارع معروف، منصوب هے اَنْ كِي وجہ سے، اس ميں ضمير (هُوَ) مستتر

هے جو لفظ اللّٰهُ كِي طرف راجع هے اور وهي اس كا فاعل هے۔

(ك) ضمير منصوب متصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول هے، اس ليے اسے منصوب المحل

كهیں گے۔

فعل مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے عَسَىٰ کی، محلاً منصوب، عَسَىٰ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔
اسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو، لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعل مقارب کی خبر مقدم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۷

| | |
|---|--|
| أَبَىٰ (يَأْبَىٰ) انکار کرنا | أَحْرَقَ جَلَانَا |
| أَذَابَ (أ-و) پگھلانا | إِشْتَعَلَ (ع) بھڑکنا |
| أَسْفَرَ (أ) صبح کا خوب اُجالا ہونا | أَقْبَلَ متوجہ ہونا، کسی کی طرف منہ کرنا |
| أَنْفَقَ (أ) خرچ کرنا | بَادَرَ (ب) جلدی کرنا |
| بَعَثَ (ف) بھیجنا، اُٹھانا | تَفَحَّصَ (ف) تلاش کرنا |
| تَفَطَّرَ (ف) پھٹ جانا | جَرَى (ض، ی) جاری ہونا، دوڑنا |
| خَصَفَ (ض) لپٹانا | طَارَ (ض، ی) اُڑنا |
| فَاقَ (ن، و) بڑھ جانا (مرتبہ میں) | فَقِهَ (س) سمجھنا |
| قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا) | لَامَ (ن، و) ملامت کرنا |
| وَقَعَ (يَقَعُ) گرنا، واقع ہونا | أُمْنِيَّةٌ (جہ اُمَانِيَّةٌ) آرزو |
| حَطَبٌ جلانے کی لکڑی | خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے |
| ذُونٌ بغیر، سوا | رُكُوبٌ سواری |
| سَبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (س) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا، گھڑ دوڑ | شَابٌ (جہ شُبَّانٌ) جوان |

| | |
|--|-----------------------------|
| عَادِيٌّ مَعْمُولِي | غَزَالٌ هَرْن |
| فَرَجٌ كَشَادُغِي | فَرَجٌ يَا فَرَحَةَ خَوْشِي |
| مَقَامٌ مَحْمُودٌ جس مقام سے جناب رسولِ خدا ﷺ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے۔ | هَوْنٌ وَقَارٌ نَرْمِي |
| وَرَقٌ پتہ، کتاب کا ورق | وَطَاةٌ شَدَتْ |

مشق نمبر ۴۶

۱. كِدْنَا نَطِيرُ مِنَ الْفَرَجِ.
۲. أَوْشَكَتْ أَمَانِي الْكِسْلَانَ تَقْتُلُهُ؛ لِأَنَّ يَدَيْهِ تَأْبِيَانِ الْعَمَلِ.
۳. أَخَذْتُ الْوَمُ نَفْسِي.
۴. لَمَّا أَسْلَمَ عَمَارٌ كَانَ كُفَّارٌ مَكَّةَ يَحْرِقُونَهُ بِالنَّارِ، فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَدْعُو لَهُ.
۵. كَرَبَ الْحَطْبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطَاةُ الْحَرِّ.
۶. يُوشِكُ الْحَرُّ يُذِيبُ الْأَجْسَامَ.
۷. أَخَذْنَا نَصْلِحُ ثِيَابَنَا وَأَسْلِحَتَنَا.
۸. عَسِينُ أَنْ يَحْضُرَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفْحِصِ أَحْوَالِ أَوْلَادِهِنَّ.
۹. تَكَادُ الْمَرْأَةُ تَفُوقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ.
۱۰. إِذَا أَسْفَرَ الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْأَزْهَارَ وَالْأَثْمَارَ.
۱۱. كِدَنْ يَمْتَنُ مِنْ شِدَّةِ الْأَلَمِ.

۱۲. عَسَىٰ الٰهَمُّ الَّذِي اُمْسِيْتُ فِيهِ يَكُوْنُ وِرَائَهُ فَرَجٌ قَرِيْبٌ
 ۱۳. اِذَا انْصَرَفْتَ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكْذِبْ اِلَيْهِ بِوَجْهِ اِحْرَ الدَّهْرِ تُقْبَلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

۱. فَذَبْحُوهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ.
۲. عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.
۳. طَفِيْقًا [اِذْمُ وَحَوَّاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ.
۴. عَسَىٰ اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ.
۵. تَكَاذُ السَّمُوْتُ يَتَفَطَّرْنَ.
۶. لَا يَكَاذُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا.
۷. عَسَىٰ اللّٰهُ اَنْ يَّاتِيْنِيْ بِهِمْ جَمِيْعًا.
۸. قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا.
۹. ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ، اِذَا اُخْرَجَ يَدُهُ لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُوْرًا فَمَا لَهُ مِنْ نُوْرٍ.

مشق نمبر ۳۷

تنبیہ: ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:

كان لي حصان عربي جميل المنظر سميناه بالغزال؛ لأنه كان سريع السير، حتى كاد أن يسبق السيارات، وكان لا يزال يسبق الخيل في السباق (گھڑوڑ)، وفاز بكثير من الإنعامات، حتى صرت غنيا بسببه. يوما رأيتہ قد أصبح مريضاً وأوشك أن يموت، فظل قلبي متألماً، وبادرت

إلى علاجه، وأنفقت عليه ألف ربية ليعود إلى حاله السابق، لكن لم يعد صحيحا كما كان أولًا، وما انفكت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق أهلا للمسابقة، لكنه ما برح يجري جريا (معمول چال) عاديا، فلم أزل أستعمله للركوب ما دام شابا قويا.

وكان ولدي الصغير يركبه فيفرح ويصهل، ليسرّ الولد، ويمشي به هونا، لكيلا يخاف الولد ولا يقع على الأرض.

وكان يفهم القول والإشارة كالإنسان ويفعل ما يقال له، فكأن ذلك الحيوان كان يجيبنا بغير اللسان. وفي السنة الماضية مرض ومات، فتأسفنا كثيرا، وبعد ذلك الحصان ما وجدنا مثله إلى الآن.

اشعار

| | |
|-----------------|-------------------|
| قد كان كالإنسان | إنّ الغزال حصاننا |
| ويجيب دون لسان | هو كان يفهم قولنا |
| فيسر كالفرحان | ولد صغير يركبه |
| يجري بالاطمئنان | يمشي ويصهل فرحة |

الدَّرْسُ الْأَرْبَعُونَ

۱. أفعال المدح والذم

مدح و ذم کے افعال

۱- نِعَمَ (در اصل نِعَمَ) مدح (تعریف) کے لیے ہے، اور بئسَ (در اصل بئسَ) مذمت کے لیے۔ ان کا فاعل اکثر معرف باللام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذم ہوتا ہے:

نِعَمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے)۔

بئسَ غلامُ الرَّجُلِ عاصِمٌ (عاصم [نامی] مرد کا برا غلام ہے)۔

ان مثالوں میں خَالِدٌ اور عاصِمٌ مقصود بالمدح اور مقصود بالذم ہیں۔ ترکیب میں خَالِدٌ اور عاصِمٌ کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مل کر خبر مقدم مانتے ہیں۔

۲- کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شئیء) آتا ہے: نِعَمًا هِيَ (در اصل نِعَمَ مَا هِيَ: اچھی چیز ہے وہ)۔

اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعَمَ رَجُلًا خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اس صورت میں نِعَمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے، اور رَجُلًا اس کی تمیز واقع ہوا ہے اسی لیے منصوب ہے، (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئے گا) فعل و فاعل اور تمیز مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور خَالِدٌ جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳- کبھی مقصود بالمدح یا بالذم کو حذف کر دیتے ہیں:

نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ = ایوب اچھا بندہ ہے)
 نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ [اللَّهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔
 نِعْمَ كَامَوْثٍ نِعْمَتٌ اور بِنَسٍّ كَابِنَسَّتْ ہے: نِعْمَتِ الْإِبْنَةِ فَاطِمَةُ وَبِنَسَّتِ
 الْمَرْأَةُ غَادِرَةٌ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بری عورت ہے)۔

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل کی وحدت، تشنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَدًا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَا حَبَدًا اور سَاءَ کو بِنَسٍّ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَدًا الْإِتْفَاقُ وَلَا حَبَدًا (یا سَاءَ) الْإِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)۔

تنبیہ ۱: حَبٌّ فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے، اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲: سَاءٌ (برا ہونا، برا لگنا، بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردانِ قَالَ يَقُولُ کی طرح ہوتی ہے۔

۲. صِيغَتَا التَّعْجَبِ

تعجب کے دو صیغے

۱۔ مَا أَفْعَلَهُ اور أَفْعَلُ بِهِ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِيغَتَا التَّعْجَبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں:

مَا أَحْسَنَهُ يَا أَحْسَنُ بِهِ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے)۔

اسی طرح ۲ اور ۳ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اسم ظاہر (مذکر، مؤنث، واحد، تشنیہ

یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا:
 مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور
 أَحْسَنُ بَرَشِيدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔
 مَا أَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔
 أَقْصِرُ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ قد ہیں)۔

۲۔ مَا أَحْسَنَ رَشِيدًا کے لفظی معنی ہوں گے ”کس چیز نے حسین (صاحبِ حسن) بنایا
 رشید کو“ گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ ”رشید کتنا
 حسین ہے۔“

أَحْسَنُ بَرَشِيدٍ کے لفظی معنی ہوں گے ”رشید کو حسین سمجھ“، یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر
 ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حسن کا اعتراف کرے۔ اس میں ”ب“ زائد ہے۔ شاید
 اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ: نحو یوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف
 کیا ہے، مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب
 ابھی مشق نمبر (۴۸) میں لکھی جائے گی۔

۳۔ ماضی کے لیے كَمَا اور مستقبل کے لیے يَكُونُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ
 أَجْمَلَ مَنْظَرِ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُونُ أَطْيَبَ مَنْظَرِ الْبَحْرِ
 (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے، اور ثلاثی مجرد کے جو مادے رنگ یا
 عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے، لیکن

انکے مصدروں پر اَشَدَّ یا اَشْدُدُ یا اَعْظَمُ لگانے سے یہ معنی پیدا کیے جاسکتے ہیں:
 مَا اَشَدَّ اِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علما کو کتنی زیادہ عزت دیتے ہیں)۔
 اَعْظَمُ بِمُسَابَقَةِ الْمُبْدِرِ اِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کر نیوالا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے)۔
 مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجَنَةِ الْاِبْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے)۔
 مَا اَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا.

۲. اَحْسِنُ بِرَشِيْدٍ.

اس طرح:

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے۔

(اَحْسَنَ) فعل ماضی، مبنی ہے فتح پر۔ اس میں ضمیر (هُوَ) مستتر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع۔

(رَشِيْدًا) مفعول ہے اس لیے منصوب۔

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلاً مرفوع، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

(اَحْسِنُ) فعل امر، تعجب کے لیے ہے، مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع، (ب) حرف جار ہے، اس جگہ زائد واقع ہوا ہے۔

(رَشِيْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لیے منصوب المحل ہے۔

فعل تعجب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۸

| | |
|---|--|
| أَوَابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف | أَخْفَى (۱) چھپانا |
| أَبْيَضًا سفیدی (ابْيَضٌ کا مصدر) | خِيَارٌ ککڑی، کھیرا |
| رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں | شُرْكَ شریک کرنا |
| شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سرخی | عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا |
| عَاذِلٌ ملامت کرنے والا | عَاقِبَةُ انجام |
| عَشِيرٌ دوست، رشتہ دار | قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بد دعا ہے) |
| قَصْوَاءُ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی کا نام ہے | مَا أَحْلَى کیا ہی میٹھا ہے (حُلُوٌّ سے بنا ہے) |
| مَا أَرْدَأَ کیا ہی رڈی ہے (رَدِيءٌ سے بنا ہے) | مَا أَجْوَدَ کیا ہی عمدہ ہے (جَيِّدٌ سے بنا ہے) |
| مُرْتَفَقٌ آرام گاہ | مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا |
| مَقْتٌ غصہ | مَوْلَى آقا |
| هَوَى مَحَبَّة، عشق، خواہش | |

مشق نمبر ۴۹

۱. نِعْمَ هُوَ لِأَوْلَادِ الْأَوْلَادِ مَا أَحْسَنَهُمْ.
۲. بئسَ هَذَا الْخِيَارُ مَا أَرْدَأَهُ.
۳. نِعْمَ الصِّدْقُ وَنِعْمَتُ عَاقِبَتُهُ، وَبئسَ الكِذْبُ وَبئسَتْ عَاقِبَتُهُ.

٤. حَبَدًا إِطَاعَةَ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَدًا عِصْيَانُهُمَا.
٥. سَاءَتِ الْمَرْأَةُ سَلْمَى مَا أَقْبَحَهَا.
٦. مَا أَسْبَقَ الْفَاسِقَ إِلَى مَقْتِ اللَّهِ.
٧. مَا أَكْبَرَ مَقْتِ اللَّهِ عَلَى الْمُشْرِكِ.
٨. مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ وَمَا أَفْجَحَ تِلْكَ الْإِبْنَةَ.
٩. هَذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا أَسْهَلَهُ، وَتِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا أَصْعَبَهَا.
١٠. نِعِمَّتِ النَّاقَةُ قِصَوَاءً، مَا أَجْوَدَهَا.
١١. مَا أَشَدَّ تَكْرِيمِ الْعُلَمَاءِ وَمَا أَعْظَمَ تَذَلُّلِ الْجُهَلَاءِ.
١٢. نِعَمَ الْوَالِدُ أَنْتَ، وَمَا أَحْسَنَكَ.
١٣. أَعْظَمَ بَعْلِمِهِ وَأَشَدُّ بِجَهْلِكَ.
١٤. نِعِمَّتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةً.
١٥. مَا أَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةِ.
١٦. مَا يَكُونُ أَعْظَمَ أَبْيَضًا نُورَ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ.
١٧. أَلْمِدَادُ فِي هَذِهِ الدَّوَاةِ [يا المحبيرة] أَسْوَدُ مَا أَشَدَّ سَوَادَهُ.
١٨. سَرَّنِي مَا سَمِعْتُ وَسَاءَ نَبِي مَا رَأَيْتُ.
١٩. أَلَا! حَبَدًا عَاذِرِي فِي الْهَوَى وَلَا حَبَدًا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ

مِنَ الْقُرْآنِ

١. قُتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرَهُ.

٢. أَسْمِعْ بِهِ وَأَبْصُرْ.

۳. بَسَّ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا.
۴. نَعَمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ.
۵. لَبَسَ الْمَوْلَى وَلَبَسَ الْعَشِيرُ.
۶. بِسْمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ.
۷. إِنْ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ، وَإِنْ تُخْفَوْهَا وَتَوْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ.
۸. سَيِّئٌ وَجُوهٌ الَّذِينَ كَفَرُوا.

مشق نمبر ۵۰

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

- ۱۔ یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے۔
- ۲۔ وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے۔
- ۳۔ محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے۔
- ۴۔ شرک بری چیز ہے اور کتنی بری ہے۔
- ۵۔ یہ تر بوز نکلتا ہے اور کیا ہی رڈی ہے۔
- ۶۔ میری اونٹنی کتنی عمدہ ہے۔
- ۷۔ نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے۔
- ۸۔ گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے۔
- ۹۔ سخاوت اچھی ہے اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے، اور بخل بری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی برا ہے۔

۱۰۔ براہے فضول خرچ اور براہے فضول خرچی کا انجام۔

۱۱۔ تمہارا لڑکا کیا ہی صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

مشق نمبر ۵۱

کِتَابٌ مِنْ تَلْمِیْذِ اِلٰی اَبِیْهِ

سَيِّدِي الْوَالِدِ الْأَمَّجَدِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ!

بَعْدَ إِهْدَاءِ وَاجِبِ الْإِحْتِرَامِ، أَعْرَضَ لِحَضْرَتِكَ أَنِّي طَالَمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ
أَكْتُبَ إِلَيْكَ رِسَالَةً تُسْرِكُ وَأُمِّي الْمُحْتَرَمَةَ وَجَمِيعَ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَحَيْثُ
إِنِّي ظَفَرْتُ ۱ الْيَوْمَ بِمُنَايَ ۲ بَادَرْتُ بِهِ لِمَسْرَتِكُمْ أَجْمَعِينَ.

أَوَّلًا: أَنِّي تَمَمْتُ بِحَوْلِ ۳ اللَّهِ وَقُوَّتِهِ مَعْرِفَةَ الْأَفْعَالِ وَأَقْسَامِهَا، فَالآنَ أَنَا
أَسْتَطِيعُ أَنْ أَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهُ وَصَيَغَتَهُ وَقِسْمَهُ، وَلِهَذَا قَدْ اِزْدَادَتْ
لِي قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِي الْعَرَبِيَّةِ.

ثَانِيًا: أَبَشَرُكُمْ جَمِيعًا بِغَايَةِ السُّرُورِ أَنِّي نِلْتُ بِفَضْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَبِبَرَكَاتِهِ
دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْإِمْتِحَانِ، وَالْمَزِيدُ أَنِّي صِرْتُ الْأَوَّلَ فِي
فَصْلِي.

يَا أَبِي الْمُحْتَرَمِ! إِنِّي لَا أَقْدِرُ أَنْ أُسْكِتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْإِمْتِحَانِ، وَذَلِكَ
أَنَّهُ قَدْ أَجْرَى ۴ حَضْرَاتُ الْمُفْتِشِينَ امْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِي
تَلَقَّوْهَا فِي مُدَّةِ ثَلَاثَةِ الْأَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ، وَاسْتَمَرَّ الْإِمْتِحَانُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ،

أَعْنِي^۱ قَبْلَ أَمْسٍ، وَأَمْسٍ وَالْيَوْمَ إِلَى الْعَصْرِ. ثُمَّ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفْتَشُونَ وَالْأَسَاتِذَةُ، فَدَعَا الْمُدِيرُ التَّلَامِذَةَ فَصَلَّا بَعْدَ فَضْلِ، وَأَعْلَنَ كُلُّ وَاحِدٍ بَدْرَ جَنَّتِهِ^۲ وَنَتِيجَةَ امْتِحَانِهِ.

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَضْلِي وَاصْطَفَى^۳ التَّلَامِذَةَ أَعْلَنَ الْمُدِيرُ أَنِّي كُنْتُ الْأَوَّلَ فِي فَضْلِي. فَتَوَجَّهْتُ نَحْوِي^۴ الْوُجُوهُ وَشَخَصْتُ^۵ إِلَيَّ الْأَبْصَارُ، وَرَمَقَنِي^۶ الْمُدِيرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُورِ وَقَالَ: "أَكْرِمُ بِتَلْمِيذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وَجُودِهِ فِي الْمَدْرَسَةِ، وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهِ نُصَبَ الْعَيْنِ، نَعْمَ التَّلْمِيذُ أَنْتَ وَمَا أَعْظَمَكَ! بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا بُنَيَّ، وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْأَعْمَالِ."

أَمَّا أَنَا يَا وَالِدِي! فَبَقِيْتُ كَأَنِّي مَلَكَتُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَشَرَعَ قَلْبِي يَرْقُصُ، وَكَدَتْ أَطِيرُ بِالسُّرُورِ، وَتَحَوَّلَ تَرَجِي فَرَحًا، وَالْجُرْحُ^۷ الَّذِي كَانَ أَصَابَنِي بِالسُّقُوطِ^۸ فِي الْإِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْدَمَلًا.

يَا أَبَتِ! بِمَا أَنْكَ عَوَّدْتَنِي^۹ عَلَى آدَاءِ شُكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ^{۱۰} عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكَعَتِي الشُّكْرِ وَحَمِدْتُ اللَّهَ كَثِيرًا عَلَى مَا أَسْبَغَ^{۱۱} عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ.

وَلَمَّا أَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ غُطْلَةَ غَدًا وَبَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْأَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَيَّ

۱۔ عننی یعنی قصد کرنا، مراد لینا۔ ۲۔ یہاں درجہ کے معنی نمبر کے ہیں۔

۳۔ اصطفیٰ، اصطفیٰ: صاف باندھنا۔ ۴۔ طرف۔ ۵۔ نظر کی تکلیف بندھ جانا۔

۶۔ کنکھیوں سے دیکھنا۔ ۷۔ جرح زخم۔ ۸۔ گر جانا، قتل ہو جانا۔

۹۔ عوڈ عادت ڈالنا۔ ۱۰۔ صاحب جلال ہونا۔ ۱۱۔ خوب عطا کرنا۔

الْجِبَالِ الْقَرِيبَةِ، وَنَلَبْتُ هُنَاكَ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ نَعُوذُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. إِنَّمَا قَصَصْتُ
هَذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوبَ لِيَزِيدَ انْبِسَاطُكُمْ^۱ جَمِيعًا وَتَطْمَئِنَّ
قُلُوبُكُمْ.

هذا! ☆ وَأَهْدِي إِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَإِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوفًا^۲
بِأَشْوَاقٍ مُشَاهِدَتِكُمْ^۳ أَجْمَعِينَ.
أَطَالَ اللَّهُ ظِلَّ عِرْكَ وَعَاطَفْتِكَ عَلَيَّ وَعَلَى جَمِيعِ أَهْلِ الْبَيْتِ.

وَالسَّلَامُ
إِنُّكَ الْمُطِيعُ
مُحَمَّدَ رَفِيعُ

سوالات نمبر ۱۶

- ۱۔ افعال ناقصہ و تامہ کی تعریف کرو، درس (۳۲) میں افعال ناقصہ کیسے ہیں؟
- ۲۔ افعال ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟
- ۳۔ اِنَّ کے اَخَوَات کیا ہیں؟
- ۴۔ افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوَات کا عمل کیا ہے؟ یعنی ان کے اثر سے جملہ اسمیہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟
- ۵۔ اِنَّ اور كَان کے عمل میں فرق کیا ہے؟
- ۶۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں كَان یا اس کے اَخَوَات کا استعمال ہوا ہو۔
- ۷۔ ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں اِنَّ یا اس کے اَخَوَات کا استعمال ہوا ہو۔

۱۔ انْبِسَاطُ (۶) خوش ۲۔ حَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا ۳۔ دیکھنا، ملاقات کرنا

☆ یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ.....

- ۸۔ افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ میں کیا فرق ہے؟
- ۹۔ افعال مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اُن آتا ہے؟
- ۱۰۔ افعال مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو، پانچ اُن کے ساتھ اور پانچ بغیر اُن کے۔
- ۱۱۔ افعال مدح کون سے ہیں اور افعال ذم کون کون سے ہیں؟
- ۱۲۔ افعال مدح و ذم سے دس جملے مرتب کرو۔
- ۱۳۔ ان جملوں کی تحلیل کرو:

| | |
|--|--|
| قَدْ يُمَسِي الْعَدُوَّ صَدِيقًا. | كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ. |
| كَأَدَّ الْأَعْدَاءُ يُؤَلُّونَ أَدْبَارَهُمْ. | نِعِمَّتِ الْبِنْتُ صَدِيقَةً. |
| عَسَى أَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَى السَّاحِلِ. | دُمْتُمْ سَالِمِينَ. |
| مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ، مَا أَجْمَلَ وَجَنَّتِيهِ؟ | أَخَذَ الْمُفْتَشِشُ (انپڑ) يَكْتُبُ أَسْمَاءَ الْأَوْلَادِ. |
| نِعْمَ الْعَبْدُ. | أَعْظَمُ بَعْلِمِ عَلِيٍّ. |

۱۴۔ ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:

تنبیہ: جو الفاظ سابق میں نہیں گزرے ہیں اُن کے معنی حاشیہ پر لکھ دیے ہیں۔

كان لأسرة غنية صبي لم تبلغ سنه خمس سنين، وكان جميلا وما أجمله، فبات ليلة من ليالي الشتاء بغير لحاف^۱، فأصبح مريضا بالزكام والحمى وأوشك أن يموت، فظل الوالدان مغمومين ودعوا الطبيب، فجاء

و شخص^۱، ثم التفت إلى أبويه وقال: لا بأس إن شاء الله تعالى، إنما مسه
 البرد، سبرئ^۲ بحول الله تعالى إلى الغد، ثم أعطى دواءً وأشرب^۳
 المريض شربة واحدة بيده وذهب، فأضحى الصبي بعد ساعة قد فتح
 عينيه وصار ينظر إلى أبويه وجعل يتبسم، ففرحا وفرح جميع أهل
 الأسرة حتى كادوا يطيطرون فرحا ويرقصون سرورا، ثم أعطوه الدواء
 كما هداهم الطبيب، حتى إنه بفضل الله أمسى الصبي صحيحا.
 فحمدوا الله حمدا كثيرا وتصدقوا أموالا كثيرة في سبيل الله الذي
 يشفي المرضى.

الدَّرْسُ الْحَادِي وَالْأَرْبَعُونَ

الضَّمَائِرُ

۱۔ ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، یا تو متکلم کے لیے ہو: اَنَا، نَحْنُ۔ یا مخاطب کے لیے: أَنْتَ، أَنْتُمْ۔ یا غائب کے لیے: هُوَ، هُمَا، هُمْ۔
 تنبیہ: ۱۔ متکلم بات کرنے والا: اَنَا، مخاطب جس سے بات کی جائے: أَنْتَ، اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز ہے جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ۔
 تنبیہ: ۲۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۲۔ لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے: منفصلہ اور متصلہ

۱۔ منفصلہ تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے: اَنَا، أَنْتَ، هُوَ وغیرہ اور

إِيَّايَ، إِيَّاكَ، إِيَّاهُ وغیرہ۔ (دیکھو درس ۶ اور ۱۵)

۲۔ ضمائر متصلہ کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر

بولی جاتی ہے: كِتَابِي، كِتَابُنَا میں ي اور نَا. كَتَبْتُ، كَتَبْنَا میں ت اور نَا.

لِي، لَنَا میں ي اور نَا.

۳۔ ضمائر تو مبنی ہیں، ان پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا، مگر محل اعراب کے اعتبار سے ان کی

بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں:

۱۔ مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں۔

۲۔ منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالت نصبی میں واقع ہوں۔

۳۔ مجرور جو حرف جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔

مثالیں اوپر کے فقرے میں گذریں۔

مرفوع اور منصوب تو متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی، مگر مجرور صرف متصل ہوا کرتی ہیں۔

۴۔ اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں:

۱۔ ضمیر مرفوع متصل: وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں:

كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبُوا إِنْخ^۱ (دیکھو درس ۱۴-۴)

اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُونَ (دیکھو درس ۱۵-۲)

۲۔ ضمیر مرفوع منفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ إِنْخ (دیکھو درس ۶)

۳۔ ضمیر منصوب متصل: عَلِمَهُ، عَلِمَهُمَا، عَلِمَهُمْ إِنْخ (دیکھو درس ۱۵-۶)

۴۔ ضمیر منصوب منفصل: إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ إِنْخ (دیکھو درس ۱۵-۶)

۵۔ ضمیر مجرور متصل: لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا إِنْخ (دیکھو درس ۱۵-۶)

جہاں تک ممکن ہو ضمائر متصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیے، جب متصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ. یا تاکید کے لیے: ذَهَبْتَ أَنْتَ (تو ہی گیا)۔

منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کے لیے ہوا کرتا ہے: أَعْطَيْتَكَ إِيَّاكَ (میں نے تجھ ہی کو دیا)، إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھ ہی کو پوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

الضَّمِيرُ الْبَارِزُ وَالْمُسْتَتِرُ

ضمائر مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:

۱۔ **بارز** (ظاہر) جن کے لیے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ میں ”ت“ اور كَتَبْنَا میں نَا، يَكْتُبَانِ میں ”الف“ تَكْتُبِينَ میں ”ي“ ضمیر بارز ہیں، اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳: مضارع کے سات صیغوں میں ”نون اعرابی“ آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے نہ ضمیر کا جزو، کیونکہ حالتِ نصی اور جزمی میں وہ ”نون“ حذف ہو جاتا ہے۔ (دیکھو درس ۲۰-۲)

۲۔ **مستتر** (پوشیدہ) وہ ضمیریں ہیں جن کے لیے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنی میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: كَتَبَ کے معنی ہیں ”اُس نے لکھا“ مگر ”اُس“ کے لیے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ يَكْتُبُ ”وہ لکھتا ہے یا لکھے گا“ یہاں بھی ”وہ“ کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ ان میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵۔ ماضی کے دو صیغوں كَتَبَ اور كَتَبْتُ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں يَكْتُبُ، تَكْتُبُ (واحد مؤنث غائب)، تَكْتُبُ (واحد مذکر مخاطب)، اَكْتُبُ اور نَكْتُبُ میں ضمیریں ”مستتر“ ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے پہلے صیغے (اَكْتُبُ اور لَا تَكْتُبُ) میں بھی اَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴: یاد رکھو كَتَبْتُ میں ”ت“ محض تانیث کی علامت ہے، ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لیے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نُونُ الْوَقَايَةِ

۶۔ یائے متکلم (ضمیر متکلم کی یا) سے پہلے چند مواقع میں ایک نون بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایہ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں، کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچالیتا ہے۔ ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ”ی“ پر لگا دینا چاہیے: عَلِمْنِي، عَلِمُونِي، عَلِمْتَنِي، يُعَلِّمُنِي، يُعَلِّمَانِي، تُعَلِّمُونَنِي، عَلِمْنِي، عَلِمِينِي. اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

۷۔ بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مَنْ، عَنْ اور إِنَّ اور اُس کے اَخَوَات کے ساتھ بھی آتا ہے: مَنِّي (= مِنْ نِي)، اِنِّي، كَانَنِي، لَيْتَنِي، لَكِنِّي (کبھی لَكِنِّي)، الْبَتَّةَ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے، اَكْثَرَ لَعَلِّي کہا جاتا ہے۔ اِنِّي کو بھی زیادہ تر اِنِّي کہتے ہیں۔

ضَمِيرُ الشَّانِ

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مرجع نہیں ہوتا، یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو **ضمیر الشان** یا **ضمیر الشان** کہتے ہیں۔ اور مؤنث ہو تو **ضمیر القصہ** کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں، اور اگر کیے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں ”بات یہ ہے“ مثلاً: هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارَ وَلَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبَ (کیونکہ ”بات یہ ہے“ کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہو جاتے ہیں)۔

تنبیہ ۵: بھولنا نہیں! عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے، اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیر فاعل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفت کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے

درمیان ایک ضمیر مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہیے، جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو:

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزی دینے والا ہے)۔

أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکب تو صیغی بن جائے گا اور مطلب ہی بدل جائے

گا۔ اسی لیے اس کو ضمیر فاعل یعنی جدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفت میں فرق

کردیتی ہے، اسی طرح خبر کی جگہ فعل التفضیل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر

بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدًا هُوَ أَفْضَلُ مِنْ خَالِدٍ۔

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. أَنْتَ تُكْرِمُنِي۔

(أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل، واحد مذکر مخاطب، مبتدا ہے۔

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف، مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر أَنْتَ مستتر ہے۔

(نِي) نون وقایہ کا ہے، ”ی“ ضمیر منصوب متصل، واحد متکلم، مفعول ہے، فعل، فاعل اور

مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔

یہ جملہ محل رفع میں ہے، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲. اَنْزَلَ لَكُمْ هَا؟ (کیا ہم لپٹا دیں گے تم سے وہ چیز؟)

(ا) حرف استفہام، حرف کے لیے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا۔

(نُلِّمُ) مضارع معروف، جمع متکلم، اس میں ضمیر نحن مستتر ہے جو فاعل ہے، اس لیے محلاً مرفوع ہے۔

(كُمُ) ضمیر منصوب متصل جمع مخاطب، مفعول ہے اس لیے محلاً منصوب ہے۔

(هَآ) ضمیر منصوب متصل، واحد مؤنث غائب، مفعول ثانی ہے اس لیے محلاً منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملہ فعلیہ استفہامیہ ہوا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:

۱. اَنَا اَكْرَمُ الضَّيْفِ. ۴. اَنْتُمْآ تَنْصُرَانِ الْمَظْلُومَ.

۲. نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ. ۵. هُنَّ يُحِبُّنَ الْمَدْرَسَةَ.

۳. اَنْتِ تَنْظِفِينَ الْحِجْرَةَ. ۶. هُمْ يَرِحْمُونَ الْيَتَامَى.

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو:

۱. اَعْطَيْتِكَ كِتَابًا. ۴. رَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

۲. وَهَبْتَنِي سَاعَةً. ۵. هِيَ لَعَبَتْ بِالْكُرَةِ.

۳. مَنَحْتَنِي مِقْلَمَةً. ۶. سَافَرْنَا إِلَى دِهْلِي.

۱۔ اَلزَّمْ (۱) لازم کر دینا، زبردستی کوئی چیز لپٹا دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

ذیل کی عبارت میں لفظ نَا كُون كُون سى قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟
رَبَّنَا اِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْاِيْمَانِ فَاْمَنَّا بِهِ .

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تشنیه و جمع مذکر مؤنث کی ضمیر استعمال کرو:
هَلْ اَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو اپنی کتابیں لایا؟)

سلسلہ الفاظ نمبر ۳۹

| | |
|--|---|
| اِسْتَمَعَ (ع) کان لگا کر سنا | اِمْلَاقٌ (۱) مفلس ہونا، مفلسی |
| اَوْحَى (۱) وحی بھیجنا، دل میں کوئی بات ڈال دینا | تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا، نئی بات پیدا ہونا |
| تُرَابٌ مٹی | حَشِيَّةٌ ڈر |
| رُشْدٌ ٹھیک بات | رَهَبَ (س) ڈرنا |
| شَطَطٌ عقل و انصاف کے خلاف باتیں | صَرَفَ (ض) پھیر دینا، ہٹا دینا |
| فَشِلَ (س) بزدل، کم ہمت ہو جانا | نَفَرٌ چند لوگ |

مشق نمبر ۵۴

- پچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون سی قسم کی ضمیریں آئی ہیں:
۱. اِذْ يُرِيكُهُمُ اللّٰهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرَاكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشَلْتُمْ .
 ۲. فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَيْنَاكُمُوْهُ .
 ۳. قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى .
 ۴. قَالَ: يَقُوْمُ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

۵. لَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا .
۶. إِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ .
۷. قُلْ: أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ، فَقَالُوا: إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ .
۸. وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا .
۹. وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ .
۱۰. إِنَّهُ مَن يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ .
۱۱. لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشِيَةَ إِمْلَاقٍ ۗ نَحْنُ نَرِزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ .
۱۲. وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ [= فَارْهَبُونِي إِيَّايَ] .
۱۳. وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَلِيَّتَنِي كُنْتُ تُرَابًا .
۱۴. يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفُكَ مِنِّي يَشْمَلْنِي
وَقَدْ تَجَدَّدَ بِي مَا أَنْتَ تَعْلَمُهُ
فَأَصْرِفْهُ عَنِّي كَمَا عَوَّدْتَنِي كَرَمًا
فَمَنْ سِوَاكَ لِهَذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهُ

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْأَرْبَعُونَ

الْمَوْصُولَاتُ

۱۔ اسم موصول^۱ ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آکر مقصود کو متعین کر دیتا ہے، اسی لیے اس کا شمار اسمائے معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے سے اس کے معنی کی تعیین ہوتی ہے وہ اس کا صلہ^۲ ہے۔ اسمائے موصولہ حسب ذیل ہیں:

| مؤنث | مذکر | |
|---|------------------------|------|
| الَّتِي (جو ایک عورت) | الَّذِي (جو ایک مرد) | واحد |
| الَّتَانِ (جو دو عورتیں) | الَّذَانِ (جو دو مرد) | ثنیۃ |
| الَّتَيْنِ | الَّذَيْنِ | |
| اللَّاتِي يَا اللَّوَاتِي يَا اللَّائِي (جو بہت عورتیں) | الَّذِينَ (جو بہت مرد) | جمع |

تنبیہ ۱: اسمائے موصولہ سب مبنی ہیں، صرف ثنیۃ میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲: واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اللَّائِي کُو اللَّيِّي بھی لکھتے ہیں۔

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسمائے موصولہ کے معنی میں آتے ہیں:
مَنْ (جو شخص) عاقل کے لیے مخصوص ہے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے۔

۱۔ موصول = جوڑا ہوا یعنی جوڑے بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتا سکتا۔ ۲۔ صلہ = جوڑا، امداد، انعام۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لیے، مذکر مؤنث دونوں کے لیے۔

أَيُّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لیے۔

أَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مؤنث کے لیے۔

تنبیہ ۳: مذکورہ چاروں الفاظ اسمائے استفہام بھی ہیں۔ (دیکھو درس ۱۲)

تنبیہ ۴: اسمائے موصولہ کے معنی اردو میں ”جو، جس، جن، جنہوں، جنہیں، جس کا، جس

کی، جس کے، جن کا، جن کی“ وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا

”وہ، اُس یا اُن“ پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّكَ الَّذِي خَلَقَ (تیرا رب ”وہ“ ہے جس نے

تجھے پیدا کیا)، أَحِبُّ مَنْ يَجْتَهِدُ (میں ”اُس کو“ پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے)۔

۳۔ مَنْ اور مَا اور أَيُّ اور أَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدایا فاعل یا مفعول واقع ہوتے ہیں

اور الَّذِي اور اسکے تمام صیغہ زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدایا فاعل یا مفعول

بھی واقع ہوتے ہیں:

مَا مَضَى فَاتَ (جو کچھ گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اس مثال میں ”مَا“ مبتدا ہے۔

فَازَ مَنْ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اس مثال میں ”مَنْ“ فاعل واقع

ہوا ہے۔

عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَانِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں ”مَنْ“

مفعول ہے۔

يَعِزُّ أَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اس مثال میں

أَيُّ فاعل ہے۔

يُهَانُ أَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال

میں أَيُّ مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔

۴۔ اسم موصول میں چونکہ ابہام (معنی کی عدم تعین) ہے، اس لیے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو ابہام کو صاف کر دے، اس جملہ کو صلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صلہ مل کر جملہ کا کوئی جز بنتا ہے، بغیر صلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول۔ صلہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیے جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں:

أَكْرَمِ الَّذِي عَلَّمَكَ. وَالَّتِي عَلَّمْتِكَ. وَالَّذِينَ عَلَّمَاكَ.
وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِينَ عَلَّمُواكَ. وَاللَّاتِي عَلَّمَنَّكَ.
وَمَنْ عَلَّمَكَ يَا عَلَّمْتِكَ. وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهُ.

تنبیہ ۳: پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مستتر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

تنبیہ ۴: مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جب کہ وہ مفعول ہو: هَذَا مَا رَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هَذَا مَا رَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۵: یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو منفی بہ لم (دیکھو درس ۲۰-۲) کا استعمال کریں:

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ (جس نے آدمیوں کا شکر یہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکر یہ نہیں ادا کیا) الحدیث۔

مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا وہ ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)۔

۵۔ اسم موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہیے کیونکہ اسم موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيْتُ الْوَالِدَ الَّذِي تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں

ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد
الَّذِي کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح الْقَاهِرَةُ مَدِينَةٌ فِيهَا عَجَائِبُ كَثِيرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت
سے عجائبات ہیں) اس مثال میں مَدِينَةٌ کے بعد سے الَّتِي کو حذف کر دیا گیا ہے۔
ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ (۷) میں۔

۶۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ لام تعریف (ال) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے:
الضَّارِبُ زَيْدًا بِمَعْنَى الَّذِي ضَرَبَ زَيْدًا (جس نے زید کو مارا)۔

الْمَضْرُوبُ غَلَامُهُ بِمَعْنَى الَّذِي ضَرَبَ غَلَامُهُ.

الضَّارِبَةُ بِمَعْنَى الَّتِي ضَرَبَتْ.

الْمُشَارُ إِلَيْهِمَا بِمَعْنَى اللَّذَانِ أُشِيرَ إِلَيْهِمَا.

الْمُشَارُ إِلَيْهِمْ بِمَعْنَى الَّذِينَ أُشِيرَ إِلَيْهِمْ.

مشق نمبر ۵۲

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. الَّذِي يَتَعَلَّمُ يَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(الَّذِي) اسم موصول واحد مذکر کے لیے، مثنیٰ ہے۔

(يَتَعَلَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی

فاعل ہے اور اسی کو عائد کہتے ہیں۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر موصول کا صلہ ہوا۔

۱۔ ماضی کی تخصیص نہیں ہے، حسب موقع مضارع کے معنی بھی لیے جاسکتے ہیں۔

صلہ موصول مل کر مبتدا، محلاً مرفوع۔

(يَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۲. مَا مَضَى فَاَتَ . (جو گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسم موصول

(مَضَى) فعل ماضی اس میں ضمیر هُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے، وہی

فاعل ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول کا۔ موصول وصل مل کر مبتدا۔

(فَاَتَ) فعل ماضی اس میں ضمیر هُوَ مستتر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف

لوٹتی ہے۔

فعل و فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۳. لَقِيتُ وَ لَدَا تَعَلَّمُ الْحَيَاكَةَ . (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُنا سیکھا ہے)

(لَقِيتُ) فعل ماضی اس میں ضمیر متکلم فاعل ہے۔

(وَلَدَا) مفعول ہے اور موصوف ہے، منصوب۔

(تَعَلَّمُ) ماضی واحد کر غائب، اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے جو موصوف کی طرف لوٹتی ہے،

وہی فاعل ہے۔

(الْحَيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے، منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صفت ہے ولد اکی۔

پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۴. **الْمُوَمَّلُ غَيْبٌ** (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نامعلوم ہے)

(الْمُوَمَّلُ) اس میں (ال) بمعنی الَّذِي اسم موصول ہے۔

مُوَمَّلٌ بمعنی يُوَمَّلُ صلہ ہے موصول کا، اس میں ضمیر هُوَ مستتر ہے، جو موصول کی طرف لوٹتی ہے۔

موصول اور صلہ مل کر مبتدا، مرفوع۔

(غَيْبٌ) خبر مرفوع، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۵۔ ان جملوں کی ترکیب تم خود کرو:

۱. هَذَا الَّذِي سَرَقَ. ۲. احْتَرَمِي مَنْ عَلَّمْتِكِ. ۳. السَّارِقُ تَقْطَعُ يَدَهُ

سلسلۃ الفاظ نمبر ۴۰

| | |
|---|--|
| اِحْتَقَرَ (۷) اِسْتَحْقَرَ حقیقہ جاننا | اَتَّقَنَ (۱) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا |
| اِرْتَابَ (۷-۷) شک کرنا | اِحْتَاَجَ (۷-۷) حاجت مند ہونا |
| اِسْتَوَى (۱۰-۷) برابر ہونا، قابض ہونا | اَسْكَرَ (۱) نشہ سے بیہوش کر دینا |
| اِلْتَبَسَ (۷) مشتبہ ہونا، شبہ پڑ جانا | اِنْتَسَبَ (۷) نسبت رکھنا، تعلق رکھنا |
| اَنْفَقَ (۱) خرچ کرنا | اِنْتَصَرَ (۷) مدد دینا، غالب ہونا |
| بَغَى (ض، ی) چاہنا، تلاش کرنا | بَنَى (ض، ی) بنا کرنا، تعمیر کرنا |
| حَصَدَ (ن) کھیت کاٹنا | جَنَى (ض، ی) اور اِجْتَنَى پھل پھول توڑنا |
| رَبَّى (۲-۷) پرورش کرنا، تربیت دینا | حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا، آمادہ کرنا |
| زَيَّنَ (۲) سجانا | رَحَّبَ (ک) کشادہ ہونا |

| | |
|--|--|
| ضَاقَ (ض، ی) تنگ ہونا | عَامَلَ (س) معاملہ کرنا، سلوک کرنا |
| عَلَا (ن، و) بلند ہونا، نرغ چڑھ جانا | عَلَا (ن، و) مہنگا ہونا، مہنگائی |
| عَنِمَ (س) لوٹنا (ل) غنیمت جاننا | قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا |
| كَالَ (ض، ی) ناپنا۔ کِیلُ ناپ | نَفَدَ (س) ختم ہو جانا، ہو چکنا |
| أُمَّةٌ (جہ اُمم) جماعت، قوم | أُنْثَى (جہ اِنَاث) مادہ، عورت |
| بَسَّالَةٌ جواں مردی | جَسَدٌ (جہ اُجْسَاد) بدن، جسم |
| ذَكَرٌ (جہ ذُكُور) نر، مرد | رُقْعَةٌ (جہ رِقَاع) چٹھی، پیوند |
| صَانِعٌ (جہ صُنَاع) کاریگر | ضَعِيفٌ (جہ ضِعْفَاء) غریب، کمزور، حقیر |
| طَلِبَةٌ مُطَالِبَةٌ حق کے ساتھ مانگنا، مطالبہ | عِدَّةٌ وہ وقفہ جسکے بعد ایک شوہر سے جدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے۔ |
| مَجْدٌ بزرگی، عزت | مَحِيضٌ حیض، عورتوں کی ماہواری عادت |
| مَعْرَاكَةٌ جنگ، میدان جنگ | مَعْرُوفٌ پسندیدہ بات، مشہور |
| مُنْكَرٌ ناپسند بات، اجنبی | رَاشِدٌ راہِ راست پر چلنے والا |

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶: ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول اور اس کے صلہ کو پہچانو، اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

۱. إِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذِي تَكِيلُونَ بِهِ يُكَالُ لَكُمْ.

٢. إِنَّ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ يَتَوَلَّيَانِ أَوْقَافَ الْمُسْلِمِينَ لَا يَعْلَمَانِ أَنَّ الْأَمْوَالَ
الَّتِي فِي أَيْدِيهِمَا كَيْفَ تُنْفَقُ وَعَلَى مَنْ تُنْفَقُ؟

٣. إِنَّ مَا رَأَيْتَهُ مِنْكَ مِنَ الشُّجَاعَةِ وَالْبَسَالَةِ اللَّتَيْنِ أَظْهَرْتَهُمَا فِي الْمَعْرَكَةِ
الْأَخِيرَةِ حَمَلَنِي عَلَى تَكْرِيمِكَ.

٤. أَعْجَبُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّتِي يُزَيِّنُ أَجْسَادَهُنَّ الْفَانِيَةَ وَلَا يُزَيِّنُ نَفُوسَهُنَّ
الْبَاقِيَةَ.

٥. أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الشُّبَّانِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ [رضي الله عنه] وَهُوَ أَوَّلُ الْخُلَفَاءِ
الرَّاشِدِينَ.

٦. خِلَاصَةٌ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْتَاذُ: أَنَّ الْعَمَلَ بِالْقُرْآنِ الَّذِي نُزِّلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ
يَكْفِينَا لِفَلَاحِ الدَّارَيْنِ.

٧. مَنْ زَرَعَ الشَّرَّ حَصَدَ النَّدَامَةَ.

٨. كُنْتُ كَمَنْ أَسْكِرَهُ الْخَمْرُ.

٩. الصَّادِقُ لَا يَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لَا يَعْزُزُ.

١٠. وَرَدَّتْنِي رُفْعَةٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا مَا يَأْتِي:

أَيُّهَا التَّلْمِيزُ النَّبِيُّ! قَدْ قُرِبَ الْإِمْتِحَانُ الَّذِي يُمَيِّزُ الْمُجْتَهِدَ
مِنَ الْكَسْلَانِ. فَكُنْ مِمَّنْ اجْتَهَدَ وَفَارَزَ يَوْمَ الْإِمْتِحَانِ.

والسلام

١١. إِنَّ الَّذِي يُحِبُّ وَطَنَهُ هُوَ مَنْ يَبْدُلُ جُهْدَهُ فِيمَا يَرْفَعُ قَدْرَ أُمَّتِهِ الَّتِي
يَنْتَسِبُ إِلَيْهَا، فَالصُّنَّاعَ الَّذِينَ يُتَّقِنُونَ أَعْمَالَهُمْ يَخْدِمُونَ وَطَنَهُمْ،
وَلِلنِّسَاءِ اللَّاتِي يُرَبِّينَ أَبْنَاءَهُنَّ عَلَى الْفَضِيلَةِ يَرْفَعْنَ شَأْنَ وَطَنِهِنَّ،

والتلاميذ الذين يجِدُونَ في دُرُوسِهِمْ يَبْنُونَ مَجْدَ أُمَّتِهِمْ.

١٢. مَا مَضَى فَاتٍ وَالْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ وَلَكَ السَّاعَةُ الَّتِي أَنْتَ فِيهَا

١٣. أَنَا كَالَّذِي أَحْتَاجُ مَا يَحْتَاجُهُ فَاعْنَمِ ثَوَابِي وَالشَّاءَ الْوَافِي

مشق نمبر ٥٦

مِنَ الْقُرْآنِ

١. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ.
٢. هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.
٣. وَاللَّائِي يَيْسَنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ.
٤. مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى.
٥. مَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.
٦. مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ.
٧. مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.
٨. كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ.

مشق نمبر ٥٧

- | | |
|---|--------------------------------|
| ١. مَا هَذَا الَّذِي فِي يَدِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ! | يا أخي يوسف! هذا ما تعلمه وذاك |
| وَمَنْ ذَاكَ الَّذِي قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ؟ | من تعرفه. |

| | |
|---|--|
| <p>٢. وَاللَّهِ، جَوَابُكَ عَجِيبٌ، مَا فَهَمْتُ مَا تَقُولُ.</p> <p>هَذَا مَا فِي يَدِي هُوَ الْكِتَابُ الَّذِي أَعْطَيْتَنِي بِالْأُمْسِ، وَذَلِكَ الْقَائِمُ بِالْبَابِ هُوَ الْخَادِمُ الَّذِي أُرْسَلْتَ إِلَيْنَا قَبْلَ الْأُمْسِ، أَلَسْتَ تَعْرِفُهُ؟</p> | |
| <p>٣. بلى، يا أخي أَعْرِفُهُ، لَكِنَّهُ التَّبَسَّ عَلَيَّ الْيَوْمَ، لِأَنَّهُ مَا لَيْسَ مَا كَانَ يَلْبَسُ عِنْدَنَا.</p> <p>نَعَمْ! أَعْطَيْنَاهُ لِبَاسًا مِثْلَ مَا نَلْبَسُ، وَهَكَذَا أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.</p> | |
| <p>٤. أَحْسَنْتَ يَا إِبْرَاهِيمُ! وَأَيْنَ ذَانِكَ الرَّجُلَانِ اللَّذَانِ رَأَيْتُهُمَا عِنْدَكَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ؟</p> <p>أُرْسَلْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ رَأَيْتُهُمَا إِلَى حَدِيقَتِي لِقُطْفِ الْأَثْمَارِ.</p> | |
| <p>٥. وَأَيْنَ ذَهَبَ أَوْلَئِكَ الرَّجَالِ الَّذِينَ كَانُوا يَسْقُونَ الْأَشْجَارَ فِي حَدِيقَتِكُمْ؟</p> <p>أَبُوكَ طَلَبَ مِنِّي أَوْلَئِكَ الرَّجَالَ لِإِصْلَاحِ حَدِيقَتِهِ، فَأَرْسَلْتُهُمْ إِلَيْهَا لِأُسْبُوعٍ وَاحِدٍ.</p> | |
| <p>٦. هَذَا مِنْ فَضْلِكَ! وَمَاذَا تَصْنَعُ أَوْلَئِكَ النَّسْوَةُ اللَّتِي كُنَّ يَعْمَلْنَ فِي الْمَعْمَلِ؟</p> <p>أُرْسَلْتُ تِلْكَ النَّسْوَةَ إِلَى مَزَارِعِ الْقُطْنِ لِيَجْتَنِينَ الْقُطْنَ، وَلَمْ تَسْأَلْ يَا يَوْسُفُ عَنْ هَؤُلَاءِ الرَّجَالِ وَالنَّسْوَةِ، هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيهِمْ؟</p> | |
| <p>٧. نَعَمْ! لِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ فِي الْعُمَالِ، فَإِنَّ الْأُمُورَ كُلَّهَا تَكَادُ تَفْسُدُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدِي مَنْ يَحْصُدُ الزَّرْعَ أَوْ</p> <p>كَيْفَ ذَلِكَ يَا أَخِي! وَكَانَ عِنْدَكُمْ عَدَدٌ كَبِيرٌ مِنَ الْعُمَالِ وَالْأَجْرَاءِ فَمَاذَا - يَا تُرَى - أَصَابَ بِهِمْ؟</p> | |

| | |
|---|--|
| | <p>يَعْمَلُ فِي الْمَعْمَلِ، وَ لَيْسَ أَجِيرٌ يُسَاعِدُ النَّجَّارِينَ وَ الْبَنَّايِينَ فِي بِنَاءِ بَيْتِي.</p> |
| <p>يا أخي يوسف! أَصْلَحَكَ اللَّهُ، كَانَ زَائِدَةً، فَمَا قَبِلْنَا طَلِبَتَهُمْ، فَأَضْرَبُوا عَنِ الْعَمَلِ. تَرَى كَيْفَ غَلَبَ الْغَلَاءُ وَعَلَتِ الْأَسْوَاقُ.</p> | <p>۸. يا أخي! ہم كانوا يطلبون أُجْرَةً زائدة، فَمَا قَبِلْنَا طَلِبَتَهُمْ، فَأَضْرَبُوا عَنِ الْعَمَلِ. تَرَى كَيْفَ غَلَبَ الْغَلَاءُ وَعَلَتِ الْأَسْوَاقُ.</p> |
| <p>صَدَقْتَ يَا أَخِي! لَوْلَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ نَحْسِبُهُمْ ضِعْفَاءَ وَ نَحْتَقِرُّهُمْ، لَصَاقَتْ عَلَيْنَا الْحَيَاةُ وَ ضَاقَتْ عَلَيْنَا الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، وَ لِهَذَا قَالَ الْمَصْلِحُ الْأَعْظَمُ الرَّسُولُ الْأَكْرَمُ ﷺ: اِبْعُونِي فِي ضِعْفَانِكُمْ، فَإِنَّمَا تُنصَرُونَ وَ تُرْزَقُونَ بِضِعْفَانِكُمْ. اُنْظُرْ! كَيْفَ الْحَقُّ نَفْسَهُ الشَّرِيفَةَ بِالضُّعْفَاءِ وَ الْمَسَاكِينِ الْعَامِلِينَ كَيْ نَكْرَمَهُمْ وَ لَا نَحْقِرَهُمْ.</p> | <p>۹. وَ اللَّهُ، الْيَوْمَ فَهَمْتُ أَنْ هُوَ لَاءِ الْمَسَاكِينِ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ فِي الْمَصَانِعِ وَ الْمَزَارِعِ وَ يَبْنُونَ بُيُوتَنَا لَهُمْ مَدْخَلٌ عَظِيمٌ فِي الْإِرْتِقَاءِ وَ حَصُولِ الْهِنَاءِ وَ الْإِنْتِصَارِ عَلَى الْأَعْدَاءِ.</p> |
| <p>صَدَقْتَ وَ اللَّهُ، فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَصْنَعَ بِهِمْ مَا نُحِبُّ لِأَنْفُسِنَا، وَ نَعَامِلَهُمْ مُعَامَلَةَ الْإِخْوَانِ، إِذَا تَهَنَّا الْمَعِيشَةَ</p> | <p>۱۰. أَعْظَمُ بِهَذَا النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي كَانَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ حَقًّا، مَا أَحْكَمَ كَلَامَهُ وَ مَا أَصْدَقَ، كَيْفَ أَقَامَ</p> |

| | |
|--|---|
| الْأُمْرَاءَ وَالضَّعْفَاءَ فِي صَفِّ وَاحِدٍ! | وَتَصْلِحَ الْأُمُورَ وَيَنْسُدُّ بَابُ |
| يَا لَيْتَنَا لَوْ اتَّبَعْنَاهُ مَا زَلْنَا غَالِبِينَ. | الْإِضْرَابِ. |

مشق نمبر ۵۸

اردو سے عربی بناؤ

- ۱۔ قرآن وہ کتاب ہے جو محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔
 - ۲۔ کیا تو ان دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آرہے ہیں؟
 - ۳۔ جس نے کہا لا الہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔
 - ۴۔ وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جارہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں۔
 - ۵۔ وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جارہی ہیں وہ استانیاں ہیں۔
 - ۶۔ مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے۔
 - ۷۔ یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں۔
 - ۸۔ وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب نے مدہوش کر دیا ہو۔
 - ۹۔ ہم نے جو آپ کا (تیرا) علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی (تیری) تعظیم پر آمادہ کر دیا۔
 - ۱۰۔ تیرے پاس عن قریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہوگا جو آگے آتا ہے:
- بیٹا! تم ^۱تم ^۲جانتے ہو، جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے، مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کر لی ہوگی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش ^۳کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

سوالات نمبر ۱۷

- ۱۔ ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟
- ۲۔ ضمیر بارز اور مستتر کیا ہے؟
- ۳۔ ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟
- ۴۔ اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟
- ۵۔ اسمائے موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟
- ۶۔ اسمائے موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟
- ۷۔ اسمائے موصولہ میں ایسے کون کون سے لفظ ہیں جو اسمائے استفہام بھی ہوتے ہیں؟
- ۸۔ صلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا ہے؟
- ۹۔ ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسم موصول سے پر کرو جو مناسب ہو۔
 ۱. يُقَالُ لِلرَّجُلِ يُفْصَلُ الثِّيَابَ وَيَخِيْطُهَا: حَيَّاطٌ.
 ۲. الْمَرْأَةُ تَخْدِمُ الْمَرِيضَ يُقَالُ لَهَا: مُمْرَضَةٌ.
 ۳. الْخِيَّاطُونَ هُمْ يَخِيْطُونَ الثِّيَابَ.
 ۴. وَالْأَسَاكِفَةُ هُمْ يَصْنَعُونَ النَّعْلَ.
 ۵. اشْتَرَيْتَ هَاتَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ.
 ۶. الرَّجُلَانِ جَاءَاكَ هُمَا أَحْوَا يُوسُفَ.
 ۷. النِّسَاءُ يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصِّبْيَاتِ يُقَالُ لَهُنَّ: مُعَلِّمَاتٌ.
- ۱۰۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لیے مناسب جملہ لکھو۔
 ۱. قرأت الكتاب الذي

۲. جَاءَ الْوَلَدُ الَّذِي
 ۳. هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي
 ۴. خُذِ الْكِتَابَيْنِ الَّذِينَ
 ۵. هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ وَالَّذِينَ
 ۶. هَذِهِ السَّاعَةُ الَّتِي
 ۷. أَكَلْتُ التُّفَاحَتَيْنِ اللَّتَيْنِ
 ۸. أَرَأَيْتَ الْمُعَلِّمَاتِ اللَّاتِي؟
 ۹. احْتَرِمُ مَنْ
 ۱۰. كُلُّ مَا
- ۱۲۔ ذیل کے جملے میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ:
- هُوَ الَّذِي عَلَّمَكَ.

الدَّرْسُ الثَّلَاثُ وَالْأَرْبَعُونَ

إِعْرَابُ الْإِسْمِ

۱- تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدایا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰-۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۲-۶) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتا ہے۔

اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل، مفعول کی ہیئت بتلائے (دیکھو درس ۱۰-۲) یا اِنِّ کا اسم یا كَانِ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالتِ نصب میں) ہوتا ہے اور جب کوئی اسم حرفِ جر کے بعد واقع ہو یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰-۲) تو مجرور (حالتِ جر میں) ہوتا ہے۔

۲- اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں، جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی، اس لیے یہاں بالاختصار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

۱- الْمَفْعُولُ بِهِ

۳- مفعول بہ وہ اسم ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُودٌ مَظْلُومًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ مَحْمُودٌ کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لیے لفظ مَظْلُومٌ مفعول بہ کہلائے گا۔

تنبیہ: پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے، وہ یہی مفعول بہ ہے۔

۲۔ الْمَفْعُولُ الْمُطْلَقُ

۴۔ مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لیے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لیے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صَبْرٌ مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا ہے۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹپوں کے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

۳۔ الْمَفْعُولُ لَهُ يَا الْمَفْعُولُ لِأَجْلِهِ

۵۔ جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لیے بغیر حرف جر کے مستعمل ہو اُسے مفعول لہ یا لاجلہ (جس کے لیے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں، وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهُ تَأْدِيبًا (میں نے اُسے ادب دینے کے لیے مارا) اس جملہ میں تَأْدِيبٌ اَذَبٌ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لیے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهُ لِلتَأْدِيبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا، مگر ترکیب میں اسے مفعول لہ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر اَذَبْتُهُ تَأْدِيبًا کہیں تو معنی ہوں گے ”میں نے اُسے ادب دیا ایک ادب دینا“ اس لیے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادہ ایک ہی ہے۔

۴۔ الْمَفْعُولُ فِيهِ يَا الظَّرْفُ

۶۔ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لیے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا أَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صَبَاح وقت بتلاتا ہے اور أَمَامَ جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲: مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرفِ زمان ہیں۔ فَوْقَ، تَحْتَ، أَمَامَ، خَلْفَ عِنْدَ وغیرہ ظرفِ مکان ہیں۔

۵۔ الْمَفْعُولُ مَعَهُ

۷۔ مفعول معہ وہ اسم ہے جو واوِ معیّت کے بعد واقع ہو۔ واوِ معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں ”ساتھ“۔ اس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشَّارِعَ کو مفعول معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واوِ معیّت ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واوِ عطف (جسکے معنی ہیں ”اور“) اس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے ”میں گیا اور نئی سڑک گئی“ یہ معنی بالکل بے تکی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۳: مفعول معہ اسی ترکیب میں متعین ہوگا جہاں واوِ عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اور واوِ عطف اور واوِ معیّت دونوں کے معنی موزوں ہو سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جَاءَ الْأَمِيرُ وَالْجُنْدُ يَا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہوں گے ”سردار لشکر کے ساتھ آیا“ یا ”سردار اور لشکر دونوں آئے“ مگر تَضَارَبَ زَيْدٌ وَعَمْرُو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واوِ عطف ہی ہو سکتا ہے۔^۱

تنبیہ ۴: کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔

۶۔ الْمُسْتَشْنِي بِـ ”إِلَّا“ (إِلَّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

۸۔ وہ اسم ہے جو إِلَّا کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ماقبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے:

۱۔ کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت کے بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زَيْدٌ کو قَوْم سے الگ کر دیا گیا ہے۔
قَوْم کو مستثنیٰ منہ اور زَيْدٌ کو مستثنیٰ کہا جائے گا۔

مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو إِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گزری۔ اور اگر کلام منفی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَا جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالتِ فاعلی کی وجہ سے إِلَّا زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا۔ اس میں إِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: مَا جَاءَ إِلَّا زَيْدٌ، مَا ضَرَبْتُ إِلَّا لِيصًا۔

تنبیہ ۵: استنثنا کے لیے لفظ غَيْرٌ اور سِوَى بھی آتا ہے، ان کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوا کرتا ہے، اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے۔
تفصیل چوتھے حصے میں آئے گی۔

۷۔ اَلْحَالُ

۹۔ حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کر دے: جَاءَ الْأَمِيرُ مَا شِئِيَا (سر دار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰۔ حال کی شناخت یہ ہے کہ وہ ”کس طرح“ یا ”کس حالت میں“ کے جواب میں بولا جائے، جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱۔ جس کا حال بیان کیا جائے اُسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں۔^۱ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابطہ (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابطہ

^۱ یاد رکھو حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں: لَا تَأْكُلْ وَالطَّعَامُ حَارٌّ (مت کھا جب کہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جَاءَ الْخَلِيلُ يَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُوَ کی ضمیر مستتر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابطہ بھی۔ یہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابطہ کا کام دیتے ہیں: جَاءَ الرَّشِيدُ وَهُوَ يَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں ”ھُوَ“ مبتدا ہے اور ”يَضْحَكُ“ جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا، محلاً منصوب۔

۸۔ التَّمْيِيزُ

۱۲۔ تمیز وہ اسم ہے جو ایک مبہم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے: رِطْلٌ زَيْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مبہم ہے جو بہتری [بہت ساری] چیزوں کے لیے بولا جاسکتا ہے۔ زَيْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی۔

۱۳۔ تمیز کو ممیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے ابہام دور کرے اسے ممیِّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

۱۴۔ ممیِّز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں: اشتریت عشرين كتابًا و مئًا سَمْنًا (گھی) و صَاعًا بَرًّا (گیہوں)۔

۱۵۔ بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: كَوْنِي كَهَيْ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں) اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَالًا يَا عِلْمًا تو مطلب معین ہو جائے گا کہ مال کی رو سے یا علم کی اعتبار سے زیادہ ہے۔

۱۶۔ تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ”کیا چیز“ یا ”کس چیز میں سے“ یا ”کس حیثیت سے“ کے جواب میں واقع ہو۔

۱۷۔ تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسمائے عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عَشْرَةٌ تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ أَحَدٌ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ (۹۹) تک کی تمیز منصوب اور واحد ہوتی ہے، مِائَةٌ (۱۰۰) اور أَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ: ۶۔ اسمائے عدد کا خوب مفصل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی۔

۹۔ الْمُنَادَى

۱۸۔ منادی وہ اسم ہے جو حرف ندا (یا، اَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادی کا کچھ بیان حصہ اول سبق (۱۱) میں پڑھ چکے ہو۔

۱۹۔ منادی بھی منصوب ہوتا ہے، مگر اس وقت جب کہ مضاف ہو: يَا عَبْدَ اللَّهِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: يَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے، یا نکرہ غیر مقصودہ جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے: يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِي (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

۲۰۔ اگر منادی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسم علم ہو یا نکرہ مقصودہ ہو، خواہ واحد ہو خواہ تشبیہ یا جمع: يَا حَامِدُ، يَا رَجُلُ، يَا رَجُلَانِ، يَا مُسْلِمُونَ۔

۲۱۔ حرفِ ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: **يُوسُفُ! اَعْرِضْ عَن هَذَا. رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا. يَا رَبِّي** کو صرف **رَبِّ** اکثر بولتے ہیں: **رَبِّ هَبْ لِي مَلَكًا**۔
تنبیہ ۷: تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرفِ ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصودہ ہو۔

تنبیہ ۸: منادٰی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں منادٰی اور جوابِ ندا مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے۔ کبھی جوابِ ندا کو منادٰی پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: **اغْفِرْ لِي يَا اَللّٰهُ**۔ یہ بھی یاد رکھو کہ **يَا اَللّٰهُ** کی جگہ **اَللّٰهُمَّ** بھی کہا جاتا ہے۔

۱۰۔ المنصوبُ بـ ”لَا“ لِنَفِي الْجِنْسِ

۲۲۔ جنس کی نفی کے لیے جب **لَا** کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتح (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: **لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ** (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے)۔ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ (کی مدد سے)۔

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے معرب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: **لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَّحْرُومٌ. لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُومٌ** (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے **لَا** کے بعد تشنیہ و جمع بھی حالتِ نصی میں ہوں گے: **لَا مُتَّحِدِينَ مَغْلُوبَانَ** (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے)۔ **لَا مُخْتَلِفِينَ مَنصُورُونَ** (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتح مند نہیں ہوتے)۔

تنبیہ ۹: **إِنَّ** اور **أَسْمَاءُ** کے **أَخْوَاتُ** کا اسم اور **كَانَ** اور **أَسْمَاءُ** کے **أَخْوَاتُ** کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق (۳۷) میں گزر چکا ہے۔

تنبیہ: ۱: مرنوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا۔

سلسلہ الفاظ نمبر ۴۱

| | |
|---|--|
| اَبْشَرَ (بہ) خوش خبری پانا، خوش ہونا | اِسْتَكْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا |
| اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا | اَنَسَ (س) مانوس ہونا |
| تَرَبَّى (۳-و) پرورش پانا | اَزَالَ (۱-و) دور کرنا، مٹا دینا |
| اَبَدًا ہمیشہ | اَسْفُ افسوس کرنے والا |
| تَحَتَّ نِجْ | ثِقَّةٌ (مصدر ہے وَثِقَ کا) بھروسہ کرنا |
| جُبِنُ بزدلی، کم ہمتی | دَاءٌ بیماری |
| دَهْرٌ زمانہ | ذِرَاعٌ (جاء ذُرْعٌ) گز |
| رَأَوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا | صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا |
| تَمَكَّنَ (مِنْهُ) قابو پالینا، قادر ہونا | حَاسِبٌ (اس کا مصدر مُحَاسِبَةٌ یا حِسَابٌ) حساب لینا دینا |
| صَادَفَ (۲) پانا، ملنا | عَاشَ (ض، ی) زندگی گزارنا |
| وَدَّعَ رخصت کرنا، چھوڑ دینا | عَشِيرَةٌ (جاء عَشَائِرُ) قبیلہ، کنبہ |
| عِفَّةٌ پاک دامنی | عِيشٌ زندگی |
| قَمَحٌ گیہوں | مُرَاعَاةٌ و رِعَايَةٌ رعایت کرنا، خیال کرنا |
| مَعَهْدٌ (جاء مَعَاهِدُ) مقام | مَوْرِدٌ (جاء مَوَارِدُ) گھاٹ، پانی کی جگہ |
| نَجَاحٌ کامیابی | نَمْرٌ (جاء نُمُورٌ و نِمَارٌ) چیتا |
| مَلَانٌ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا | ظَمَانٌ (غیر منصرف ہے) پیاسا |

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو:

۱۔ مفعول مطلق کی مثالیں:

۱. لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا.
۲. كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا.
۳. تَدْوُرُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ.
۴. يَثْبُ النَّمْرُ وَتُوبَ الْأَسَدِ.
۵. يَعِيشُ الْبُخَيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَيَحَاسِبُ حِسَابَ الْأَغْنِيَاءِ.

۲۔ مفعول لہ کی مثالیں:

۱. اخْتَرْتُ الْخَلِيلَ ثِقَةً بِأَمَانَتِهِ وَاعْتِمَادًا عَلَى عِفَّتِهِ، واحْتَرَمْتُهُ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهِ.
۲. يَجُوبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ وَطَلَبًا لِلْعِلْمِ وَالْمَجْدِ.

۳۔ مفعول فیہ یعنی ظرف زمان و ظرف مکان کی مثالیں:

- عَاشَ نُوحٌ ذَهْرًا وَدَعَا قَوْمَهُ لَيْلًا وَنَهَارًا فَمَا أَجَابُوهُ وَأَسْتَكْبَرُوا^۱ اسْتِكْبَارًا.
۱. وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّائِلَةِ وَالْحِذَاءِ تَحْتَهَا.
۲. سَرْتُ مَيْلًا مَاشِيًا وَمِائَةً مَيْلًا بِالسَّيَّارَةِ وَالْفَ مَيْلًا بِالطَّيَّارَةِ.

۴۔ مفعول معہ کی مثالیں، ذیل کی مثالوں میں واو معیت ہی ہو سکتا ہے:

- سَرْتُ وَطُلُوعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا، یعنی فجر طلوع ہوتے ہی میں چل پڑا) حَضَرَ خَالِدٌ وَغُرُوبَ الشَّمْسِ. سَارَ التَّلْمِيذُ وَالْكِتَابَ. إِذْهَبَ

۱۔ مفعول مطلق ہے۔

وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ. ان مثالوں میں واو عطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ وَطُلُوعَ الْفَجْرِ میں واو عطف ہو تو معنی ہوں گے ”میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی“ یہ بے تکی بات ہو جائے گی۔

ذیل کی مثالوں میں واو معیت بھی ہو سکتا ہے اور واو عطف بھی۔

سَافَرَ خَالِدٌ وَأَخَاهُ (یا وَأَخُوهُ)۔

حَضَرَ الْقَائِدُ وَالْجُنْدُ (یا وَالْجُنْدُ)۔

نَجَحَتْ سَعَادٌ وَأُخْتَهَا (یا وَأُخْتُهَا)۔

جاء السَّيِّدُ وَخَادِمَهُ (یا وَخَادِمُهُ)۔

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لیے ان

میں واو عطف ہی آسکتا ہے۔ اسی لیے ان میں مفعول مع نہیں بن سکتا:

۱. تَعَانَقَ خَالِدٌ وَأَخُوهُ. ۲. تَخَاصَمَ أَحْمَدٌ وَحَسَنٌ.

۳. اشْتَرَكَ فِي التِّجَارَةِ نَجِيبٌ وَمُحَمَّدٌ.

۵۔ حال کی مثالیں:

۱. عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا. ۲. لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا.

۳. أَقْبَلَ الْمَظْلُومَ بَأَكْبَارًا. ۴. إِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صَغِيرًا سَادَ كَبِيرًا.

۵. قَابَلْتُ الْقَاضِيَّ رَاكِبِينَ. ۶. رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا.

۷. لَا تَحْكُمِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ.

۱۔ لڑکی کا نام ہے۔

۲۔ رَاكِبِينَ فاعل ومفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے، یعنی میں قاضی سے ملا جب کہ دونوں سوار تھے۔

۲۔ اَلْمُسْتَثْنَىٰ بِ "إِلَّا" کی مثالیں:

ذیل کی مثالوں میں مستثنیٰ منہ مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے "کلام تام مثبت" کہتے ہیں، اس میں مستثنیٰ کا نصب متعین ہے۔

۱. لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ إِلَّا الْمَوْتَ. ۲. فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا.

۳. أَثْمَرَتِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجْرَةً. ۴. فَرَّ اللَّصُوصُ إِلَّا وَاحِدًا.

کلام تام منفی، اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی:

۱. لَمْ يَرِيحْ أَحَدٌ إِلَّا الْمُجْتَهِدَ (يَا إِلَّا الْمُجْتَهِدُ).

۲. لَمْ يَسْمَعُوا النَّصْحَ إِلَّا بَعْضُهُمْ (يَا إِلَّا بَعْضُهُم).

۳. لَمْ يُقْطِعِ الْأَشْجَارُ إِلَّا شَجْرَةً (يَا شَجْرَةً).

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنیٰ منہ مذکور نہیں ہے۔ ان میں مستثنیٰ کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا اس میں إِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے:

۱. مَا حَضَرَ فِي الْمَدْرَسَةِ إِلَّا تَلْمِيذٌ. ۲. لَمْ يَرْبِحْ إِلَّا الْمُجْتَهِدُ.

۳. لَا تَصَاحِبُ إِلَّا الْأَخْيَارَ. ۴. لَا يَقَعُ فِي السُّوءِ إِلَّا فَاعِلُهُ.

۵. لَمْ يُقْطِعْ إِلَّا شَجْرَةً.

۷۔ تیز کی مثالیں:

تول، ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تیز:

عِنْدِي مِنْ سَمْنًا وَرِطْلَيْنِ عَسَلًا وَصَاعٌ قَمْحًا وَذِرَاعٌ حَرِيرًا.

عد کی تیز:

عِنْدِي أَحَدَ عَشَرَ شَاةً وَخَمْسَةَ عَشَرَ دَجَاجَةً وَثَلَاثُونَ دِينَارًا.

جملوں کی تمیز:

۱. طَابَ الْمَكَانُ هَوَاءً.
۲. حَسَنَ الْغُلَامُ كَلَامًا.
۳. الذَّهَبُ أَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَزَنًا وَقِيَمَةً.
۴. الْأَنْبِيَاءُ أَصْدَقُ النَّاسِ كَلَامًا.

۸۔ منادٰی کی مثالیں (منادٰی مضاف کی مثالیں)

۱. يَا عَبْدَ اللَّهِ! لَا تَعْبُدْ غَيْرَ اللَّهِ.
۲. يَا سَيِّدَ الْقَوْمِ كُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ.
۳. رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.
۴. رَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي.

منادٰی مشابہہ بالمضاف کی مثالیں:

۱. يَا سَامِعًا دُعَاءَ الْمَظْلُومِ.
۲. يَا سَاعِيًّا فِي الْخَيْرِ.
۳. يَا رَعُوفًا بِالْعِبَادِ.

منادٰی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں:

۱. يَا مُغْتَرًّا! دَعِ الْغُرُورَ.
۲. يَا مَجْتَهِدًا! أَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ.
۳. يَا مُؤْمِنًا! لَا تَعْتَمِدْ عَلَى غَيْرِ اللَّهِ.

منادٰی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے:

۱. قُمْ، يَا وَلَدُ.
۲. يَا أَسْتَاذُ! عَلِّمْنِي.
۳. يَا صَبِيَّانُ! اجْلِسُوا.
۴. لَا تَخَافُوا غَيْرَ اللَّهِ، يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ! (دیکھو درس ۱۱)

منادٰی علم مفرد کی مثالیں:

- يَا مُحَمَّدُ. يَا أَحْمَدُ. يَا أَلَّهُ. اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي.

۹۔ لا لِنَفْسِ الْجِنْسِ كِي مِثَالِيں:

۱. لَا نِعْمَةً أَعْظَمُ مِنَ الْإِيْمَانِ . ۲. لَا شَفِيْعَ أَنْجَحَ مِنَ التَّوْبَةِ .

۳. لَا أَيْسَ أَحْسَنُ مِنَ الْكِتَابِ وَلَا كِتَابَ أَنْفَعُ مِنَ الْقُرْآنِ .

۴. لَا نَاصِرَ حَقِّ مَخْذُولٍ . ۵. لَا قَبِيْحًا فَعَلُهُ مَحْمُوْدٌ .

تنبیہ: مفعول بہ، اسمِ اِنِّ اور خبرِ كَمَانِ كِي مِثَالِيں پچھلے سبقوں ميں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لیے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ۲۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

۱. أَذَّبْتُ وَوَلَدِي تَأْدِيْبًا . (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

| | | |
|-------------|-------------------------|-------------|
| تَأْدِيْبًا | وَوَلَدِي | أَذَّبْتُ |
| مفعول مطلق | مضاف مضاف الیہ مفعول بہ | فعل بافاعل، |

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲. ضَرَبْتُ وَوَلَدِي تَأْدِيْبًا . (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے لیے مارا)

| | | |
|-------------|---------------------|------------|
| تَأْدِيْبًا | وَوَلَدِي | ضَرَبْتُ |
| مفعول لہ | مرکب اضافی مفعول بہ | فعل بافاعل |

سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ: لفظ تَأْدِيْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے۔

اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ (۴ اور ۵) میں دیکھو۔

۳. مَكُنْتُ فِي مَكَّةَ شَهْرًا. (میں مکہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)۔

(مَكُنْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے۔

(فِي) حرف جر

(مَكَّةَ) مجرور، غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جری میں اس پر فتح آیا ہے، (دیکھو درس ۱۰-۷)۔
جار مجرور متعلق ہے فعل سے۔

(شَهْرًا) ظرف زمان، مفعول فیہ، یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔

فعل، فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴. سِرُّ وَالشَّارِعَ الْجَدِيدَ. (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)۔

(سِرُّ) فعل امر حاضر سَارَ سے، مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لیے اسے محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(وَ) حرف معیت ہے۔

(الشَّارِعَ الْجَدِيدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معہ ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اسے انشائیہ کہتے ہیں۔

۵. عَادَ الْجَيْشُ ظَافِرًا. (لشکر فتح مندی کی حالت میں لوٹا)۔

(عَادَ) فعل ماضی

(الْجَيْشُ) فاعل ہے ذوالحال

(ظَافِرًا) حال ہے فاعل کا۔ اس لیے منصوب ہے۔

سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶. لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا. (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)۔

(لَا تَشْرَبِ) فعل بافاعل

(الْمَاءَ) مفعول بہ ہے اور ذوالحال ہے۔

(كَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لیے منصوب ہے۔

فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۷. لَا تَحْكُمِ وَأَنْتَ غَضْبَانٌ. (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)۔

(لَا تَحْكُمِ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے۔ جو اس کا فاعل ہے اور محلاً

مرفوع ہے، یہی فاعل ذوالحال ہے۔

(وَأَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے۔

(غَضْبَانٌ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے۔

محلاً مرفوع (غَضْبَانٌ) خبر ہے مرفوع ہے، مگر غیر منصرف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں

آئی۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا، یہ جملہ اسی لیے محلاً منصوب سمجھا

جائے گا۔ فعل فاعل اور حال مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸. اشْتَرَيْنَا عَشْرِينَ كِتَابًا. (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اشْتَرَيْنَا) فعل متعدی بافاعل

(عَشْرِينَ) اسم عدد، مفعول بہ ہے اس لیے منصوب ہے۔ اس کا نصب ین سے آیا ہے

(دیکھو درس ۱۰-۵) یہ عدد ڈمیٹیز ہے۔

(كِتَابًا) تمیز یا میٹیز ہے اس لیے منصوب ہے۔

فعل، فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹. یا عبدَ الکریم اِقْرَأْ هَذَا الْکِتَابَ. (اے عبد الکریم یہ کتاب پڑھو)

(یا) حرف ندا (عَبْدُ) منادی مضاف ہے اس لیے منصوب ہے۔

(الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے۔

(اِقْرَأْ) فعل امر حاضر، مبنی بر سکون، اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے، مرفوع المحل ہے۔

(هَذَا) اسم اشارہ مبنی ہے، محلاً منصوب ہے، کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے۔

(الْکِتَابَ) مشار الیہ وہ بھی منصوب ہے، کیونکہ اسم اشارہ اور مشار الیہ اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ مل کر جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا، ندا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو:

لَا شَيْءَ أَعَزُّ عِنْدَ الْعَاقِلِ مِنْ وَطْنِهِ الَّذِي تَرَبَّى صَغِيرًا فَوْقَ أَرْضِهِ وَتَحْتَ سَمَائِهِ، وَانْتَفَعُ زَمَنًا بِنَبَاتِهِ وَحَيَوَانِهِ، وَعَاشَ فِيهِ إِنْسًا وَأَهْلَهُ وَعَشِيرَتَهُ، لَمْ يَأْلَفِ إِلَّا مَعَاهِدَهُ، وَلَمْ يَرِدْ إِلَّا مَوَارِدَهُ، نَظَرَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ شِكْلَهُ، فَصَادَفَ حُبَّهُ قَلْبًا خَالِيًا فَتَمَكَّنَ مِنْهُ. وَلَا يَعِيشُ الْإِنْسَانُ عَيْشًا رَعْدًا، وَلَا يَسْعَدُ سَعَادَةً تَامَةً إِلَّا إِذَا أَصْبَحَ أَهْلَ بِلَادِهِ عَارِفِينَ لِحَقُوقِهِمْ وَوَأْجَابَتِهِمْ، وَأَمْسَى الْعِلْمَ بَيْنَهُمْ أَرْفَعَ الْأَشْيَاءَ قِيمَةً وَأَعَزَّهَا مَطْلُوبًا. فَيَا طَالِبَ الشَّرْفِ! أَحْبِبْ وَطَنَكَ حُبًّا وَصُنْهُ صَوْنًا رِعَايَةً لِحَقِّهِ. فَإِنَّ حُبَّ الْوَطَنِ مِنْ حَمِيدِ الْخِصَالِ، بَلْ كَمَا قِيلَ: حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْإِيمَانِ.

مشق نمبر ۲۲

مِنَ الْقُرْآنِ

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو:

۱. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا^۱
۲. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ^۲ اِلَيْهِ تَبْتِيلاً.
۳. وَرَتِّلْ^۳ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً.
۴. يَا أَيُّهَا الْمُرْمِلُ^۴ قُمْ اِلَيْلِ الْاِ قَلِيلاً.
۵. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً^۵ وَاَصِيلاً^۶.
۶. وَمِنَ اِلَيْلِ فَاَسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلاً.
۷. قَالُوا لَبِشْنَا يَوْمًا^۷ اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ.
۸. وَجَاءُوا اَبَاهُمْ عِشَاءً^۸ يَبْكُونَ.
۹. اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ^۹.
۱۰. اَلَّذِينَ يُنْفِقُونَ اَمْوَالَهُمْ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاةٍ^{۱۰} اَللّٰهِ وَتَشِيئًا^{۱۱} مِّنْ اَنْفُسِهِمْ.
۱۱. فَاتَّبِعُهُمْ^{۱۱} فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهُ بَغْيًا^{۱۲} وَعَدُوًّا^{۱۳}.
۱۲. وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ.

- | | | |
|----------------------------|--|------------------------------|
| ۱ بالکل ظاہر | ۲ تَبَتَّلْ (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا | ۳ رَتِّلْ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا |
| ۴ مکلی یا چادر اوڑھنے والا | ۵ صبح سویرے | ۶ شام کا وقت |
| ۷ فائدہ، کام کی چیزیں | ۸ رضامندی | ۹ مضبوط بنانا |
| ۱۰ پیچھا کیا | ۱۱ تلاش کرنا | ۱۲ دوڑنا |

۱۳. اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا^۱.
۱۴. وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُّبْرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ،
وَالنَّخْلَ^۲ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ^۳ نَّضِيدٌ^۴ رِّزْقًا لِلْعِبَادِ.
۱۵. وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا، مُتَّكِنِينَ^۵ فِيهَا عَلَى الْأَرْكَ،
لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمَهْرِيرًا^۶.
۱۶. وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا، إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ^۷ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ
الْجِبَالَ طُولًا.
۱۷. اِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.
۱۸. فَاَنْفَجَرْتُ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.
۱۹. وَوَاَعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً.
۲۰. اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.
۲۱. كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ.
۲۲. كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ^۸ إِلَّا أَصْحَابَ^۹ اللِّيْمِينِ.
۲۳. مَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.
۲۴. مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ.

۱ ڈرانے والا

۲ خوشخبری دینے والا

۳ نخل (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت، واحد کے لیے نخلۃ کہیں گے۔

۴ باسِقُ اونچا (درخت) کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں۔

۵ گچھے دار، گندھا ہوا۔

۶ اتکاء (ے-و) تکیہ لگانا، ٹیک لگانا۔

۷ سخت سردی، ٹھہر۔

۸ خرق (ض) شکاف ڈالنا۔

۹ گروہ

۱۰ دائیں ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز دائیں ہاتھ میں نامہ اعمال دیے جائیں گے۔

۲۵. هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ.
۲۶. إِنَّ^۱ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ.
۲۷. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.
۲۸. لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ.^۲
۲۹. فَلَا رَفَثَ^۳ وَلَا فُسُوقَ^۴ وَلَا جِدَالَ^۵ فِي الْحَجِّ.
۳۰. لَا إِكْرَاهَ^۶ فِي الدِّينِ.
۳۱. يَا أَدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ.
۳۲. يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ.
۳۳. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السَّلَامِ^۷ كَافَّةً^۸.
۳۴. قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكِ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ^۹ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ.
۳۵. رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ.
۳۶. رَبَّنَا لَا تَوَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا.^{۱۰}
۳۷. إِنَّ رَحْمَةَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ.
۳۸. إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا^{۱۱} طَوِيلًا.
۳۹. إِنَّ الْمُبْدِرِينَ^{۱۲} كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ.

- ۱۔ یہ ان نافیہ ہے یعنی نہیں۔ ۲۔ نجوی سرگوش، تہنائی میں مشورہ کرنا۔ ۳۔ ہم بستری
- ۴۔ جھگڑا ۵۔ انکڑہ (۱) مجبور کرنا، زبردستی کرنا۔ ۶۔ امن، صلح، اسلام۔
- ۷۔ سب کے سب، پورے پورے۔ ۸۔ نزاع (ض) چھین لینا۔ ۹۔ اخطاً (۱) غلطی کرنا۔
- ۱۰۔ مشغلہ، کاروبار۔ ۱۱۔ بڈر (۲) بیجا خرچ کرنا۔

مشق نمبر ۲۳

مَكْتُوبٌ مِنْ تَلْمِيذٍ إِلَى عَمِّهِ

عَمِّي الْمُحْتَرَمُ!

السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

بَعْدَ إِهْدَاءِ تَحِيَّةِ السَّلَامِ مَعَ الْإِكْرَامِ أُبَدِي لِحَضْرَتِكَ مَا يَطْمَئِنُّ بِهِ قَلْبُكَ، وَأُبَشِّرُكَ بِبَشَارَةٍ يَسْرُوكَ وَيَسِّرُ وَالَّذِي الْمَعْظَمِينَ (أَدَامَكُمُ اللَّهُ مَسْرُورِينَ) وَهِيَ أَنِّي بِحَوْلِ اللَّهِ وَكَرَمِهِ أَتَمَمْتُ الْجُزْءَ الثَّلَاثَ مِنْ كِتَابِ "تَسْهِيلِ الْأَدَبِ فِي لِسَانِ الْعَرَبِ"، فَأَحْمَدُ اللَّهَ حَمْدًا كَثِيرًا وَأَشْكُرُهُ شُكْرًا جَمِيلًا عَلَى مَا مَنَّ عَلَيَّ بِالْعِلْمِ وَالْفَهْمِ.

يَا عَمُّ (= يَا عَمِّي)! إِنِّي مَا نَسِيتُ وَلَنْ أَنْسِيَ ذَلِكَ الْوَقْتَ حِينَ دَخَلْتُ الْمَدْرَسَةَ طَلَبًا لِلْعِلْمِ وَرَغْبَةً فِي الْعُلُومِ الْعَرَبِيَّةِ، وَكُنْتُ جَاهِلًا مَطْلَقًا عَنِ اللِّسَانِ الْعَرَبِيِّ، وَكَانَ حَدَّثَنِي بَعْضُ الطَّلَابِ أَنَّ الْعَرَبِيَّ أَصْعَبُ اللِّسَانِ تَعَلُّمًا وَتَعْلِيمًا، فَلَمَّا أَتَيْتَ بِي عِنْدَ الْمَدِيرِ وَأَوْقَفْتَنِي ^۱ أَمَامَهُ، دَهَشْتُ ^۲ دَهْشَةً وَقُمْتُ مَتَحِيرًا مَتَوَحِّشًا فِي بَدْءِ الْأَمْرِ، وَكَادَ قَلْبِي يَنْصَرِفُ عَنِ الْمَدْرَسَةِ جُبْنًا ^۳ وَخَوْفًا حَيْثُ لَا صَدِيقَ لِي وَلَا أُنَيْسَ. فَعَرَفْتَ يَا عَمِّي الشَّفُوقَ! مِنْ بَشَرَتِي ^۴ حَدِيثَ الْقَلْبِ وَتَوَجَّهْتَ إِلَيَّ تَوَجُّهَ الرَّحْمَةِ وَالشَّفَقَةِ، وَتَحَدَّثْتَنِي بِاللُّطْفِ تَسْلِيَةً ^۵ لِقَلْبِي وَدَفْعًا لَخَوْفِي. فَتَشَجَّعَ ^۶

۱ طاقت۔ ۲ اُوقَفَ (۱) کھڑا کرنا۔ ۳ میں دہشت زدہ ہو گیا۔ ۴ شروع میں۔

۵ بزدلی، کم ہمتی۔ ۶ بَشْرَةٌ چہرہ، کھال کی سطح۔ ۷ تسلی دینا۔ ۸ دلیر ہو گیا۔

بِکَلَامِكَ جَاشِي^۱ وَأَنْدَفَعَ تَحِيْرِي وَوَحْشَتِي. **وَبَعْدَ ذَلِكَ لَا طَفَّ^۲ بِي الْمَدِيرُ مُلَاطَفَةً الْوَالِدِ وَأَزَالَ عَنِ قَلْبِي الرَّوْعَ^۳، فَصَمَّمْتُ^۴ عَزْمِي عَلَى تَحْصِيلِ الْعَرَبِي تِقَّةً بِاللَّهِ وَتَوَكَّلًا عَلَيْهِ، وَبَدَأْتُ الْجِزءَ الْأَوَّلَ مِنَ الْكِتَابِ الْمَشَارِإِ إِلَيْهِ، فَبَعْدَ قَلِيلٍ اِمْتَلَأْتُ^۵ صَدْرِي^۶ فَرَحًا وَشَوْقًا حَيْثُ عَلِمْتُ أَنَّ تَعَلَّمَ الْعَرَبِي لَيْسَ صَعْبًا كَمَا يَظُنُّ بَعْضُ الطُّلَابِ. وَأَقْبَلْتُ عَلَى حِفْظِ الدَّرُوسِ إِقْبَالَ الظُّمَانِ عَلَى الْمَاءِ، وَبَذَلْتُ كُلَّ جَهْدِي فِي تَحْصِيلِ الْعِلْمِ صَبَاحًا وَمَسَاءً. لِأَنِّي أَتَذَكَّرُ دَائِمًا يَا سَيِّدِي نَصَائِحَكَ الثَّمِينَةَ الَّتِي تَلَقَّيْتُهَا مِنْكَ حِينَ وَدَّعْتَنِي فِي الْمَدْرَسَةِ، وَمِنْهَا قَوْلُكَ: "لَا يَنَالُ الْمَجْدَ إِلَّا الْمُجْتَهِدُ وَلَا يَخِيبُ إِلَّا الْغَافِلُ الْكِسْلَانُ" فَبِفَضْلِ اللَّهِ قَرَأْتُ الْجِزءَ الْأَوَّلَ بِثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ وَهَكَذَا الْجِزءَ الثَّانِي. أَمَّا الْجِزءَ الثَّلَاثَ فَقَرَأْتُهُ فِي خَمْسَةِ أَشْهُرٍ، لِأَنَّهُ مُضَاعَفٌ فِي الْحَجْمِ (يَا حَجْمًا) مِنَ الْأَوَّلِ وَالثَّانِي. فَاتَمَمْتُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ فِي مُدَّةِ أَحَدِ عَشَرَ شَهْرًا، وَلَمْ أَشْعُرْ بِكُلْفَةٍ وَلَا صُعُوبَةٍ. وَالْآنَ يَا سَيِّدِي قَلْبِي مَلَانُ فَرَحًا وَسُرُورًا وَشُكْرًا، لِأَنِّي لَمَّا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ أَفْهَمُ أَكْثَرَ مَعَانِيهِ وَلَا يَصْعَبُ عَلَيَّ فَهْمُ مَطَالِبِهِ إِلَّا قَلِيلًا. وَأَرْجُو مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنِّي أَكُونُ أَفْهَمُ كُلَّهُ إِذَا قَرَأْتُ الْجِزءَ الرَّابِعَ تَمَامًا. فَلِلَّهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَآخِرًا.**

هَذَا! وَلَا بَرَحَ سَيِّدِي الْعَمُّ فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ مَعَ سَائِرِ أَهْلِ بَيْتِهِ الْأَمَاجِدِ،

۱۔ جَاشِ دِل۔ ۲۔ مہربانی سے پیش آنا۔ ۳۔ خوف۔

۴۔ صمَّ اور صمَّم پختہ ارادہ کرنا ۵۔ بھر گیا۔ ۶۔ سینہ، دل۔

وَأُهْدِي إِلَى وَالِدَيِّ الْمَكْرَمِينَ وَإِلَى جَمِيعِ إِخْوَتِي وَأَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوفًا
بِأَشْوَاقِي إِلَى مُشَاهَدَتِكُمْ أَجْمَعِينَ.

دمت سالمًا لابن أخيك

رَشِيد

دهلي

يوم الجمعة، الحادي والعشرون

من شهر ذي الحجة الحرام ١٣٦٢ هـ

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلَاثُ الْجَدِيدُ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ بِحَوْلِ
اللَّهِ وَتَوْفِيقِهِ، وَيَلِيهِ الْجُزْءُ الرَّابِعُ تَقْبَلُهُ اللَّهُ مَنِي وَنَفَعُ بِهِ
الطَّالِبِينَ وَسَهَّلُ بِهِ وَيَسِّرُ فَهْمَ الْقُرْآنِ الْمُبِينِ. وَآخِرُ دَعْوَانَا
أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

١٣٦٤ هـ

طبع شدہ رنگین مجلد

حصن حصین

تفسیر عثمانی

| | |
|-----------------------------|---------------------------------|
| تعلیم الاسلام (مکتل) | خطبات الاحکام لمجمعات العام |
| خصائل نبوی شرح شہنشاہ ترمذی | الحزب الاعظم (مینیکی ترتیب پر) |
| بہشتی زیور (تین حصے) | الحزب الاعظم (نفتی کی ترتیب پر) |
| | لسان القرآن (اول، دوم، سوم) |

رنگین کارڈ کور

| | |
|---------------------------|--|
| آداب معاشرت | حیات المسلمین |
| زاد السعید | تعلیم الدین |
| روضۃ الادب | جزاء الاعمال |
| فضائل حج | الجمامہ (بچپن لگانا) (جدید ایڈیشن) |
| معین الفلسفہ | الحزب الاعظم (مینیکی ترتیب پر) (مینی) |
| خیر الاصول فی حدیث الرسول | الحزب الاعظم (نفتی کی ترتیب پر) (مینی) |
| معین الاصول | مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم) |
| تیسیر المنطق | عربی زبان کا آسان قاعدہ |
| فوائد مکبہ | فارسی زبان کا آسان قاعدہ |
| بہشتی گوہر | تاریخ اسلام |
| علم النحو | علم الصرف (اولین، آخرین) |
| جمال القرآن | عربی صفوۃ المصادر |
| تسہیل المبتدی | جوامع الکلم مع چہل ادعیہ مسنونہ |
| تعلیم العقائد | عربی کا معلم (اول، دوم، سوم) |
| سیر الصحابیات | نام حق |
| پند نامہ | کریمیا |
| | آسان اصول فقہ |

کارڈ کور/مجلد

| | |
|-------------|-----------------------------------|
| مختب احادیث | اکرام مسلم |
| فضائل اعمال | مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم) |

زیر طبع

| | |
|-------------|----------------------|
| معلم الحجاج | عربی کا معلم (چہارم) |
| نحو میر | صرف میر |
| | تیسیر الابواب |

المطبوعہ ملوۃ مجلدة

| | |
|-----------------------------|---------------------------|
| الموطأ للإمام محمد (مجلدین) | الصحيح لمسلم (۷ مجلدات) |
| مشكاة المصابيح (۴ مجلدات) | الهداية (۸ مجلدات) |
| تفسیر الیضاوی | النیان فی علوم القرآن |
| تیسیر مصطلح الحدیث | شرح العقائد |
| المسند للإمام الأعظم | تفسیر الجلالین (۳ مجلدات) |
| الحسامی | مختصر المعانی (مجلدین) |
| نور الأنوار (مجلدین) | الهدية السعيدية |
| کنز الدقائق (۳ مجلدات) | القسطی |
| نفحة العرب | أصول الشاشي |
| مختصر القدوري | شرح التهذيب |
| نور الإيضاح | تعريب علم الصبغة |
| | البلاغة الواضحة |

ملوۃ کرتون مقوی

| | |
|---------------|------------------------------------|
| السراجي | شرح عقود رسم المفتي |
| الفوز الكبير | متن العقيدة الطحاوية |
| تلخيص المفتاح | المراقبة |
| دروس البلاغة | زاد الطالبين |
| الكافية | عوامل النحو |
| تعليم المتعلم | هداية النحو |
| مبادئ الأصول | إيساغوجي |
| مبادئ الفلسفة | شرح مائة عامل |
| | متن الكافي مع مختصر الشافعي |
| | هداية النحو (مع الخلاصة والنمازين) |

ستطع قريبا بعون الله تعالى

ملوۃ مجلدة/ کرتون مقوی

| | |
|------------------|--------------------|
| الجامع للترمذی | الموطأ للإمام مالك |
| ديوان المتنبي | ديوان الحماسة |
| المعلقات السبع | التوضيح والتلويع |
| المقامات الحبرية | شرح الحامی |

Books in English

| | |
|--|-------------------------------------|
| Tafsir-e-Uthmani (Vol. 1, 2, 3) | Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3) |
| Key Lisaan-ul-Quran (Vol. 1, 2, 3) | Al-Hizbul Azam (Large) (H. Binding) |
| Al-Hizbul Azam (Small) C Cover | Secret of Salah |
| Riyad Us Saliheen (Spanish) (H. Binding) | Fazail-e-Aamal (German) |

To be published Shortly Insha Allah

Al-Hizbul Azam (French) (Coloured)